صوبائی اسمبلی خیبرپختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 15 ستمبر 2020ء بمطابق 26 محرم الحرام 1442 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر سترہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلرَّحْمٰنُ O عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ O خَلَقَ الْاِنْسَانَ O عَلَّمَهُ الْبَیَانَ O اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ O وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ O وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ O اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ O وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ O وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ O فِیْهَا فَاکِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ۔

(ترجمہ): رحمٰن نے۔اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔ اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔ آسمان کو اُس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔ اِس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔ انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لئے بنایا۔ اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیم۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچنز آور: یہ داخلہ کے بارے میں کون جواب دے گا؟ جی تاج خان صاحب، تاج خان صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب تاج محمد (معاون خصوصی برائے جیلخانہ جات): سر، Prison Department کے بارے میں ہے اس کا جواب میں دوں گا۔

جناب سپیکر: آپ دیں گے جواب۔ کوئسچن نمبر 7046، جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

* 7046 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیاوزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سے 2018 تک محکمہ ہذا کے زیر انتظام صوبے کے تمام اضلاع میں سکیل 2 سے 18 تک بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوں تو؛

(i) محکمہ پولیس اور جیلخانہ جات میں کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز اور مستقل بنیادوں پر بھرتی ہونے والے کلریکل، انتظامی افسران اور کلاس فور ملازمین کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ ڈومیسائل کی تفصیل محکمہ وائز فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ ملازمین جو کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر بھرتی ہوئے انہیں مستقل کیا گیا یا ان کو ترقی دی گئی، ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ، ڈومیسائل کی تفصیل محکمہ وائز فراہم کی جائے؟

جناب تاج محمد (معاون خصوصی برائے جیلخانہ جات): (الف) جی ہاں، سال 2013 سے 2018 تک محکمہ پولیس اور محکمہ جیلخانہ جات کے زیر انتظام صوبے کے تمام اضلاع میں سکیل 2 سے 18 تک بھرتیاں ہوئیں۔

محکمہ پولیس

(ب) (i) محکمہ پولیس میں کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز اور مستقل بنیادوں پر بھرتی ہونے والے کلریکل، انتظامی افسران اور کلاس فور ملازمین کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ ڈومیسائل کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گی۔

(ii) عارضی بھرتی شدہ ملازمین میں جن ملازمین کو مستقل کیا گیا ہے، تفصیل ایوان کو فراہم کی گی۔

محکمہ جیلخانہ جات:

(1) بھرتی ہونے والے کلریکل، انتظامی افسران کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ ڈومیسائل کی (تفصیل ایوان کو فراہم کی گی) جبکہ کلاس فور ملازمین اور وارڈرز کی تفصیل (ایوان کو فراہم کی گی)۔

(2) وہ ملازمین جو کہ کنٹریکٹ پر بھرتی ہوئے اور بعد میں ان کو مستقل کیا گیا، ان ملازمین کی تفصیل (ایوان کو فراہم کی گی) ہے۔(تفصیلات ایوان میں فراہم کی گئی)

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، جو میرا سوال تھا۔ اس میں سے کچھ جوابات تو صحیح ہیں لیکن سر، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو پروموشنز ہو گئی ہیں، مذکورہ ملازمین جو کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر بھرتی ہوئے ہیں، ان کو مستقل کیا گیا ہے یا ان کو ترقی دی گئی ہے ان کے نام ولدیت جناب سپیکر صاحب، جو پروموشنز ہوتی ہیں وہ Matriculate کو آپ پروموٹ نہیں کر سکتے کیونکہ اس کے لئے Basic جو ہوتی ہے وہ ایف اے، ایف ایس سی ہوتی ہے، اس میں آپ دیکھ لیں جناب سپیکر صاحب، اس میں Matriculate کو بھی پروموٹ کیا گیا ہے، اس کی تھوڑی سی وضاحت کریں گے۔

Mr. Speaker: Ji, honorable Minister for Prison, Taj Muhammad Khan Tarand Sahib, respond please.

معاون خصوصی برائے جیلخانہ جات: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ہمارے آنریبل ممبر نے جو سوال کیا تھا، اس کا پوری تفصیل سے جواب دیا گیا ہے۔ انہوں نے پوچھا تھا کہ محکمہ جیلخانہ جات میں کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز اور مستقل بنیادوں پر ہونے والے کلریکل اور انتظامی افسران و کلاس فور ملازمین کے نام، ولدیت اور تعلیمی قابلیت وغیرہ کا پوچھا تھا جناب سپیکر صاحب، پوری تفصیل سے جواب دیا گیا ہے۔ اس میں تین حصوں میں اس کو جواب دیا گیا ہے، پہلے حصے میں جو ہمارے پبلک سروس کمیشن کے تھرو جتنی اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، ان کا جواب تفصیل سے دیا گیا ہے اور دوسرا، جو ہمارے ڈیپارٹمنٹل ہوئی ہیں ان کا بھی جواب تفصیل سے دیا گیا ہے اور تیسرا جو ہمارے آنریبل ممبر صاحب نے پوچھا تھا، ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ ملازمین کو جو مستقل کیا گیا، اس کی تفصیل مانگی تھی وہ بھی تفصیل سے دیا گیا ہے۔ باقی جو پروموشنز، وہ تو رولز اور ریگولیشن کے مطابق ہوتی ہیں، پروموشن کمیٹی نے ان کی پروموشنز کی ہیں، اس کی Recommendations دی ہیں، مزید اگر کوئی ہے تو وہ پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: جی ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں نے جو سوال کیا اس کا جواب تو انہوں نے دیا ہی نہیں۔

جناب سپیکر: آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے میٹرک کا کہا کہ میٹرک۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کلرکس پر جو پروموشنز ہوتی ہیں، کلرک کے لئے بیسک تعلیم کیا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، یہ ایسا ہوتا ہے کہ جو Class IV experience اور میٹرک اگر انہوں نے کیا ہو اور ایک خاص مدت کے بعد۔۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، میری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جونیئر کلرک کے لئے ان کی Metric basis کے اوپر پروموشن ہوتی ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، یہ تقریباً دو تین مہینے اس کو رکھا گیا ہے کلاس فور پر اور پھر اس کو پروموٹ کیا گیا ہے، میرا مطلب یہ ہے کہ جو پروموشنز ہو گئیں وہ غلط ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے جیلخانہ جات: جی میں نے تو گزارش کی کہ یہ پروموشنز جو کمیٹی ہے، اس کی Recommendations پر ہوئی ہیں اور کلاس فور کا بھی کوٹہ ہوتا ہے پروموشنز کے لئے، تو وہ پروموشن جوان کا کوٹہ ہوتا ہے اس کے مطابق وہ کلاس فور کو بھی اس میں حصہ دیا گیا ہے، تو آنریبل ممبر کو تو اس بات کو Appreciate کرنا چاہئیے کہ جوان کا کوٹہ ہے اس پر عمل درآمد کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں Appreciate تو کرلوں گا لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تین چار مہینے جس کا حق بنتا تھا، اس کو نہیں ملا، ایک دو بندوں کو ایسے بندوں کو جو مجھے معلوم ہیں، ان کو تین چار مہینے ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ پر کلاس فور لئے گئے ہیں اور اسی تین چار مہینے کے بعد ان کو پروموٹ کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے تاکہ حقیقت کا پتہ چل سکے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے جیلخانہ جات: جناب سپیکر صاحب، اگر ایسا کوئی کیس ہے تو وہ آنریبل ممبر میرے ساتھ بیٹھ کر اس کی نشاندہی کریں اور اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو ان شاء اللہ اس کا ازالہ کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: کمیٹی میں آپ بھیج دیں، ادھر میں بتادوں گا، میں ثابت کر دوں گا، یہ اس فورم پر تو ہم نہیں وہ کر سکتے، اس پر تو کم از کم چھ سات گھنٹے لگیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس ابھی بیٹھ جائیں، ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی ہونگے۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: تو Agree کریں سر، پھر Agree کریں اور کمیٹی میں بھیج دیں، مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے جیلخانہ جات: آنریبل ممبر صاحب میرے ساتھ بیٹھ جائیں، ایسے اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، اس کی نشاندہی کریں توان شاء اللہ ہم اس کا ازالہ کریں گے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: سر، تو کمیٹی میں بھیج دیں تو کمیٹی میں بتادیں گے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے جیلخانہ جات: آپ پھر ووٹ کے لئے پیش کریں، چلیں جی بھیج دیں، کمیٹی میں بھیج دیں۔

Mr. Speaker: Okay.

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the Question No. 7046 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No. 7046 is referred to the concerned Committee. Question No. 6952 Janab Inayatullah, Sahib.

* 6952 _ جناب عنایت اللہ: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے ماتحت ایک ایک ارب روپے کی لاگت سے مختلف ترقیاتی پراجیکٹ چل رہے ہیں اور جن میں سے اکثر پی سی ون کی مقرر کردہ مدت تکمیل سے سست روی کا شکار ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان پراجیکٹس کے ڈائریکٹر اور دیگر سٹاف کے لگانے کے لئے طریقہ کار وضع ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مختلف محکموں کے پراجیکٹس میں لگائے گئے پراجیکٹ ڈائریکٹرز اور دیگر سٹاف کے بارے میں درج ذیل طریقہ کار سے معلومات فراہم کی جائیں؟

سلسلہ نمبر۔ پراجیکٹ نمبر۔ مدت تکمیل پی سی ون، تاخیر مہینوں میں عہدہ، تنخواہ، مارکیٹ یا محکمہ سے لگانے کا طریقہ کار۔

<u>جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں، کچھ پراجیکٹس پی سی ون میں دی گئی مقرر کردہ مدت تکمیل میں مکمل نہیں کئے جا سکتے ہیں۔

(ب) جی ہاں، پراجیکٹس میں تعیناتی منظور شدہ پراجیکٹ پالیسی لف (الف) کے تحت کی جاتی ہے؛

(ج) گزشتہ پانچ سال میں درج ذیل مختلف محکموں کے پراجیکٹس میں لگائے گئے پراجیکٹ سٹاف کے بارے میں مطلوبہ تفصیلات ترتیب وار لف ہیں:

(1) محکمہ آبپاشی (Irrigation)

(2) محکمہ ہیلتھ (Health)

(3) محکمہ منصوبہ بندی (ڈائریکٹریٹ جنرل آف پی سی این اے / جی پی پی)

(4) محکمہ منصوبہ بندی (ڈائریکٹریٹ جنرل آف ایس ڈی یو) (SDU)

(5) محکمہ زراعت (Agriculture)

(6) محکمہ منصوبہ بندی (سسٹینبل لینڈ مینجمنٹ پروگرام SLMP)

(7) محکمہ منصوبہ بندی (ڈائریکٹریٹ آف اربن پالیسی یونٹ UPU)

(8) محکمہ ہائر ایجوکیشن (HED)

(9) محکمہ کھیل (Sports)

(10) پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی (PDA)

(11) محکمہ توانائی (Energy & Power)

(12) محکمہ بلدیات (پروجیکٹ مینجمنٹ یونٹ PMU)

(13) محکمہ ٹرانسپورٹ (Transport)

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ سوال بڑا اہم ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ میں نے یہ سوال کسی خاص بندے کو ذہن میں رکھ کر نہیں کیا ہے، بلکہ میں نے Overall پراجیکٹ پالیسی کے تحت ریکروٹمنٹ کے حوالے سے پوچھا ہے۔ پراجیکٹ پالیسی کے تحت ریکروٹمنٹ کن طریقوں سے ہوتی ہے اور پھر میں نے Specifically ون بلین روپے کے پراجیکٹس کا ذکر کیا ہے کہ اس کے لئے آپ کیسے Hiring کرتے ہیں؟ ایک تو اس سوال کے اندر بہت زیادہ Gaps موجود ہیں، اس سوال کے اندر تفصیلات نہیں ہیں جو میں نے ڈیٹیلز مانگی ہیں وہ نہیں ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب میں سمجھتا ہوں کہ Honestly میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسا Gray area ہے کہ جس کے اندر لوگ ڈبل پریویلجز لیتے ہیں، مثلاً پراجیکٹ سے بندہ مارکیٹ پر Hire ہوتا ہے اور ایک بندہ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے Through criteria اور سلیکشن چلا جاتا ہے تو وہ ڈبل پریویلجز بھی لیتا ہے، پھر پراجیکٹس کے اندر Delay ہوا ہے 33 مہینے Delay ہوا ہے، 3 مہینے Delay ہوا ہے، 4 مہینے Delay ہوا ہے، چھوٹے چھوٹے پراجیکٹس ہوتے ہیں اور اس میں لاکھوں کی Salary لیتے ہیں، تین لاکھ، چار لاکھ، پانچ لاکھ، چھ لاکھ یہ Salary ملتی ہے، یہ جو بی آر ٹی بنی ہے، بی آر ٹی کی ڈیٹیلز اس میں نہیں ہیں، بی آر ٹی کے اندر ایک ایک ڈائریکٹر کو ایکسٹرا تین لاکھ، دو لاکھ، چار چار لاکھ روپے دیئے گئے ہیں، میں یہ چاہتا ہوں جناب سپیکر، یہ سوال کا جواب بھی In complete ہے اور میں ریکویسٹ کرونگا، یعنی میں اس میں کسی خاص بندے کو ٹارگٹ نہیں کرنا چاہتا، یہ بھی ان کو ایشورنس دلانا چاہتا ہوں، نہ اس حکومت کے حوالے سے کوئی میں منفی چیزیں نکالنا چاہتا ہوں لیکن میں صرف اصلاح کے پیش نظر یہ چاہتا ہوں کہ یہ کمیٹی میں ریفر کیا جائے اور کمیٹی کے اندر اس پر Threadbare discussion ہو اور ہمیں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ پراجیکٹ پالیسی پر بریفنگ دے اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ یہ بھی بتائے کہ پراجیکٹ پالیسی کے تحت جن لوگوں کو آپ نے بھرتی کیا ہے اور یہ بھی کریں کہ کیا اس Criteria کو ہم Review, revisit کر سکتے ہیں، مثلاً میرا یہ خیال ہے کہ ایک ارب روپے کے پراجیکٹ کے لئے اگر آپ دو، تین لاکھ روپے سے ایک بندے کو Hire کرتے ہیں، پھر اس میں بھی Delay ہوتا ہے تو پبلک کا ایک شکل میں بہت بڑا Loss ہوتا ہے، تو اس میں میں سلطان خان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میں بڑی مطلب نیک نیتی سے یہ سوال میں لے آیا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ اس کی Detailed Scrutiny ہو اور میں نے یہ پورا پڑھا بھی ہے، میں اس کی Deficiencies بھی نکال

سکتا ہوں لیکن بہتر یہ ہے کہ اس پر سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر پوری ایک ڈسکشن ہو اور اس میں ہم کوئی اصلاحات کر سکیں، کوئی اچھی چیزیں لا سکیں تا کہ گورننس جو ہے بہتر ہو، حکومت کا پیسہ ضائع نہ ہو۔

Mr. Speaker: Honorable Minister for Law, Sultan Muhammad Khan, respond please.

سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو سر۔ یہ عنایت اللہ صاحب نے Important سوال پوچھا ہے اور اس میں صرف To be fair to the department، انہوں نے جواب تو پورا دیا ہے کیونکہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ PC-1 میں سست روی ہے تو They have accepted اور وہ تو ہم سب کو پتہ ہے کہ سست روی حکومتی اس میں ہے اور ہر سال ہر حکومت یہ کوشش میں رہتی ہے کہ یہ سارا پراسیس جلد سے جلد اور Accelerated طریقے سے آگے جائے۔ دوسرا، اگر انہوں نے پوچھا ہے کہ اس کے لئے طریقہ کار کیا ہے تو وہ سر پراجیکٹ پالیسی ہے جو 2008 کی بنی ہے اور 2018 تک جو Updated policy ہے، وہ بھی انہوں نے ساتھ میں Annex کر دی ہے اور باقی انہوں نے پھر پراجیکٹ کی ساری ڈیٹیل پوچھی ہے تو وہ بھی کافی ڈیٹیلز ہیں سر، یہ آپ دیکھ لیں، پوری ہیں، تو میں نے صرف یہ پوائنٹ آوٹ کیا کہ ڈیپارٹمنٹ نے، جو انہوں نے پوچھا ہے، وہ ڈیٹیل میں اور Completely provide کر دیا ہے، اب انہوں نے ایک ایسی اچھی بات کر دی ہے کہ میرے پاس اس کو Reject کرنے کا یا اس کی مخالفت کرنے کا کوئی جواز نہیں بنتا میرٹ کے اوپر کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ میں کسی ایک پراجیکٹ کو یا کسی بندے کو میں ٹارگٹ نہیں کر رہا ہوں، اس پراجیکٹ پالیسی کے اندر بہتری لانے کے لئے پارلیمنٹ یا اسمبلی کی جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے، وہاں پر ڈیپارٹمنٹ آ جائے ہمارے ساتھ شئیر کرے، ہم ان کو فیڈ بیک دے دیں گے، ہو سکتا ہے کوئی بہتری اس میں آگے آ جائے اور یہ جمہوری طریقہ بھی ہے، تو سر بے شک اس کو آپ کمیٹی میں بھیج دیں، وہاں پر ڈسکس ہو جائے گا، کوئی مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House. That the Question No. 6952 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question No. 6952 is referred to the concerned Committee. Question No. 7180 Mohtrama Humaira Khatoon, Sahiba.

* 7180 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اب تک صحت انصاف کارڈ کے ذریعے کتنے افراد کو علاج معالجے کی سہولیات دی گئی ہیں اور اب تک کتنے افراد کو صحت انصاف کارڈ جاری کئے گئے ہیں، ان کی تعداد بتائی جائے؛

(ب) آیا صحت انصاف کے تحت سہولیات صرف پرائیویٹ ہسپتالوں میں دی جاتی ہیں یا سرکاری ہسپتالوں میں بھی یہ سہولت میسر ہے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) صحت سہولت پروگرام کا دائرہ کار خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع تک قائم ہے، صحت انصاف کارڈ پر اب تک خیبر پختونخوا میں 233,819 افراد کا علاج ہو چکا ہے اور اب تک کل 2,124,947 جاری کئے گئے ہیں۔

(ب) صحت انصاف کارڈ کے تحت سرکاری اور پرائیویٹ دونوں ہسپتالوں میں سہولیات دی جاتی ہیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میرا سوال صحت انصاف کارڈ کے حوالے سے جو کہ بلاشبہ ایک بڑا نہایت ہی اہم پراجیکٹ ہے صوبے کے اندر اور میرے خیال میں پورے ملک میں ہمارے صوبے کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ ہمارے صوبے نے اس میں پہلے قدم بڑھا کر اس کو سٹارٹ بھی کیا ہے لیکن میرا خیال ہے اس کو زیادہ اچھا بنانے کے لئے کچھ اقدامات مزید کرنا ہونگے۔ میرے جواب میں تو جو مجھے جواب ملا ہے وہ یہی ہے کہ 233,819 افراد اس وقت تک اس سے مستفید ہو چکے ہیں ان کا علاج معالجہ ہوا ہے اور ایک لاکھ 24 ہزار 947 افراد بھی اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ طریقہ کار کیا اپنایا گیا ہے اس کے لئے کہ جن لوگوں کو دیئے گئے ہیں صحت انصاف کارڈ، آیا ان لوگوں کا Criteria کیا ہے؟ پہلا سوال میرا یہ ہے اور دوسرا یہ ہے کہ جو اس میں کہا گیا ہے جز (ب) میں، صحت کی جو تمام سہولیات ہیں وہ صحت انصاف کارڈ کے تحت سرکاری اور پرائیویٹ دونوں ہاسپٹلز میں دی جا رہی ہیں لیکن میری معلومات کے مطابق اس کے سسٹم میں کافی Lapses ہیں، یہ اتنا آسان نہیں ہے کہ جس کے پاس کارڈ ہے بھی تو وہ جب لے کر جاتے ہیں تو اس کو اپ گریڈ ہونے میں اس کو سسٹم کے لانے میں، جیسے فرض کیا ایک Patient کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور وہ گئے ہیں تو اسی وقت وہ لوگ اسی وقت Payment مانگتے ہیں جبکہ آپ کا Patient سیریس ہوتا ہے، تو اس کے پراسیس میں مسائل ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ آیا اس میں ایم پی ایز کو On board لیا گیا ہے اور ان کو ان کے حلقوں کے لئے، ظاہر ہے کہ ہمارے ایم پی ایز بھائیوں کے اپنے حلقے ہیں اور اس میں جب یہ لوگ جاتے ہیں، آپ سب گورنمنٹ

اور اپوزیشن دونوں سائیڈ کے، تو آیا ان کو On board لے کر ان کو ترجیحاً پہلے کارڈز دیئے گئے ہیں یا نہیں؟ یا اگر دینے ارادہ ہے تو وہ کیا ہے؟ شکریہ۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، نعیمہ کشور خان صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ایک تو میرا اس پر کوئسچن ہے کہ اس کی لیگل کیا کوئی پوزیشن اس کی ہے، اس کے لئے لیگل کیا طریقہ کار، اس کے لئے کوئی قانون سازی ہوئی ہے کہ نہیں؟ دوسرے، ڈسٹرکٹ وائز پر اس کے لئے مینجمنٹ کا ابھی کوئی سیٹ اپ نہیں ہے اور ایک چیز ابھی گورنمنٹ نے، جو ہماری انفارمیشن ہے، یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو ہر شہری ہو گا، اس کو یہ کارڈ کی سہولت حاصل ہو گی، تو میرا کوئسچن ہے، تو پھر تو یہ کارڈ دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے، پھر تو ہمارا جو CNIC ہے، بس اسی کو ہمارا کارڈ ڈیکلئیر کیا جائے کہ جو بھی ہمارے خیبر پختونخوا کا شہری ہو گا، اس کا CNIC ہو گا، اسی کو یہ سہولت حاصل ہو گی، پھر تو کارڈ کی ضرورت ہی نہیں رہے گی، تھینک یو۔

جناب سپیکر: ریحانہ اسماعیل صاحبہ، سپلیمنٹری۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی، میرا سپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے کہ 20-2019 کی بجٹ میں بھی اس کا اعلان ہوا اور 21-2020 کے بجٹ میں دوبارہ اس کا اعلان ہوا، میرا کوئسچن یہ ہے کہ یہ تمام کے پی کے عوام کو کب تک ملے گا؟

Mr. Speaker: Ji, Minister for Law. Respond please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، یہ تو ماشاء اللہ تینوں جو خواتین ارکان ہیں، تو تینوں بہت قابل بھی ہیں اور آج تو تینوں نے اکٹھے سوالات کر دیئے ہیں، بہت مشکل، وہ جس دن جب وہ سخت پرچہ ہوتا ہے تو آج مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ آج سخت پرچہ ہے اور تینوں جو قابل ترین ہماری جس طرح اس سائیڈ پر بھی خواتین ہیں، ادھر بھی ہیں، تو انہوں نے سوال کیا، میں کوشش کرتا ہوں کہ ان کو جواب دے دوں۔ ایک تو سر، Main تو جو انہوں نے مانگا ہے سوال میں، وہ جواب آ چکا ہے، سپلیمنٹری میں میڈم حمیرا خاتون صاحبہ نے پوچھا ہے کہ یہ Criteria کیا ہے؟ تو Criteria تو سر ابھی Criteria رہا ہی نہیں، کیونکہ یہ یونیورسل ہو گیا ہے، اب تو صوبے کا جو بھی رہنے والا ہے تو یہ ابھی پہلے Criteria ہوتا تھا، ابھی یہ Criteria ختم ہو گیا ہے، ہر کسی کو خواہ وہ جو بھی ہے، اس صوبے کا Permanent رہنے والا ہے تو اس کو یہ سہولت ملے گی، تو Criteria تو ختم ہو گیا ہے جی، سب کے لئے ہے، اور یہ میرے خیال میں Appreciate بھی کرنا چاہیئے کہ دنیا میں سر، ایشیاء میں تو، آپ ملک کو چھوڑیں سر، ایشیاء میں ہم واحد

صوبہ ہیں، پورے ایشیاء کے اندر جو یونیورسل ہیلتھ کیئر سسٹم، فری ہیلتھ کیئر سسٹم یا جو دس لاکھ کی اس کی قیمت ہے جو ہم دے رہے ہیں، تو میرے خیال میں جس طرح آنریبل ممبر نے بھی Appreciate کیا، اپنا سوال پوچھتے وقت تو اس کو سر، Appreciate ہونا چاہیئے اور اس کو ہائی لائیٹ ہونا چاہیئے کہ جو اچھا ہوتا ہے میرے خیال میں اس کی تعریف بھی ہونی چاہیئے۔ اب سر، دوسرا مسئلہ انہوں نے ہاسپٹلز کا دیا ہے تو اس کے لئے سر، دونوں جو ہمارے گورنمنٹ ہاسپٹلز ہیں اور پرائیویٹ دونوں میں یہ سہولت دی جاتی ہے اور اس کے لئے پینل پر رکھا جاتا ہے، جن ہاسپٹلز پرائیویٹ میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کر وہ دیکھتے ہیں کہ جن ہاسپٹلز کی Reputation اچھی ہے یا اس کے اندر Facilities ہیں تو وہ دیتے ہیں، باقی اگر ایمرجنسی میں وہ سمجھ رہی ہیں کہ ایسے موقعے آتے ہیں کہ ایمرجنسی میں ذرا جلدی وہ Payment ہونی چاہیئے، تو اس کے اوپر چونکہ یہ ہر وقت اس میں گنجائش ہوتی ہے Improvement کی تو میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کہونگا کہ اس کے اوپر آنریبل ممبر صاحبہ کے ساتھ بھی بیٹھ جائے اور دیکھ لے، کوشش تو ڈیپارٹمنٹ کی یہی ہے کہ چونکہ غریب اور نادار لوگوں کے لئے سہولت ہے تو جلد سے جلد اور Timely یہ پیسے ان کو مل جائیں یا یہ سہولت ان کو مل جائے لیکن اگر وہ سمجھتی ہیں کہ اس میں ان کے پاس کوئی اچھا آئیڈیا ہے تو وہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ، ہمارے ساتھ ضرور وہ شیئر کریں۔ سر، نعیمہ کشور صاحبہ نے پوچھا ہے کہ یہ لیگل اس کا، سر، یہ تو گورنمنٹ کا ایک Approved project ہے یا ایک کاوش ہے اور یہ کیبنیٹ سے Approve ہوا ہے، پھر سٹیٹ لائف کے ساتھ اس کا معاہدہ ہوا ہے اور ابھی یہ ساری سہولتیں دی جارہی ہیں۔ CNIC کا وہ کہہ رہی ہیں، سر، میں یہ ضرور کہوں گا، جب ابھی Recently اسلام آباد میں پرائم منسٹر صاحب اس فنکشن کو ہیڈ کر رہے تھے، چیف منسٹر صاحب بھی وہاں پر تھے، تو پرائم منسٹر صاحب کے سامنے یہ ایک بات آئی تھی کہ آپ CNIC کے اوپر کر دیں، اگر ویسے بھی یونیورسل ہو گیا تو سر، اس میں کوئی، اس وقت میں ان کو یہ ایشورنس دے دوں کہ ابھی یہ ہم اس کو Ruleout کر رہے ہیں، تقریباً دسمبر تک یہ سارے ضلعوں تک یہ Ruleout ہو جائے گا، فیز وائز اس کو Ruleout کر رہے ہیں، تو جب تک کسی کا یہ کارڈ نہیں بنے گا تو CNIC کے اوپر بھی یہ ایک تجویز وہاں پر فنکشن میں بھی آئی تھی کہ CNIC پر بھی وہ سہولت لے سکتے ہیں لیکن سر، یہ کارڈ ہم Specific dedicated card اس لئے بنا رہے ہیں تاکہ اس میں سے پورا ڈیٹا، اس کے اندر بھی چیپ ہوتا ہے، پورا ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ طریقے سے ہمارے سسٹم کے اندر آجاتا ہے، ہمیں یہ پتہ لگ جاتا ہے کہ کن لوگوں کو یہ

سہولت ملی ہے اور آگے ہم اس میں کیا بہتری لا سکتے ہیں؟ لیکن کم از کم کارڈ نہ بنا ہو، اس کی وجہ سے کسی کو تکلیف نہیں ہو گی۔ سر، ریحانہ اسماعیل صاحبہ نے بھی پوچھا ہے، جس طرح میں نے بتایا، ابھی تقریباً دسمبر جنوری تک یہ ہمارا Aim ہے کہ اس کو ہم سارے اضلاع میں یونیورسل ہم کروا دیں اور ان شاء اللہ اس کے ممبرز کی مدد چاہیئے ہو گی اور اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ ایم پی ایز نے کوئی Recommendation دی ہوئی ہے۔ اگر کوئی چیز یونیورسل ہو گئی ہے، صوبے کے سارے شہریوں کو مل رہی ہے تو میرے خیال میں اس میں ایم پی ایز کی Recommendation کی بات نہیں بنتی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، ٹھیک ہو گیا، ریحانہ اسماعیل صاحبہ، حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی جناب سپیکر صاحب، میں شکریہ ادا کرتی ہوں منسٹر صاحب کا، اور میں دوبارہ یہ کہوں گی کہ یہ صحت کے حوالے سے نہایت ہی اہم پراجیکٹ ہے، لیکن اس میں جو سقم ہے اس کو دور کرنے کے لئے اس میں سیریس اقدامات کرنا ہونگے۔ سسٹم میں مسئلہ ہے، یہ حقیقت ہے کہ لوگوں کو مسائل ہیں اور پیسوں کے ڈیلیور ہونے میں ان کے سسٹم کے آنے میں مسائل ہیں کچھ، میری تو یہ درخواست ہو گی کہ میرے اس کوئسچن کو کمیٹی میں ریفر کیا جائے تاکہ میرے پاس جو میرے خیالات یا Views ہیں، میں ان کو وہیں پر ان کے ساتھ شیئر کرنا چاہونگی۔ دوسری بات یہ ہے کہ فاٹا میں اگر ہم نے یہ Criteria رکھا ہوا ہے کہ ہم آئی ڈی کارڈز کے اوپر وہاں پر ان کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں اور جبکہ ایکس فاٹا میں یہ Criteria رکھا ہے اور پھر آپ صوبے کے دوسرے حصے میں صحت انصاف کارڈ کی Implementation کو Criteria رکھتے ہیں تو آیا اس سے کوئی کنفیوژن نہیں بنے گی؟ اور تیسری بات میری، وہ ایم پی ایز ممبران صاحبان کو کارڈز دینے کے اور ان کے حلقوں کے حوالے سے وہ جواب بھی نہیں آیا تو اگر پلیز اس کو ریفر کر لیں، تو میرے خیال میں یہ زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں انہوں نے بڑا Comprehensive جواب دے دیا کہ ایم پی ایز کا تو اس میں سوال ہی پیدا نہیں ہو رہا، یہ یونیورسل ہے، Everybody will get the card تو وہ تو سب کو کارڈز مل جائیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پوائنٹ آرڈر سر۔

جناب سپیکر: جی کونسے قانون کی خلاف ورزی ہو رہی ہے؟ جی بتائیں میں نے روک لیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے آپ رولز میں، کوئی قانونی خلاف ورزی ہو رہی ہے تو بتائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: قانون کی خلاف ورزی؟

جناب سپیکر: ہاؤس کے اندر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاؤس کو آپ چھوڑیں۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں وقت پر ٹائم لے لیں ناں (شور) جو ٹائم ہوتا ہے، ابھی کوئسچنز آور میں بھی کبھی پوائنٹ آف آرڈر ہوا ہے؟ (شور) اچھا آپ بات کر لیں، ہم کوئسچنز بعد میں لے لیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ابھی ابھی آپ نے بات کی ہی ناں، تو یہ رویہ مجھے روزانہ اپنانا پڑے گا۔

جناب سپیکر: آپ کو میں روزانہ ٹائم بھی نہیں دوں گا، جیسے یہ آپ یہ کہہ رہی ہیں، کبھی کبھی ہوتا، بات کریں، کریں بات، مجھے پتہ ہے آپ کا پوائنٹ بڑا Important ہے، میں کل بھی ٹائم دے رہا تھا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کہاں دے رہے تھے؟

جناب سپیکر: دے رہا تھا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ نے پورا ایجنڈا، آپ نے پورا ایجنڈا۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن مجھے 'آرڈر آف دی ڈے' بھی کمپلیٹ کرنا ہوتا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، ایک بات ہے، آپ نے کل پورا ایجنڈا اپنا ختم کیا، سر، یہ ایسا معاملہ تھا کہ جس پر پوری قوم سوگوار تھی۔

جناب سپیکر: اگر ایک چیز پندرہ منٹ بعد ہو گئی تو کیا فرق پڑ جاتا ہے اس سے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایک منٹ میں، میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات بھی نہیں کرتی۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ بات کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، میں آپ سے ایک سوال کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ بات کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں آپ سے ایک سوال کرتی ہوں جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ابھی آپ اپنی بات کریں ناں پلیز۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اگر کیبنیٹ کی میٹنگ ہو، کیبنیٹ کی میٹنگ ہو، آپ کے ڈپٹی سپیکر صاحب کے یا ان منسٹرز کے گھر میں کوئی ایسا خدا نخواستہ وہی حال ہو جو کہ موٹروے پر ہوا ہے تو کیا آپ ایجنڈے کو آگے رکھیں گے یا آپ اسی وقت اٹھ کے چلے جائیں گے؟

جناب سپیکر: آپ کا تو روز ہی ایجنڈا بڑا Important ہوتا ہے اور میں روز ہی آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایجنڈا Important نہیں ہے وہ عورت Important تھی۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کریں بات، آپ کو ٹائم دے دیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں اب اس پر بات نہیں کروں گی جناب سپیکر، کیونکہ اس پر کل نیشنل اسمبلی میں بہت بڑی بات ہو گئی لیکن میں روزانہ یہاں پر آتی رہوں گی، میں اپنا ایجنڈا بھی Kill کرتی رہوں گی اور میں روزانہ آپ سے پوائنٹ آف آرڈر بھی مانگتی رہونگی۔

جناب سپیکر: میں کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں دوں گا، اگر قانون کی خلاف ورزی نہیں ہو رہی۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا قانون کی خلاف ورزی کیا، آپ تو لوگوں کی عصمت دری کے اوپر بھی بات نہیں کرنے دیتے، آپ تو گینگ ریپ پر بھی بات نہیں کرنے دیتے۔

جناب سپیکر: آپ چاہتی کیا ہیں، مجھے یہ بتا دیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ تو قاتلوں پر بھی نہیں کرنے دیتے۔

جناب سپیکر: ابھی آپ کو فلور دیا ہے تو بات کریں نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ تو بدمعاشوں پر بھی بات نہیں کرنے دیتے، آپ کس بات پر بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں کیوں نہیں بات کرنے دیتا۔ لیکن میں یہ اسمبلی صرف نگہت اورکزئی کے لئے نہیں بنی،

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر کہتے کس کو ہیں، پوائنٹ آف آرڈر کہتے کس کو ہیں؟ آپ مجھے بتائیں، Explain کریں مجھے، آپ مجھے Explain کریں کہ پوائنٹ آف آرڈر کس کو کہتے ہیں؟

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر، میری سنیں، میں بتاتا ہوں، میں بتاتا ہوں، میں Explain کرتا ہوں۔ پوائنٹ آف آرڈر اس کو کہتے ہیں کہ ابھی ہمارا ہاؤس چل رہا ہے اور اس کے اندر قوانین کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، (قطع کلامیاں) سنیں میری بات، آپ بات سنیں بھی تو سہی نا، قانون کی کوئی خلاف

ورزی ہو رہی ہے تو کوئی آنریبل ممبر اس کی نشاندہی پوائنٹ آف آرڈر پر کر سکتا ہے جبکہ یہاں ٹریڈیشن یہ ہے کہ ہم لوگوں کو پوائنٹ آف آرڈر پر ان کے مسائل یا کوئی کرنٹ ایشو پر بھی بات کرنے کی اجازت دے دیتے ہیں، تو بس دے دی آپ کو اجازت، کریں بات آپ۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی نے ایجنڈے کی کاپی مسند سپیکر کے سامنے پھاڑ دی)

<u>جناب سپیکر:</u> جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> نگہت، بس، نگہت بی بی، تشریف رکھیں آپ، پلیز پلیز۔

<u>جناب لیاقت علی خان:</u> (محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی کو مخاطب کرتے ہوئے) * + نہ کرو۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> * + تم کرتے ہو۔

<u>جناب سپیکر:</u> لیاقت، آپ تشریف رکھیں پلیز، پلیز پلیز۔

(شور)

<u>Mr. Speaker:</u> House in order, house in order, please.

(Pandemonium)

<u>Mr. Speaker:</u> Please.

(Pandemonium)

<u>Mr. Speaker:</u> House in order, please.

(اس مرحلہ پر نگہت محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی نیچے فرش بیٹھ کر احتجاج کر رہی ہیں)

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> لیاقت صاحب، آپ تشریف رکھیں، نگہت بی بی، آپ اپنی سیٹ پر آ جائیں، اچھا نہیں لگ رہا ہے یہ ماحول، پلیز (شور) مہربانی کریں، نگہت بی بی، آ جائیں پلیز، آ جائیں نگہت بی بی، پلیز، (شور) نگہت بی بی، آ جائیں اپنی سیٹ پر پلیز، آپ تشریف رکھیں پلیز، آپ بھی تشریف رکھیں، تشریف رکھیں پلیز، (شور) آپ تشریف رکھیں پلیز۔

(شور)

(اس مرحلہ پر نگہت محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی سپیکر مسند کے سامنے احتجاج کر رہی ہیں)

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

جناب سپیکر: لیاقت صاحب، لیاقت صاحب، اپنے الفاظ واپس لے لیں، مائیک آن کریں لیاقت صاحب کا، لیاقت صاحب کا مائیک آن کریں، لیاقت صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب لیاقت علی خان: سپیکر صاحب، آپ ہمارے مشر ہیں، اس ایوان کے مشر ہیں، آپ جو بھی کہتے ہیں میں اس کو سر آنکھوں پر ماننے کے لئے تیار ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ الفاظ بھی میں حذف کرتا ہوں اور لیاقت صاحب نے الفاظ واپس لے لئے ہیں، نگہت بی بی انہوں نے الفاظ واپس لے لئے ہیں، نگہت بی بی نے الفاظ واپس لے لئے ہیں، انہوں نے، اور میں نے حذف بھی کر دیئے ہیں۔ آپ کا بہت شکریہ پلیز، میں نے الفاظ واپس کرا دیئے ہیں، انہوں نے کر دیئے ہیں واپس، ابھی آپ اپنی سیٹ پر آ جائیں، آپ کی بات پوری ہو گئی ہے، انہوں نے اپنے الفاظ واپس لے لئے ہیں، ہم نے حذف بھی کر دیئے ہیں، آپ تشریف رکھیں۔ جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس پہ میں جا کے FIR کروانگی، اس پہ میں FIR کروانگی، اس میں میں FIR، یہ آپ لوگوں نے غنڈے رکھے ہوئے ہیں ہمارے لئے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: بس بس، الفاظ واپس ہو گئے نا، الفاظ واپس کروالئے۔ جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی جناب سپیکر صاحب، ایک تھوڑی سی اپنے اس ہاؤس کی خواتین کے لحاظ سے، کل بھی اس طرح کا واقعہ پیش آیا ہے جو کہ انتہائی یعنی مذمت کے قابل ہے اور آج بھی جو ہوا تو میرے خیال میں ممبران صاحبان کو خواتین کے لحاظ سے تھوڑی سی احتیاط سے کام لینا چاہیئے، یعنی یہ تو بہت ہی عجیب بات ہے، یہ ہمارا کونسا Impression باہر جا رہا ہے، پوری دنیا ہمیں دیکھ رہی ہے اور یہ بہت زیادہ افسوسناک بات ہے۔ جو الفاظ یہاں پہ استعمال کئے گئے ہیں، ہماری نہایت ہی محترم اور سینیئر پارلیمنٹرین ہیں وہ، اور ظاہر ہے ان کی جو بات چل رہی تھی وہ تو آپ سے تھی نا، ان کو بیچ میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ میرے اپنے سوال کے لحاظ سے آپ سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اس میں مسائل ہیں اس کے سسٹم کی Implementation میں، اگر آپ اس کو پلیز کمیٹی میں ریفر کر دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، وہ کہتی ہیں ایسے کمیٹی کو ریفر کریں، حمیرا خاتون صاحبہ۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): نہیں نہیں، No no, Sir یہ نہیں بھیج سکتے۔

جناب سپیکر: مجھے پھر ووٹ کے لئے Put کرنا پڑے گا، میرے خیال میں کافی Comprehensive جواب دے دیا انہوں نے۔

محترمہ حمیرا خاتون: تو منسٹر صاحب نے خود ہی آفر کیا ہے کہ اگر ہمارے پاس کچھ آئیڈیاز ہیں تو وہ آئیں ہمارے ساتھ شیئر کریں، تو میرے خیال میں الگ سے بیٹھ کے شیئر کرنے سے، صرف بیٹھنے سے تو کچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: لیکن انہوں نے کمیٹی کی مخالفت کر دی ہے نا، اب میرے پاس Option, I will put it to vote

محترمہ حمیرا خاتون: اچھا ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، بس ان کو اگر اپنا سسٹم جو ہے وہ ٹھیک نہیں کرنا تو بس ٹھیک ہے میں اس پہ کیا کر سکتی ہوں؟

جناب سپیکر: تھینک یو۔ محترمہ ثمر بلور صاحبہ، وہ نہیں ہیں، Lapse ہے یا، ثمر بلور صاحبہ، کوئسچن نمبر 7274، ثمر ہارون بلور صاحبہ۔

* 7274 _ Ms. Samar Haroon Bilour: Will the Minster for Sport, Culture state that:

(a) What is current status of the heritage building of Raj Kapoor Haveli and which department is taking care of it;
(b) When it was renovated last time, who is responsible for its decrepit condition;
(c) When will government take practical steps for its renovation and restoration?

Mr. Chief Minister (Answered by Minister Law): (a) Raj Kapoor, Haveli/building is private ownership.

(b) The condition of the building was fair but the owner without obtaining NOC from the Directorate of Archaeology and Museums, Peshawar started demolishing which caused irreversible damages to the building. Thus the Directorate lodged FIR in this respect and stopped the demolishing work.
(c) The Directorate of Archaeology and Museums has prepared concept paper for the conservation of building, but process was pending due to COVID-19.The project will be included in next ADP.

محترمہ ثمر ہارون بلور: تھینک یو سپیکر صاحب،Sorry, I am lateاس کو نسچن کے جی دوParts تھے Regarding the Raj Kapoor Haveli, so, فرسٹ بات پہ تو انہوں نے مجھے Answerمیں یہ لکھ کے دیا ہے کہ The building is in private ownership. Then they have given me, that condition of the building was fair but the owner started work without obtaining NOC, this thing is wrongکیونکہ جو اونر ہے ان کے ساتھ میںClose contactمیں ہوں اور اونر کافی دفعہ کوشش کر چکے ہیں بلڈنگ بیچنے کے لئے، یا ان کی کوشش ہے کہ وہ ڈیپارٹمنٹ آف آرکیالوجی کے اوپر یہ بلڈنگ بیچ دیں۔ اب Third partمیں انہوں نے مجھے یہ لکھا ہے کہ جی Directorate is going to start work on this project and it's going to be included in the ADP, but then it's a private owned building, how can the department start work on it?مطلب اس کا جوAnswerآیا ہے مجھے، یہ جوRealityہے اس سے کافی ہٹ کر ہے۔ اگر منسٹر صاحب اس پہ تھوڑی مجھے Clarity دے دیں کہ اس کی اصلیت میں کیا پوزیشن ہے؟ کیونکہ جو اونرز ہیں وہ چاہ رہے ہیں کہ Eitherوہ اس کو بیچ کے As a plot useکریں Which would be a shame because یہ ہماری Heritageکا ایک حصہ ہے اور یا تو ڈیپارٹمنٹ ان سے خرید لے، ڈیپارٹمنٹ آف آرکیالوجی اور پھر اس کو Restoreکر کے اپنے Useمیں لے آئے۔

Mr. Speaker: Ji, Minister for Law, respond please.

وزیر قانون: تھینک یو سر۔ سر، یہ چونکہ بالکل ٹھیک فرما رہی ہیں آنریبل ممبر، یہ ہمارا ایک Heritage ہے، ایک Historical buildingہے اور چونکہ یہ پرائیویٹ اونرشپ میں ہے اس وقت تو اس میں تھوڑے بہت یہ پرابلمز آتے ہیں جس طرف آنریبل ممبر نے اشارہ بھی کیا اور اس میں ایکشن بھی لیا گیا ہے جی، جس طرح جواب میں کہا گیا ہے کہ بغیر این او سی کے جب وہاں پہ کنسٹرکشن شروع ہوئی تو اس میں حکومت نے، ڈائریکٹریٹ نے FIR بھی کی ہے اور وہ Demolishingکا جو کام تھا وہ بھی سٹاپ ہو گیا ہے۔ باقی سر، یہ ہے کہ اس کو ہم نے بالکل وہ Points are takenاور جو اس کے بارے میں ہم پلان بنا رہے ہیں، اس کے لئے فنڈز کا بھی بندوبست کر رہے ہیں اور اس کے لئے کوئی پورا چونکہ یہ ٹھیک کہہ رہی ہیں کہ اس کو پرچیز بھی کرنا پڑے گا اور پرچیز کے علاوہ پھر اس کے لئے کوئی پلان بنانا پڑے گا کہ یہ Preserve بھی ہو اور وہ Historical بھی جو بلڈنگ کا ایک وہ ہے، وہ Preserve ہو جائے وہ Conditionاور اس کے علاوہ ہم اس کو پھر As a tourist destinationبھی یا ایک Tourist

Point well بھی ہم اس کو بنا سکتے ہیں کیونکہ یہ پشاور کی ہسٹری کا ایک حصہ ہے، تو بالکل attraction taken اور اس کو میں جو ڈیپارٹمنٹ ہے اس کو بھی ریفر کر رہا ہوں اور کل ان شاء اللہ ہماری کیبنٹ کی میٹنگ ہے، اس میں تیمور خان بھی بیٹھتے ہیں، اور بھی آنریبل منسٹرز ہیں تو اس کو کل ہم کیبنٹ میں بھی اٹھالیں گے اور ضرور میں ایشورنس دیتا ہوں کہ اس کو ہم Protect کریں گے، ایک Heritage ہے یہ ہمارا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی ثمر ہارون بلور صاحبہ۔

<u>محترمہ ثمر ہارون بلور:</u> تھینک یو، سلطان خان۔ سلطان خان کو میں ایک ریکویسٹ کروں گی کہ جو ڈائریکٹر آرکیالوجی ہیں، ان پہ جو اونرز ہیں اور جو لوکل لوگ ہیں کیونکہ The building is part of my constituency, and I am very closely, I have close contact with the owners، ان کے اوپر ان کا کوئی Trust نہیں ہے، I mean ان کے ساتھ ہمارے کافی دفعہ رابطے ہوئے ہیں اور مطلب He does not trust, his intention towards the building ہمیں لگتا ہے کہ وہ Some how وہ چاہتے ہیں کہ یہ چیز بس گر جائے Because اگر آپ اس کو آ کے دیکھیں، میں آپ کو Invite بھی کرتی ہوں، آپ آئیں ہم آپ کو اس جگہ کا Tour بھی دینگے، It is disclosed to falling down and taking down four residential houses with it, so جو بھی آپ کریں اس کو آپ Urgent bases پہ کریں And I will offer myself as a mediator between the owners and the government because I can play this role and I will once again request کہ Urgently اس بلڈنگ کو Preserve کرنے کے لئے گورنمنٹ Steps اٹھالے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ کوسچن نمبر 7227، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

* 7227 _ <u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے E-FIR کی سہولت متعارف کروائی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کوہاٹ ڈویژن میں اب تک کتنی FIRs درج ہو چکی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) کوہاٹ ڈویژن کے دو اضلاع کرک اور ہنگو میں تاحال کوئی E-FIR درج نہیں ہوئی ہے، البتہ ضلع کوہاٹ میں چار E-FIRs درج کی گئی ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، پہلے تو میں، جو بھی یہ واقعہ ہوا وہاں، اس کی مذمت کرتی ہوں اور جناب سپیکر صاحب، یہ تو موٹر وے پہ جو واقعہ پیش آیا تھا وہ پورے پاکستان کا واقعہ، وہ پی ٹی آئی کے لئے ناکامی کا واقعہ نہیں تھا کہ ڈپٹی سپیکر بھی ہمیں ٹائم نہیں دے رہے تھے اور کل آپ بھی ٹائم نہیں دے رہے تھے، ڈپٹی سپیکر نے تو صاف انکار کر دیا تھا کہ بات پہ، موقع پہ بات نہیں ہو گی لیکن جب کل آپ نے کہا کوئسچنز کے بعد بات ہو گی، ہم نے کوئسچنز تک انتظار کیا، پھر آپ نے کہا تحریک استحقاق کے بعد بات ہو گی، وہ بھی ختم ہوئی، اس کے بعد ہم نے کہا سپیکر صاحب ٹائم دینگے، پھر بھی آپ نے نہیں دیا، پھر آپ نے کال اٹینشنز۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Come to the question, please, answer is taken as read; supplementary, please.

محترمہ ثوبیہ شاہد: لیکن سر، جو Harassment اور وہ ہو رہے ہیں سر، جو بات، ابھی دیکھیں، ہم عورتوں کے حقوق کے، کل لوگ کہیں گے اس ایوان میں عورتیں گئی تھیں، عورتوں کے لئے انہوں نے کیا بات کی؟ ہم وہ اپنا فرض ادا کر رہے ہیں تاکہ تاریخ کا وہ حصہ بنے کہ جو عورتیں آئی ہیں، انہوں نے عورتوں کے لئے بات اٹھائی ہے اس ایوان میں، ہم یہ نہیں کر رہے تھے، پی ٹی آئی کی ناکامی ہم نہیں آگے کر رہے تھے، ہم اس لئے کر رہے تھے کہ جناب سپیکر صاحب، آپ نے Child abuse کا جو بل تھا اور اس پر آپ بات کر رہے تھے، ہم بیٹھ رہے تھے، اس کے لئے ابھی تک اس کا کوئی Solution وہ نہیں آیا، Solution اس کا نہیں نکلا، ہم کہہ رہے تھے کہ اگر ہم اس پہ بات سٹارٹ کریں اور یہ ایوان یہ جو جرگہ ہے، یہ جو مجلس شوریٰ ہے، اس میں بیٹھ کے سب عورتوں کے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے، جو بچوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، ان سب کے لئے کوئی لائحہ عمل اور کوئی راستہ نکالیں لیکن سر، بہت افسوس سے جناب سپیکر صاحب، آپ نے ہمیں ٹائم نہیں دیا، اس کا ہمیں بہت افسوس ہے اور اسی وجہ سے کل میں اور نگہت اورکزئی آپ کے کھانے پہ بھی نہیں ہم آسکیں کیونکہ اگر ہماری عورتوں کے لئے دو منٹ ان کے حقوق کے لئے نہیں ہیں تو ہم آپ کا کھانا کیوں کھائیں؟ اب میں اس بات کو مختصر کر کے اپنے کوئسچن کے اوپر آجاتی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب میں نے کوئسچن کیا، جو پی ٹی آئی کی گورنمنٹ تھی، یہ ابھی اس کی ناکامی ہے کہ اس نے E-FIRs لانچ کیں۔

جناب سپیکر: آسیہ خٹک صاحبہ، اپنی سیٹ پہ جائیں، آسیہ خٹک صاحبہ، اپنی سیٹ پہ جائیں، جی سیٹ پہ جائیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، جو E-FIR آپ لوگوں نے، پی ٹی آئی کی گورنمنٹ میں، لاسٹ گورنمنٹ میں لانچ کی، ابھی تک کرک کے دو اضلاع میں ایک FIR، E-FIR درج نہ ہو سکی اور کوہاٹ ڈویژن جو ایجوکیشن کا گڑھ ہے، اس میں صرف چار FIRs لانچ ہو چکی ہیں اور وہ بھی شناختی کارڈ کی ہیں، شناختی کارڈ گم ہونے کی۔ جناب سپیکر صاحب، یہی مجلس شوریٰ ہے، یہی یہ ایوان ہے جس میں آپ لوگ لیجسلیشن کریں گے اور اس صوبے کے لئے لیجسلیشن بنا کے تاکہ ان کے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: House in order, please. Ji, ji. Sobia Shahid, Sahiba.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، اگر آپ توجہ دینگے۔

جناب سپیکر: میری بھرپور توجہ ہے آپ کی طرف۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تو پھر میں آگے کروں گی، اس طرح تو میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کریں، کریں، Continue کریں، Continue کریں آپ، آپ سپلیمنٹری لے آئیں ناں تاکہ میں جواب لوں منسٹر صاحب سے، آپ کا کوئسچن تھا 7227۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو یہ آپ نے پڑھ لیا، آپ مطمئن ہیں اس سے، اس کوئسچن سے؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، آپ مطمئن ہیں اس سے؟

جناب سپیکر: میرا کوئسچن نہیں ہے آپ کا کوئسچن ہے، اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو مجھے منسٹر سے جواب لینا ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں جناب سپیکر سر، آپ، جناب سپیکر صاحب، یہ آپ کی پی ٹی آئی کا منشور ہے، یہ آپ کی پی ٹی آئی کا ایک اہم پراجیکٹ تھا E-FIR کا جو آپ لوگوں نے لانچ کیا ہے اور اس کا ریزلٹ، آپ کا جواب آپ کے ایوان میں آچکا ہے۔

جناب سپیکر: تو منسٹر صاحب سے پوچھتے ہیں ناں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: آپ اس ایوان کے سربراہ ہیں جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، آپ دیکھیں جو کہ سات سال میں، سات سال میں دو۔

Mr. Speaker: Let me ask. Let me ask from the Minister Sahib.

محترمہ ثوبیہ شاہد: سات سال میں کرک میں دو FIRs، دو اضلاع میں ایک E-FIR نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: تو پتہ کرتے ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اور کوہاٹ میں چار شناختی کارڈ کے لئے ہوئی ہیں تو جناب سپیکر صاحب، اگر آپ مطمئن ہیں، آپ لوگوں نے یہ وہ کیا ہے۔

جناب سپیکر: اب مجھے کیا پتہ ہے، لوگوں نے FIR، E-FIR کروائی نہ ہو تو اس کا مجھے کیا پتہ ہے؟ جی سلطان خان صاحب۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تو جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ذرا جواب لے لیں، پھر اس کے بعد آپ دوبارہ بات کر لیں۔ جی سلطان خان صاحب۔

وزیر قانون: سر، ایک تو میری ریکویسٹ سر آپ سے، آپ سے بھی ریکویسٹ ہے اور آنریبل ممبر سے بھی کہ سر، کوسچنز آ رہے، کوسچن جو Written Question آ جاتا ہے رولز تو یہی کہتے ہیں کہ اس کا جواب آ جاتا ہے، اگر اس کے اندر کوئی سپلیمنٹری کوسچن ہے تو Mover یا کوئی اور ممبر وہ بتا دے، ڈیبیٹ تو سر کوسچن کے اوپر میں نے کبھی نہیں دیکھی ہے کہ ڈیبیٹ اس طرح ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں ہوتی۔

وزیر قانون: سر باقی رہ گئی ان کی بات کہ E-FIRs کیوں زیادہ نہیں ہوئی ہیں؟ تو E-FIRs زیادہ نہیں ہوئیں تو اس میں کوئی بری بات تو نہیں ہے، ایک سہولت حکومت نے دی ہے کہ اگر کوئی تھانے میں خود جا کر FIR In person نہیں کر سکتا ہے تو وہ E-FIRs کے لئے بھی Apply کر سکتا ہے، تو اگر کم ہوئی ہیں تو یہ تو نہ کوئی ناکامی ہے، نہ کوئی غلط بات ہے، عوام کو ایک سہولت دی ہوئی ہے اگر لوگ خود جاتے ہیں اور تھانوں میں خود FIR کرتے ہیں تو وہ Well in good، اگر چار ہوئی ہیں تو بس سر، اس میں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ آپ اتنی پریشان ہو گئی ہیں کہ پی ٹی آئی کی حکومت کی ناکام ہو گئی ہے، آج کل تو سر میرے خیال میں کسی کا ہاضمہ بھی خراب ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں یہ پی ٹی آئی کی حکومت کی ناکامی ہے، تو یہ تو سر، یہ کوئی بات ہی نہیں ہے، E-FIRs نہیں ہوئی ہے، کوئی کسی نے وہ سہولت استعمال نہیں کی ہے، خود تھانے میں گئے ہیں تو اس میں تو کوئی بات نہیں ہے۔ سر، میرے خیال میں نیکسٹ کوسچن کی طرف اگر جائیں۔

جناب سپیکر: جی جی، ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب تو کوئی پی ٹی آئی یا گورنمنٹ اس کے خلاف تو کوئی بات کر ہی نہیں سکتا کیونکہ منسٹر صاحب Proper اس کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں، ڈیبیٹ سٹارٹ کر دیتے ہیں، اس طرح لگتا ہے کہ بس وہ بہت Guilty ہیں اور اس نے تلوار اٹھائی ہوئی ہے، یوں یوں کر دیتے ہیں، مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی کہ میں جو کوئسچن کر رہی ہوں وہ یہ کوئسچن ہے، اس پر خرچہ کتنا آیا تھا؟

جناب سپیکر: آپ Satisfied ہیں کوئسچن سے یا نہیں ہیں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، میں تو اس ایوان کو کہہ رہی ہوں کہ یہ اس میں کتنا خرچہ آیا تھا اس E-FIRs کے لانچ ہونے میں اور پھر اس کا ریزلٹ جی، وہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے لئے پھر الگ سے سوال دے دیں، الگ سے کوئسچن ہوگا، اب ان کو تو نہیں پتہ کتنا خرچہ آیا ہوگا؟ تو الگ سے کوئسچن دے دیں پھر اس کا جواب آ جائے گا، لیکن جو آپ نے کوئسچن کیا، اس کا جواب انہوں نے دے دیا ہے، ٹھیک ہے؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جناب خوشدل صاحب، کوئسچن نمبر 7276۔

* 7276 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کورونا ایمرجنسی میں لیڈی ریڈنگ ہسپتال کو حکومت کی طرف سے فنڈز جاری کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کل کتنا فنڈ جاری کیا گیا ہے، اس میں سے اب تک کتنا اور کہاں کہاں خرچ ہوا، تفصیل بمعہ تحریری دستاویزات فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) جی نہیں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ صوبائی حکومت کی جانب سے ایل آر ایچ کو کورونا ایمرجنسی کے لئے کوئی فنڈ فراہم نہیں کیا گیا، نیز ایل آر ایچ کو زیادہ تر پی پی ای کیٹس اور دیگر سامان مختلف این جی اوز دیگر پرائیویٹ اداروں اور لوگوں کی جانب سے عطیے کے طور پر ملا ہے جبکہ حکومت نے بھی ضرورت کے مطابق ضروری آلات اور سامان مہیا کئے ہیں، نیز ایل آر ایچ کو کورونا کے لئے کوئی فنڈ نہیں دیا گیا ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ، میرا کوئسچن جو انہوں نے جواب دیا ہے، آپ حیران ہو جائیں گے کہ اس جواب کو ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ہمارے جتنے بھی یہ بڑے بڑے

ہسپتال ہیں، خیراتی ادارے ہیں کیونکہ ہمارے بجٹ میں ان کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے،اس سلسلے میں جواب میں یہ ہے،اس سلسلے میں عرض ہے کہ، کوئسچن یہ ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ کورونا ایمرجنسی میں لیڈی ریڈنگ ہسپتال کو حکومت کی طرف سے فنڈز جاری کئے گئے؟ نہیں،اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کل کتنا فنڈ جاری کیا گیا ہے؟اس میں سے اب تک کتنا اور کہاں کہاں خرچ ہوا، تفصیل بمعہ تحریری دستاویزات فراہم کی جائے؟اس سلسلے میں عرض ہے کہ صوبائی حکومت کی جانب سے LRH کو کورونا ایمرجنسی کے لئے کوئی فنڈ فراہم نہیں کیا گیا، نیز ایل آر ایچ کو زیادہ تر پی پی ای کٹس اور دیگر سامان مختلف این جی اوز و دیگر پرائیویٹ اداروں اور لوگوں کی جانب سے عطیے کے طور پر ملا ہے جبکہ حکومت نے بھی ضرورت کے مطابق ضروری آلات اور سامان مہیا کئے ہیں، نیز ایل آر ایچ کو کورونا کی لئے کوئی فنڈ نہیں دیا ہے۔ میرا سپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے سر، کہ اس نے ایک کوئسچن کے جواب میں، یہ جمعہ کے روز ہوا ہے، یہ کوئسچن نمبر ہے 3619 اور یہ جناب سراج الدین صاحب کا ہے،اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ صوبہ بھر میں عالمی وباء COVID-19 سے متاثرہ مریضوں کے علاج و معالجے پر اب تک کتنی لاگت آئی ہے؟ اس کی تفصیل سر،اس کا جواب یہ دے رہے ہیں،اس سلسلے میں عرض ہے کہ صوبہ بھر میں عالمی وباء کورونا COVID-19 سے متعلق مریضوں کے علاج و معالجے پر محکمہ صحت خیبر پختونخوا نے اب تک 77 کروڑ روپے خرچ کئے ہیں، کتنے خرچ کئے ہیں؟ 77 کروڑ روپے انہوں نے خرچ کئے ہیں، اب اس جواب میں ہمیں کہتے ہیں کہ ہم نے تو یہ سوال، میرا سپلیمنٹری یہ ہے منسٹر صاحب سے کہ آپ نے یہ 77 کروڑ روپے کہاں خرچ کئے ہیں؟ جب آپ نے ہسپتالوں کو بھی نہیں دیا ہے تو پھر آپ نے خرچ کیا کیا؟ جب آپ کا جواب ہم یہاں پڑھتے تو ہمیں اس طرح پتہ لگتا ہے کہ ایل آر ایچ ہسپتال ایک خیراتی ادارہ بن گیا، اب گورنمنٹ نے ان سے فنڈ لیا ہے، نہ فنڈ دیتے ہیں، اس کا مجھے جواب دے دیں کہ یہ 77 کروڑ روپے آپ نے پھر کہاں خرچ کئے ہیں؟ آپ کے جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Honourable Minister for Health, to respond, please.

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت)</u>: جناب سپیکر، اس پہ کافی Simple جواب ہے اور وہ سوال میں بھی لکھا ہے، ایل آر ایچ کو کورونا کے لئے فنڈز نہیں ملے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ گورنمنٹ سے ایل آر ایچ کو فنڈز نہیں ملے، ایل آر ایچ کو ایک بجٹ ملتا ہے جیسے کہ خوشدل خان صاحب کو پتہ تھا، کورونا میں ہاسپٹلز میں او پی ڈی اور باقی جو Expenses تھے وہ نہیں ہو رہے تھے، تو ایل آر ایچ نے جو ان کو Extra funding دینے کی ضرورت نہیں تھی، جو ان کا دوسرا سوال ہے وہ اس لئے Redundant ہے کیونکہ

وہاں پر لکھا ہے کہ ایل آر ایچ کو PP Equipments گورنمنٹ نے دیئے تو اس 78 کروڑ میں سے جو پی پی لیا گیا وہ ایل آر ایچ کو بھی پہنچا وہ KTH کو بھی پہنچا لیکن ان کو فنڈز گورنمنٹ کے طور پہ ان کے بجٹ سے علاوہ نہیں دیئے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر ان کو ضرورت ہوتی تو فنڈز نہ ملتے، فنڈز بھی ملتے اور اس وقت Priority تھی، ایل آر ایچ کو چاہیئے تھے، KTH کو چاہیئے تھے، بنوں کو چاہیئے تھے، ڈی آئی خان کو چاہیئے تھے، ہم نے جہاں سے بھی پیسے نکالنے تھے وہ نکال کے ان کو ہم فنڈ کرتے، اگر ان کو 78 کروڑ کی بھی ڈیٹیل چاہیئے تو یہ وہ سوال کرتے تو اس کی ڈیٹیل / بریک ڈاون بھی وہ دے دیتے لیکن مجھے وہ سوال کیا، یہ اتنے Protests کی Logic سمجھ آئی But جواب بڑا کلئیر ہے، ایل آر ایچ کو گورنمنٹ سے فنڈز نہیں ملے For Corona، LRH کو اپنا بجٹ ملا اور جو کورونا کی پرچیزز ہوئیں، ان میں ایل آر ایچ کو باقی ہاسپٹلز کی نسبت سے، جو ایل آر ایچ پہ لوڈ آرہا تھا اس کے مقابلے کی پرچیزز ہو کے پی پی اور باقی Equipments میں، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو جی، خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر صاحب، یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایل آر ایچ کو سامان وغیرہ آلات وغیرہ دیئے ہیں تو ان کی تفصیل Provide نہیں کی ہے نا۔ جب آپ نے جواب میں یہ کہا ہے کہ ہم نے اس کو In cash نہیں دیا ہے لیکن In kind میں دیا ہے تو آپ نے کیا کچھ دیا ہے، یہ تو آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ مجھے تو بتائیں، ہاؤس کو بتائیں کہ ہم نے آلات یہ دیئے ہیں، سامان کے کٹس دیئے تھے، اتنے پیسوں کے دیئے تھے یا فلاں کے، تو اس میں وہ بھی نہیں ہے نا۔ اب میں نے کوسچن کیا ہے اور آپ نے جواب دیا ہے کہ ہم نے مطلب ہے In kind، کیا No cash دیا ہے، فنڈ نہیں دیا ہے لیکن آپ نے آلات میں کون کونسے سامان دیئے ہیں، کونسے کٹس دیئے ہیں اور کتنی قیمت، ان کی کیا کیا قیمت ہے، تفصیل کہاں سے ہم لیں گے؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر صحت</u>: جناب سپیکر، اگر یہ سوال ہوتا تو اس کا جواب مل جاتا، یہ سوال نہیں تھا، سوال یہ تھا کہ ایل آر ایچ کو کوئی فنڈز کورونا کے لئے ملے ہیں یا نہیں؟ اور اس کا Black and white میں جواب ہے۔ اب خوشدل خان صاحب کا Mind تو ہم Read نہیں کر سکتے اور ان کا سوال Read کر کے جواب دینا پڑتا ہے، یہ میں ان کو Assure کرا دوں کہ سارے جو سوال ہوتے ہیں، ہیلتھ میں ہوتے ہیں، فنانس میں ہوتے

ہیں، کوشش میں یہ کرتا ہوں کہ ایک آدھا اگر Miss بھی ہو جائے، تو چونکہ سارے جو ممبرز ہیں ان سب کے سوالات کو میں خود پڑھ کے مناسب جواب ہو، جب ضرورت ہو زیادہ انفارمیشن کی، وہ بھی دیں لیکن یہاں پہ مجھے نہیں لگا تھا، جو ان کا سوال تھا اس کا جواب آگیا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب، آپ کے کوسچن کے مطابق جواب تو انہوں نے دے دیا، دیکھیں آپ نے فنڈز کے بارے میں ایک بات کی، انہوں نے کہا ہم نے فنڈ نہیں دیا، آپ نے دوسرا یہ کہا کہ کتنا فنڈ جاری کیا اور ان میں سے اب تک کتنا خرچ کیا ہے؟ جو فنڈ ہی جاری نہیں کیا تو اس کا دستاویزی ثبوت کیا آئے گا؟ اب اس میں آپ کا فریش کوسچن بنتا ہے کہ جو دیگر اگر کوئی چیزیں این جی اوز سے لے کر ان کو Provide کی گئی ہیں تو اس کی تفصیل اور جو 77 کروڑ کی آپ تفصیل مانگتے ہیں تو یہ ایک فریش کوسچن بنتا ہے، یہ دے دو، اس کا جواب آ جائے گا۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ:</u> جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ اصل میں منسٹر صاحب پر بہت بوجھ ہے، چلا نہیں سکتا ہے، دو منسٹریاں ان کے پاس ہیں، ان کے لئے بھی، مطلب ہے میرا دماغ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے، میں بالکل صحیح ہوں، آپ کا جواب سر جو آیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ مجھے Yes/No کا جواب دیں گے، اب اس نے یہ خود کہا ہے کہ ہم نے آلات Provide کئے ہیں، کس قسم کے آلات Provide کئے ہیں؟ یہ میرا حق نہیں بنتا ہے سپلیمنٹری میں کہ آپ ہاؤس کے سامنے تو بتا دینا کہ آپ نے کیا دیا ہے؟ کچھ نہیں دیا ہے، ساری کرپشن کی گئی ہے، آپ نے مطلب اس ڈائریکٹر ہیلتھ کو کیوں نکالا ہے، اس نے کیوں استعفیٰ دیا ہے؟ اس پر کرپشن کے کیسز ہیں، اس پہ Allegations ہیں، میں نے اس کی آڈٹ رپورٹ پڑھی ہے، مجھے دو کاپیاں ملی ہیں، اس نے کتنی کرپشن کی ہے، آپ کس طرح منسٹر ہیں کہ آپ نے کوئی ایکشن نہیں لیا؟ اس پر کل کا بھی میرا ایک کال اٹینشن تھا، اس میں ہم نے کہا تھا کہ اس میں انکوائری کر لیں، ہم ٹھیک ٹھاک ہیں سر، کوئی ایسی بات نہیں ہے، میں ریفر کرنا نہیں چاہتا ہوں لیکن یہ غلط بات ہے کہ انہوں نے کیا ہے، آپ کا مطلب صحیح دماغ نہیں ہو گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلیں، تشریف رکھیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ:</u> آپ تیاری کر کے نہیں آتے ہیں، ہم جو کوسچن کرتے ہیں اس پہ آپ تیاری نہیں کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، یہ کلیئر کرنا بڑا ضروری ہے، کسی نے کسی کے دماغی توازن کے بارے میں کوئی بات نہیں کی ہے اور اگر انہوں نے ایل آر ایچ کی آڈٹ رپورٹس کے بارے میں پڑھا تو I think یہ Clarify کرنا ضروری ہے، صرف اس لئے کہ ایل آر ایچ ہمارے ریفارمز کا مرکز ہے، وہ Un-fairly target بن جاتا ہے، یہ ہم Fair criticism سو بار کریں، Un fair ہو، یہ دو چیزیں ماننا پڑیں گی کہ کم از کم ان ہاسپٹلز میں آڈٹس ہوتے، نمبر ون اور اس کا جواب بھی پڑھ لیتے Because وہ جو ساری جو Observations تھیں ان سب کا جواب دیا گیا، تو میرے خیال میں صرف Playing to the galleries جو ہے وہ نہیں چلے گی، Constructive criticism کریں، خوشدل خان صاحب کو سو بار کہا ہے کہ جو سوال وہ دیں گے، اس کے مطابق جو Relevant information ہو گی وہ ضرور دیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، کوئسچن نمبر 7428، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

* 7428 _ سردار اورنگزیب: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ایبٹ آباد میں کورونا وباء سے اب تک کتنی اموات ہوئی ہیں، کتنے مریض ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) اب تک حکومت نے اس سلسلے میں جو اقدامات اٹھائے ہیں، اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) ضلع ایبٹ آباد میں مارچ 2020 سے اگست 2020 تک کورونا وباء سے کل 185 اموات ہوئیں (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) مزید برآں اب تک ایبٹ آباد میں کورونا سے متاثرہ کل 781 مریضوں کو مختلف طبی مراکز، ایوب میڈیکل کمپلیکس، سی ایم ایچ اور بے نظیر بھٹو شہید ٹیچنگ ہسپتال ایبٹ آباد میں داخل کیا گیا۔ فی الحال صرف چھ مریض ایوب ٹیچنگ ہسپتال میں کورونا مریضوں کے لئے مختص وارڈ میں زیر علاج ہیں، باقی تمام مریض صحت یاب ہو گئے ہیں۔

(ب) اب تک محکمہ صحت نے کورونا وائرس کی روک تھام کے لئے جو اقدامات اٹھائے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(1) کورونا وائرس کی تشخیص کے لئے نمونے حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ٹیموں میں حفاظتی کٹس، دستانے، ماسک، VTMs، ہینڈ سینٹائزر اور سٹیشنری فراہم کی گئی ہے۔

(2) کورونا وائرس سے متاثر ہو کر وفات پانے والے افراد کی تدفین کے لئے تابوت فراہم کرنے کے علاوہ عملے کو حفاظتی کٹس فراہم کی گئیں۔

(3) کورونا وائرس کے تدارک کے لئے ہسپتالوں، دفتر، گھروں، بینکوں اور بازاروں میں کلورین سپرے کیا گیا۔

(4) کورونا وائرس کے نمونے لینے والی ٹیموں کے لئے مفت ٹرانسپورٹ مہیا کی گئی۔

(5) جو ٹیمیں فیلڈ یا دفاتر میں کورونا وائرس کے لئے ڈیوٹیاں / فرائض سرانجام دیتی رہی ہیں، ان کو معاوضہ دیا گیا ہے۔

(6) Rapid Response Team کی ٹریننگ کا اہتمام کیا گیا۔

(7) کورونا وائرس کو کنٹرول کرنے کے لئے باقاعدہ DHO آفس میں کورونا کنٹرول سیل قائم کیا گیا۔

(8) کورونا وائرس کی تشخیص / نمونے حاصل کرنے کے لئے مختلف سیاحتی مقامات (نتھیا گلی، ڈونگا گلی، ایوبیہ، کالا پانی اور باڑیاں شامل ہیں) میں کیمپ لگائے گئے جہاں پر کورونا کی علامات والے مریضوں کے نمونے لئے گئے۔

(9) عیدالاضحیٰ کے موقع پر مویشی منڈیوں میں کورونا کے ٹیسٹ کے نمونے کے لئے سیل قائم کئے گئے ہیں۔

(10) کورونا وائرس کی تشخیص / ٹیسٹوں کے لئے پی سی آر مشین ایوب میڈیکل کمپلیکس کو فراہم کی گئی ہے۔

(11) کورونا وائرس ٹیسٹوں کے لئے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفس میں کورونا کنٹرول روم کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(12) کورونا کے نمونہ جات کے حصول کے لئے ڈاکٹرز، لیبارٹری ٹیکنیشنز، ڈرائیور، ٹیکنیکل سٹاف فراہم کیا گیا۔

(13) کورونا سے متاثرہ علاقوں میں پولیس اور محکمہ صحت نے باہمی تعاون سے سمارٹ لاک ڈاؤن نافذ کیا۔

(14) کوروناوائرس سے عوام کی آگاہی فراہم کرنے کے لئے نیشنل پروگرام DHO آفس ایبٹ آباد کی طرف سے آگاہی فراہم کی گئی، علاوہ ازیں کورونا کی آگاہی کے لئے گاڑیوں پر اعلانات کے علاوہ رش والی جگہوں پر پمفلٹ اور بینرز لگائے گئے۔

(15) کورونا کے مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے لئے ڈپٹی کمشنر ایبٹ آباد کے دفتر میں کیمپ لگایا گیا۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، جو سوال میں نے پوچھا تھا اس کا جواب تو مجھے مل گیا ہے، میں اسے کورونا وباء کے دوران جو ڈی ایچ او ایبٹ آباد اور ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف اور نرسز نے جو قربانیاں دی ہیں اس وباء میں جدوجہد کرتے ہوئے، ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور منسٹر صاحب سے جو ڈاکٹر ایک دو ڈاکٹرز ایبٹ آباد میں کورونا کے دوران یہی خدمات دیتے ہوئے وفات پا گئے تھے، میرا ضمنی کوسچن یہ ہے کہ شہداء پیکج میں اس وقت حکومت نے فیصلہ کیا تھا کہ ڈاکٹرز اور جتنا سٹاف ہے ان کو شامل کریں گے تو وہ ان کو جو فوت ہوئے ہیں ان کے لئے انہوں نے جو معاوضہ رکھا تھا، کیا انہیں ملا ہے یا نہیں ملا؟ اور دوسرا میرا ضمنی کوسچن ان سے یہ ہے کہ جو پیسہ ایبٹ آباد میں گیا ہے کورونا کی وباء کے حفاظتی اقدامات کے لئے، تو کیا وہ پیسہ جو آپ نے بھیجا ہے اس کا کوئی آڈٹ سسٹم آپ کے پاس ہے، آپ نے چیک کیا ہے کہ وہ صحیح جگہ پہ لگا ہے؟ جو میری معلومات تھیں، اس دن کسی بندے کا کوسچن تھا تو میں نے دیکھا تھا کہ چالیس لاکھ روپے ایبٹ آباد میں فوڈ کے لئے مریضوں پر خرچ ہوئے ہیں، میری سمجھ کے مطابق وہ پیسہ اس طرح خرچ نہیں ہوا ہے، اگر منسٹر صاحب اس پر مطمئن ہیں تو، دوسری بات سپیکر صاحب، جو ہیلتھ کے حوالے سے میں، چونکہ میرا حق تو نہیں بنتا ضمنی کوسچن کے علاوہ لیکن جو کچھ ایوب میڈیکل کمپلیکس ایبٹ آباد میں اس وقت ہو رہا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ جب یہ صوبائی محکمہ صحت کے حوالے تھے یہ ہسپتال، تو بہت اچھا کام کر رہے تھے، جب بورڈز آف گورنرز بنے، خود مختاری انہیں دی گئی ہسپتالوں کی، تو وہ تباہی کی طرف سارے ہسپتال اور بالخصوص ایوب ٹیچنگ ہاسپٹل، سپیکر صاحب، سوا سال ہو گیا وہاں پہ ایم آر آئی کی مشین خراب ہے اور جو ڈائریکٹر ہے ہسپتال کا، ان کی اپنی پرائیویٹ مشین ہے، مریضوں کو وہ باہر بھیجتے ہیں اور وہاں سے وہ پرائیویٹ ٹیسٹ کروا کے آتے ہیں، سوا سال ہو گیا ہے، وہ مشین دوبارہ نہیں خریدی گئی ہے۔ آپ کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ کا تعلق بھی ایبٹ آباد سے ہے جس طرح یہ جو بینائی جن نوافراد کی گئی ہے، آپ نے بڑی دلچسپی لی ہے، ان کے لئے آپ نے معاوضہ کا بھی

اعلان کیا ہے لیکن سپیکر صاحب، جس وجہ سے ان 9 لوگوں کی بینائی چلی گئی ہے تو کیا اس کا تدارک ہوا ہے؟ منسٹر صاحب نے اس کی انکوائری کی ہے، جو انجکشن لایا گیا ہے، اس کا ٹیسٹ کروایا گیا ہے کہ وہ کسی Authentic لیبارٹری سے انجکشن لایا گیا ہے یا ویسے ان لوگوں کی زندگیاں تباہ و برباد کرنے کے لئے، تو جناب سپیکر صاحب، فوری طور پر میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ ان ڈاکٹروں کے خلاف FIR درج کی جائے اور آپ سے پہلے بھی میں نے درخواست کی تھی کہ کم از کم ایک ایک کروڑ روپیہ ان کو معاوضہ بھی دیا جائے اور ان کا اچھے ہسپتالوں میں جو پاکستان کے اندر اچھے ہسپتال ہیں، ان ہسپتالوں میں ان کا علاج کروایا جائے تاکہ وہ ان لوگوں کی بینائی دوبارہ واپس آ جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے، ویسے نلوٹھا صاحب، میں آپ کو بتاؤں کہ MTI کے آنے سے آپ پشاور کے ہسپتال تینوں دیکھیں، بہت ہی زیادہ Improvement آئی ہے اور میرا اپنا Personal experience تھا اور یہاں پر ہاسپیٹل میں میرا Patient تھا ذاتی، میری Mother، تو پنجاب سے لوگ آئے ہوئے تھے علاج کروانے کے لئے، ایبٹ آباد میں جو آپ کہہ رہے ہیں، وہاں ضرور پرابلمز ہیں، وہ MTI کا پرابلم نہیں ہے، وہ وہاں کا لوکل جو سٹاف ہے جو ایڈمنسٹریٹیو پوسٹوں پہ ہیں، ادھر ضرور ایشو ہے، وہ ہم منسٹر صاحب سے ڈسکس کریں گے ان شاء اللہ لیکن MTI کا بہت فائدہ ہو رہا ہے کہ وہ ڈائریکٹ وہ خود فیصلے کر سکتے ہیں۔ جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر صحت</u>: جناب سپیکر، On my behalf آپ نے بڑا اچھا جواب دے دیا، اس سے شاید میں بہتر جواب نہ دے سکوں کیونکہ As head of the Health department شاید یہ مانا جائے کہ میرا جو کہنا ہو گا وہ شاید Biased ہو گا لیکن آپ نے بالکل ٹھیک کہا۔ پہلے تو میں نلوٹھا صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ایک چیز میں پوائنٹ آؤٹ بھی کرنا چاہتا ہوں، دیکھیں انہوں نے جو ہے Pertinent جو ہے، اس میں پارٹ (ب) کو کسچن کیا، اس کا بڑا تفصیلی جواب، میں دوبارہ کہہ رہا ہوں سارے اپوزیشن کے ممبرز کو کہ جہاں پر آپ سوال کریں گے، ہم کوشش کریں گے کہ اسے ہم استعمال کریں سسٹم کی بہتری کے لئے، یہاں پہ نلوٹھا صاحب نے جو شہید ہوئے ہیں ہیلتھ کیئر ورکرز کے پیکج کی بات کی، Already میں نے کہا تھا اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے جو (Reps (Representatives ہیں یہاں پہ، ان کو میں کہتا ہوں کہ Next week اس پہ ایک میٹنگ بلائیں Because یہ بری بات ہو گی، یہ چیزیں Linger on نہیں کرنی چاہئیں، وہ پیکجز جو ہیں وہ دینے چاہئیں اور جہاں پہ MTI کی کارکردگی کی بات ہے ایبٹ آباد کی، جیسے

آپ نے کہا وہاں پہ ابھی ایک دو ہفتے پہلے میں گیا تھا، ہر ہاسپٹل میں Improvement کی گنجائش ہے، جیسے آپ نے کہا Improvement آئی ہے اور اختیار دے کے فیصلہ سازی Express ہو سکتی ہے۔ اب جو ایشوز سٹاف کے یا اس سے Related ہوتے ہیں، وہ ہم نے Turn by turn solve کرنے ہیں اور ایبٹ آباد ہمارے لئے ایک Priority ہے کیونکہ صرف ہزارہ ڈویژن نہیں، جو ایوب ٹیچنگ ہاسپٹل ہے خاص طور پہ لیکن گلگت بلتستان سے بھی وہاں پہ Patient load آتا ہے، تو ان شاء اللہ یہ سال ہے، ہم سارے MTI پہ ڈسکس کریں گے، وہاں پہ آپ کے بورڈ کے چیئرمین کے ساتھ میں In touch ہوں، انہیں یہ بھی کہا ہے کہ یہ ایک Two way relationship ہو گی، آپ یہ بتائیں کہ آپ کو جو ایکسٹرا فنڈنگ چاہیئے اور یہ ہر MTI کو یہ آفر ہے تو وہ ہم دیں گے، آپ کو یہ بتانا ہو گا کہ آپ اپنی پرفارمنس مزید کیسے بہتر کریں گے، ٹرانسپیرنسی مزید کیسے لائیں گے؟ یہ ایک Two way relationship جو ہے وہ ہو گی اور جو Patients کا جو یہ Unfortunate واقعہ ہوا تھا اس کے لئے آپ نے بھی اپنا رول ادا کیا ہے اور اس کے لئے ایک فائل بھی Move ہوئی ہے، اس کو گورنمنٹ Compensation بھی ان شاء اللہ دے گی اور اس کے ساتھ ہم یہ بھی ضرور کوشش کر رہے ہیں اور کریں گے کہ ان کو بہترین علاج بھی ملے۔ میں ریکویسٹ یہ کروں گا کہ چونکہ ایسے ایشوز ہوتے ہیں، ڈاکٹرز پہ FIR اس لئے نہیں بنتی کیونکہ Obliviously ایک چانس ہے اور کافی Deep chance ہے کہ دوائی کی کوالٹی میں کوئی ایشو ہو اور انوسٹی گیشن کو ختم ہونے دیں، اس کا ریزلٹ آنے دیں، اس میں صرف ہاسپٹل کے لوگ نہیں ہیں، Again آپ نے اپنی انٹرسٹ لی ہے، اگر Negligence آئے گی وہ جہاں پہ بھی آئے گی اس کے مطابق ضرور Stern action لیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، ٹھیک ہے نلوٹھا صاحب، جی نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> سر، جو ایوب میڈیکل کمپلیکس کے بورڈ کے چیئرمین ہیں، ان کا تعلق لاہور سے ہے، وہ ٹیلی فون پر ایبٹ آباد کے ہسپتال کو چلا رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نلوٹھا صاحب، He is one of the best persons in Pakistan، میں آپ کو بتاؤں، شوکت خانم انہوں نے بنایا تھا جو کہ ایک ماڈل ہاسپٹل ہے، میں نے آپ کو کہا، فرق ہماری لوکل ایڈمنسٹریشن کے اندر ہے ہاسپیٹل کے اندر، تو ان شاء اللہ وہ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کے ہم اس کو ٹھیک کریں گے، آپ کو بھی بٹھائیں گے، وہ بندہ جو ہے نا وہ ایسے کم لوگ ہوتے ہیں۔ جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، کورٹ نے انہیں نااہل قرار دیا ہے اور وہ بورڈ کے ممبر دوبارہ بن گئے ہیں، میں تو صرف نشاندہی کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ منسٹر صاحب سے بات کریں۔

سردار اورنگزیب: آگے آپ کی ذمہ داری ہے، آپ کس طریقے سے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو چلائیں گے؟

جناب سپیکر: آپ کے پاس کوئی Suggestions ہیں نا تو بعد میں آپ منسٹر صاحب کو دے دیں، کوئی تجاوز ہیں اچھی، آپ دے ان کو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر، آپ کو اس کے بارے میں اس دن بریفنگ بھی دی گئی ہے، یہاں پہ میں تو آپ سے گلہ کرتا ہوں کہ یہ بینائی جن لوگوں کی گئی ہے، لائق محمد خان صاحب اور میں نے یہ پوائنٹ Raise کیا تھا ہاؤس میں تو جب آپ نے میٹنگ بلائی ہے، تو ہم دونوں کو آپ نے نہیں بلایا، بہر حال مجھے اعتراض نہیں ہے، میری یہ خواہش ہے کہ ہمارا ایوب میڈیکل کمپلیکس جو پورے ہزارے کا ایک واحد ہسپتال ہے وہ بہتر ہو جائے۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ بہتر ہو گا۔

سرار اورنگزیب: آپ کی توجہ میں صرف اس لئے کہ مجھ سے لوگ زیادہ آپ کے اوپر اعتماد ہسپتال کے حوالے سے کرتے ہیں، ماشاء اللہ آپ ادھر ایم پی اے بھی ہیں۔ سپیکر صاحب، جو سعودی فلیٹس وہاں پر سعودی مدد سے بنے ہیں، ابھی تک وہ ادھر خالی پڑے ہوئے ہیں، منسٹر صاحب تھوڑی توجہ وہاں پر دے دیں، اگر وہ فلیٹس لگ جاتے تو میرا خیال ہے کروڑوں نہیں تو لاکھوں روپے آپ کو آمدن اس کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں اس کا بھی جواب آپ کو دے دیتا ہوں کہ وہ کمپلیٹ نہیں ہیں، ان میں بجلی، گیس، پانی یہ نہیں ہے اور جو پیچھے ہم نے میٹنگ کی تھی، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ موجود تھا، سیکرٹری ہیلتھ نے ان کو پیسے دینے کا وعدہ کیا ہے تاکہ وہ کمپلیٹ ہو جائیں۔ اس کے ساتھ ڈینٹل کالج کا ایشو ہے وہ بھی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پیسے دے رہا ہے تاکہ وہ کمپلیٹ ہو جائے اور ان شاء اللہ کمپلیٹ ہو جائیں گے۔ تھینک یو۔ جناب سردار حسین بابک صاحب، 7438، 7438، سردار حسین بابک صاحب۔

* 7438 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بونیر میں گزشتہ دنوں ایکس آرمی مین کی بھرتی عمل میں لائی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کل کتنے لوگ بھرتی کئے گئے ہیں اور کل کتنے لوگوں نے درخواستیں جمع کروائی تھیں، ان میں ضلع بونیر کے لئے کتنے لوگ تھے اور باہر کے کتنے، نیز بونیر کے کل کتنے لوگ بھرتی ہوئے اور باہر اضلاع کے کل کتنے لوگ بھرتی ہوئے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔ (خالصتاً کنٹریکٹ کی بنیاد پر برائے پرائیویٹ فرمز معاوضے کے طور پر)۔

(ب) کل 15 لوگ بھرتی کئے گئے۔ کل امیدواروں کی تعداد 43 تھی۔ 15 امیدواروں کا تعلق ضلع بونیر سے جبکہ 28 امیدواروں کا تعلق دوسرے اضلاع سے تھا۔ کل 15 امیدواروں میں سے 11 امیدواران ضلع بونیر کے بھرتی کئے گئے جبکہ 04 امیدوار دیگر اضلاع کے بھرتی کئے گئے ہیں۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں نے اپنے سوال میں پوچھا ہے کہ ضلع بونیر میں گزشتہ دنوں ایکس آرمی مین کی بھرتی عمل میں لائی گئی ہے؟ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ ہاں، خالصتاً کنٹریکٹ کی بنیاد پر۔ پھر میں نے تعداد پوچھی ہے، انہوں نے جواب دیا ہے جناب سپیکر، امیدواروں کا میں نے پوچھا تھا، انہوں نے بھی جواب دیا ہے۔ جناب سپیکر، چونکہ کوسچن پر ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی لیکن پولیس ڈیپارٹمنٹ میں جب ہم کانسٹیبل بھرتی کرتے ہیں، Suppose بونیر ضلع میں، تو ڈومیسائل کانسٹیبل کا بونیر کا ہونا چاہیئے، ایک، سیکنڈ یہ کہ ہم یہ دیکھ رہے ہیں پچھلے کئی سالوں سے، جب سے پی ٹی آئی کی حکومت آئی ہے، پولیس ڈیپارٹمنٹ میں، ایف سی میں، فرنٹیئر کور میں، ایلیٹ فورس میں دھڑا دھڑ آرمی کے جو ریٹائرڈ لوگ ہیں ان کو کھپایا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر، یہ تو بڑا واضح ہے، پولیس ہے ہمارے ملک میں، رینجرز ہے، آرمی ہے، فرنٹیئر کور ہے، فرنٹیئر کانسٹیبلری ہے، یہ تو ہمیں ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ ابھی آئندہ چار پانچ سالوں میں پولیس ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ بھی آرمی بن جائے گا جناب سپیکر، اب یہ تو حق تلفی ہے، یعنی ایبٹ آباد میں اگر پولیس کانسٹیبل نے بھرتی ہونا ہے تو ادھر آ کر آرمی کے ایکس ریٹائرڈ لوگ بھرتی ہوں گے، چوکیدار اگر بھرتی کرنا ہے تو آرمی کا ریٹائرڈ بندہ ادھر جائے گا، سی پیک اتھارٹی کا اگر کوئی چیئرمین بننا ہے تو آرمی کا کوئی ریٹائرڈ افسر ادھر چلا جائے گا، اسی طرح تمام اداروں میں جناب سپیکر، یہ ملک تو سب کا ہے، تو جناب سپیکر، وضاحت ہونی چاہیئے، میرا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ پندرہ لوگ بھرتی ہوئے لیکن یہ تو لگ ایسا رہا ہے کہ اسمبلی میں بھی کوٹا آ جائے گا کہ ریٹائرڈ آرمی مین کا پانچ پرسنٹ کوٹہ ہونا

چاہیئے توکہ پانچ لوگ یہاں پر بھی بیٹھیں جناب سپیکر، اب یہ کونسا طریقہ ہے؟ یہ تو کوئی طریقہ ہی نہیں ہے، جناب منسٹر صاحب مجھے جواب دیں پھر اس کے بعد میں بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

سلطان محمد خان (وزیر قانون): یہ بابک صاحب نے خود پہلے کہہ دیا کہ کوئسچن کے اوپر ڈیبیٹ نہیں کر سکتے ہیں اور پھر پوری ایک Theoretical debate انہوں نے شروع کر دی ہے، تو میری ان سے ریکویسٹ یہی ہے کہ کوئسچنز کے اوپر سپلیمنٹری ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں کوئی اتنا خاص کوئی ہوتا نہیں ہے۔ یہ سر، کوئسچن جس طرح وہ تیمور خان نے پہلے بات کی کہ ہم مائنڈ تو Read نہیں کر سکتے ہیں، ہم کوئسچن ہی Read کر سکتے ہیں، تو یہ انہوں نے جو پوچھا ہے، یہاں پر تو انہوں نے کہا ہے کہ ایکس آرمی مین کو بھرتی کیا ہے؟ ہم نے کہا کہ ہاں بھرتی کیا گیا ہے۔ پھر انہوں نے پوچھا ہے کہ یہ کتنے لوگ تھے اور بونیر سے کتنے ہوئے اور باہر سے کتنے ہوئے؟ ہم نے وہ بھی بتا دیا کہ پندرہ بھرتی ہوئے، 43 جو ہیں وہ Candidates تھے، ان میں سے گیارہ جو ہیں وہ بونیر سے ہوئے ہیں اور چار لوگ باقی اضلاع سے ہوئے ہیں، جواب تو کمپلیٹ ہو گیا ہے۔ اب سر، ادھر میں ضرور آپ کے توسط سے، چونکہ میرے خیال میں تھوڑی سی Misunderstanding ہے اور وہ یہ ہے کہ پولیس ایکٹ کے نیچے اور پولیس رولز کے نیچے، اگر وہ آپ پڑھ لیں تو اس میں، میں نے ابھی بھی Refresh کیا ہے اپنی Memory کو، جواب دینے سے پہلے، تو اس میں ایسے حالات کے لئے کہ کچھ وقت کے لئے اگر کوئی زیادہ پولیس فورس چاہیئے ہوتی ہے کسی ضلع کے اندر، کوئی مخصوص حالات ہوتے ہیں، کوئی مخصوص کام ہوتا ہے تو اس کے لئے کنٹریکٹ کی بنیاد پر، یہ کوئی ریگولرائزڈ بھرتی نہیں ہے جو وہ کہہ رہے ہیں، یہ نہیں ہے کہ کوٹہ کسی کو دے دیا ہے کہ آپ کا کوٹہ ہے یا فلاں کا کوٹہ ہے، کوٹہ وغیرہ کچھ بھی نہیں ہے، یہ بھرتی ہوتی ہے کنٹریکٹ کے اوپر، ایک خاص ٹائم کے لئے، ایک خاص مقصد کے لئے اور اس کا معاوضہ بھی جو ہے وہ بھی وہ ان لوگوں کے اوپر آتا ہے جن کے لئے یہ بھرتی ہوتے ہیں، تو یہ وہ والی بھرتی نہیں ہے جو آپ بات کر رہے ہیں، یہ پولیس رولز کے نیچے اور پولیس ایکٹ کے نیچے Covered ہے اور یہ کچھ عرصے کے لئے ہے، یہ کنٹریکٹ ہے اور چونکہ ایک Young نوجوان جو اپنا کیریئر شروع کرے گا وہ تو کبھی بھی اس طرح کے کنٹریکٹ پر نہیں آئے گا، وہ تو چاہے گا کہ اس کو ریگولرائزڈ بھرتی مل جائے پولیس کے اندر اور اس کو ٹریننگ ملے اور اس کے بعد اس کا کیریئر ہو پولیس کے اندر، تو یہ تھوڑی سی 'مس انڈر سٹینڈنگ' تھی میرے خیال میں، اس کو کلیئر ہونا

چاہیئے اور باقی جواب جو ہے سر، جواب کمپلیٹ آگیا ہے، اگر کوئی سپلیمنٹری ہے تو ہم حاضر ہیں، جواب دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، میرے خیال میں ہمیں Justification کے لئے بھی کوئی Logic ہونی چاہیئے، میں پوچھ سکتا ہوں کہ اگر بونیر میں 150 پولیس کانسٹیبل ریگولر بھرتی ہوتے ہیں تو اگر میں یہ ضمنی پوچھوں کہ یہ 15 کنٹریکٹ کی ضرورت کیوں آئی؟ پولیس کانسٹیبل کے لئے جناب سپیکر، پولیس کانسٹیبل کے لئے اسی ضلع کا ڈومیسائل ہونا ضروری ہے، اب یہ کس کا حکم ہے؟ رولز میں تو نہیں ہے کہ باقی اضلاع سے بھی آپ بلاؤ، ایلیٹ فورس میں آپ ڈی ایس پیز ریٹائرڈ لوگوں کو بھرتی کرو، ایلیٹ فورس میں آپ ایس پیز کو بھرتی کرو، یہ ہمارے پولیس نوجوان کیا کریں گے؟ یہ ہماری پولیس کے، یہ ہمارے صوبے کے نوجوان کیا کریں گے جناب سپیکر؟ جناب سپیکر، حکومت کو اس چیز کو اسی نظر سے دیکھنا چاہیئے کہ کل بھی یہی بحث ہو رہی تھی جناب سپیکر، ایف ڈبلیو او پہ کہ اگر روزانہ اس چیز پر ڈیبیٹ ہو کہ دوائیوں کی دکان میں بھی یہی بحث ہو گی، ہسپتالوں میں بھی یہی بات ہو گی، یعنی آپ کون کونسی چیز، ٹول پلازہ پر بھی یہی ڈسکشن ہو گی جناب سپیکر، جناب سپیکر، یہ ملک سب کا ہے، لہذا حکومت، یہ غیر قانونی کام ہے، یہ تو غیر قانونی کام ہے، اب یہ مجھے اندازہ نہیں ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اگر پوسٹیں سینکشن نہیں کی ہیں تو ان کو تنخواہیں کہاں سے مل رہی ہیں؟ اب ظاہر ہے جناب سپیکر، By force ادھر سے تنخواہیں دے دی جا رہی ہیں اور By force ادھر بھرتی جاری ہے جناب سپیکر، لہذا میں ڈیبیٹ کرنا نہیں چاہ رہا لیکن عوامی نیشنل پارٹی تمام اداروں میں ریٹائرڈ آرمی کے لوگوں کی بھرتی کے خلاف ہم احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں، مہذب طریقے سے، مہذب طریقے سے۔

(اس مرحلہ پر عوامی نیشنل پارٹی کے اراکین اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

Mr. Speaker: Questions` hour is over.

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave Applications: جناب فیصل امین خان گنڈاپور صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب محمد اقبال وزیر صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب کامران بنگش صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب وزیر زادہ صاحب، ایم پی اے تین دن کے لئے، 15 سے 17؛ جناب ضیاء اللہ بنگش

صاحب، مشیر آج کے لئے؛ جناب محمد اعظم خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب جمشید خان مہمند صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب شاہ فیصل خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب روی کمار صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ مفتی عبدالغفار صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب عاطف خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ سردار محمد یوسف صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب عزیزاللہ خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ مولانا ہدایت الرحمان صاحب، ایم پی اے پانچ دن کے لئے، 14 سے 18 ستمبر۔

Is this the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. Ji, Bitani Sahib.

جناب محمود احمد خان: تھینک یو جناب سپیکر، یہ ہاؤس کو In order کریں سر، دو منٹ۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، اکبر ایوب صاحب، اکبر ایوب صاحب، آپ اور ہشام صاحب، اے این پی والے دوست، تھوڑا آپ ساتھ شوکت، چلے جائیں، شوکت صاحب، دو تین بندے آپ چلے جائیں، شوکت یوسفزئی صاحب، ہشام صاحب اور اکبر ایوب صاحب۔ جی بیٹنی صاحب۔ House in order, please.

جناب محمود احمد خان: ایک منٹ سر، ایک مٹ، وہ کہتے ہیں کہ ایک منٹ صبر کر لیں تاکہ وہ سارا مسئلہ حل ہو۔

جناب سپیکر: Bill لے آئیں جی، لے آئیں تاکہ کچھ کام کر لیں۔

مسودہ قانون بابت کوویڈ 19 (ذخیرہ اندوزی کی روک تھام) مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8. Minister for Food, to please move that the Covid-19. Prevention of Hoarding Bill, 2020, may be taken into consideration at once.

Haji Qalandar Khan Lodhi (Minister for Food): Mr. Speaker, I would like to move that the Covid-19 (Prevention of Hoarding) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Covid-19 (Prevention of Hoarding) Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. House in order please, Clauses 1 to 17 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 17 of the Bill, therefore, the question before the Houses is that Clauses 1 to 17 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 17 stand part of the Bill. Schedule stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت کوویڈ19 (ذخیرہ اندوزی کی روک تھام) مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: “Passage Stage”: Minister for Food, to please move that the Covid-19 (Prevention of Hoarding) Bill, 2020 may be passed.

Haji Qalandar Khan Lodhi (Minister for Food): Mr. Speaker, I would like to move that the Covid-19 (Prevention of Hoarding) Bill, 2020 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Covid-19 (Prevention of Hoarding) Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The bill is passed.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Ms. Asia Saleh Khattak, MPA, to please move her privilege motion No. 92, in the House.

محترمہ آسیہ صالح خٹک: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، ہم عوامی نمائندے ہیں اور ہر ضلع میں ہماری پہچان ممبر صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا سے کی جاتی ہے۔ گزشتہ رات مورخہ 14 ستمبر 2020 کو میرے بھائی سرجن ڈاکٹر محمد عرفان خٹک بمعہ اہلخانہ میری سرکاری گاڑی نمبر A-1203 جس پر چیئرمین ڈیڈک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب ذرا یہ پریویلج موشن سنیں۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: ڈیڈک کا پلیٹ لگا ہوا تھا، پولیس نے ہمارے آبائی قبرستان کرک میں ناکہ بندی پر روک کر تفتیش شروع کی۔ میرے بھائی نے اپنا تعارف کروایا جبکہ موقع پر موجود میرے سیکورٹی گارڈ

نے ڈیوٹی پر معمور پولیس اہلکاروں سے بھی تعارف کروایا لیکن SHOاور اس کے دوسرے پولیس اہلکاروں نے میرے بھائی پر کلاشنکوف تان کر تلاشی لی۔ جناب سپیکر، میں نے داد رسی کے لئے DPO کرک کو بار بار فون کیا جبکہ وہ نہ تو میرا ٹیلی فون اٹھا رہے تھے، پھر میں نے SMS کیا جس کا جواب ابھی تک مجھے موصول نہیں ہوا۔ DSP/ DPO کو فون پر میں نے واقعہ بتایا تو SHO نے مجھے فون کیا، ہم نے جب بات کی، میں نے جب ان سے کچھ کہا اور انہوں نے کہا کہ میں نے جو کیا وہ اچھا کیا، اگر پوچھنا ہے تو پوچھ لیں۔ جناب سپیکر، پولیس کے اس طرح کے رویہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا متعلقہ SHO کو فوری طور پر معطل کر کے انکوائری مقرر کی جائے اور DPO اور SHO کے خلاف میرے استحقاق کو کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے، تھینک یو۔

جناب سپیکر! یہ تو میرا گھر صرف چند فرلانگ کے فاصلے پر تھا، میری گاڑی ہے، میری فیملی ہے اور ایک معزز ایوان کی میں ایک ممبر ہوں اور میری گاڑی پر پولیس والے اس طریقے سے پولیس گردی کرتے ہوئے اور میرے نہتے بھائی پر، میری گاڑی میں کوئی اسلحہ نہیں، Even کہ ہمارے پاس کوئی اسلحہ نہیں اور تعارف کرانے کے باوجود بھی میرے بھائی پر کلاشنکوف تاننے اور اس کے ساتھ میری بیمار امی بیٹھی ہوئی تھیں، جو دل کی Already مریض ہیں، ان کے سامنے ان پر تانا ہے تو اس طریقے سے اگر یہ رویہ ہم ممبروں کے ساتھ کیا جا رہا ہے، وہ بھی ان اداروں کی طرف سے جو ہماری حفاظت پر امن قائم کرنے کے لئے معمور کئے گئے ہیں، اگر وہی اس طریقے سے پولیس گردی یا اس طریقے سے غیر قانونی کام کریں گے تو جناب سپیکر، ہم کس کے پاس جائیں، اپنا مداوا لے کر اپنی حفاظت کے لئے جائیں؟ کوئی ایسا ادارہ پھر ہمیں بتایا جائے جو ہماری حفاظت کر سکے اور ہماری جولاء اینڈ آرڈر سیچویشن کو قائم رکھ سکے۔ جناب سپیکر، یہ پہلی بار نہیں ہے، DPO صاحب کے خلاف میں ایک مہینہ پہلے بھی جو ہے استحقاق جمع کرا رہی تھی کیونکہ میرے کزن کے گھر میں ڈکیتی کے دوران تین لاشیں پڑی ہوئی تھیں، DPO کو میں نے کال کی کہ آپ لوگ کوئی ایکشن لیں، کہتے ہیں بی بی آپ اپنا کام کریں ہم اپنا کام کریں گے۔ میں نے کہا، دیکھیں آپ مجھ سے کس طریقے سے بات کر رہے ہیں، میرے گھر میں میرے خاندان میں لاشیں پڑی ہوئی ہیں جو کہ ایک ڈکیتی کے واقعے میں گھر کے اندر گھس کے کی گئی ہیں، آپ ان کی رپورٹ یا جو میری کمپلینٹ ہے اس کا مداوا کرنے کی بجائے آپ مجھے ہی الٹا سنا رہے ہیں؟ تو کہتے ہے بی بی آپ اپنے کام سے کام رکھیں۔ اگر DPO ہمارے ساتھ اس طریقے سے رویہ کرتے ہیں تو ہم کدھر جائیں، کس کے پاس جائیں، کیا ہر چیز

کو چھوٹی چھوٹی سی بات لے کر ہم آئی جی کے پاس جائینگے یا ہر چیز ہم سی ایم کے پاس لے جائینگے یا ہم سپیکر صاحب کے پاس آئینگے ؟ یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی، اگر یہ ہمارے ساتھ، یہ صرف میرے ساتھ نہیں بلکہ یہ ایوان کے ہر اس ممبر کے ساتھ یہ بات ہوئی ہے جو اس ایوان سے تعلق رکھتے ہیں، لہذا اس پہ سخت سے سخت نوٹس لیا جائے اور اس DPO کو اور جو SHO ہے، ان کو معطل کریں اور اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر فار لاء۔

وزیر قانون: سر، میرا تو، اگر آپ مجھ سے پوچھیں تو اگر میری مرضی سے یہ ہوتا تو میں تو ان کو ضرور، ان پولیس آفیسرز کو میں بلا کے اپنے دفتر میں اور ان کو بھی میں ریکویسٹ کرتا لیکن چونکہ وہ اتنا اس چیز کے اوپر، آنریبل ممبر ہیں ہماری، اس ہاؤس کی، تو ان کا یہ حق کم از کم بنتا ہے کہ اگر وہ اس کے اوپر سمجھتی ہیں کہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور Privilege breach ہوا ہے تو سر، بالکل میں گورنمنٹ کی طرف سے کہ آپ اس کو بھیج دیں کمیٹی میں اور ادھر ان آفیسرز کو کمیٹی میں ہم بلا کے پھر ان سے ہم پوچھ گچھ بھی کریں گے اور اگر غلط کام انہوں نے کوئی کیا ہے، ممبر کا پریولیج Breach ہوا ہے تو جو بھی آگے کارروائی ہو وہ کریں گے۔

جناب سپیکر: میری تجویز ہے کہ اگر لاء منسٹر صاحب اس کو پینڈنگ رکھ لیں Friday تک اور یہ اس ایشو کو Resolve کریں، آپ کے ساتھ بیٹھ کہ وہاں فون کریں DPO کو، اگر آپ چاہتی ہیں، نہیں تو آپ Friday کو، پھر ہم اس کو پاس کر لیں گے، As you like جی آسیہ خٹک صاحبہ۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: سپیکر صاحب، یہ جب پچھلی بار میں نے جب آپ کو واقعہ Quote کیا تو سی ایم صاحب نے خود ہی کہا تھا کہ ہم اس کو Tackle کرتے ہیں، تو سی ایم سیکرٹریٹ سے DPO کو کالیں ہوئیں، DPO کو کہا، پوچھا گیا لیکن DPO نے پلٹ کر مجھے نہیں پوچھا کہ میں نے آپ کے ساتھ کوئی بدتمیزی کی ہے یا کوئی اسی چیز پہ مداوا نہیں کیا انہوں نے میرا، اور سیکنڈ چیز یہ ہے کہ ابھی دوبارہ اگر میں ان کو صرف فون کرتی، میں نے SMS کیا، اگر بعد میں مجھے وہ Return ہو کر فون کرتے، اس کا مطلب ہے کہ ان کا رویہ ہی یہی ہے اور انہوں نے ٹھان کے رکھی ہوئی ہے کہ جس طریقے سے، پھر تو میں یہ ڈائریکٹ کہوں گی کہ DPO مجھے ہی ٹارگٹ کیے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): جناب سپیکر، میں یہ ریکویسٹ کروں گا اپنی چھوٹی بہن سے کہ جیسا کہ پروپوزل ہے وہ بہتر ہے، لاء منسٹر صاحب بیٹھتے ہیں اور یہ آپس میں بیٹھ کر بات ہو جائے تو میرے خیال میں وہ بہتر ہو جائے گا، پریویلج سے زیادہ۔

جناب سپیکر: کیوں جی، لودھی صاحب بھی کہتے ہیں کہ بیٹھ کر معاملہ حل کر لیتے ہیں۔

جناب ارشد ایوب خان: سر، کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: سپیکر صاحب، یہ میرا ہی اکیلے کا استحقاق نہیں ہے بلکہ میرے خیال میں ہر ممبر کی بات ہے اور یہ پولیس گردی ہے، Simple چیز یہ ہے۔

جناب سپیکر: ارشد ایوب صاحب، آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے، ارشد ایوب صاحب کا مائیک۔

جناب ارشد ایوب خان: جی سپیکر صاحب، یہ ہماری آنریبل ممبر ہیں، ان کی بڑی سیریس یہ شکایت ہے، Grievance ہے، میں سمجھتا ہوں ہم سب کو ان کا ساتھ دینا چاہئیے اور Kindly اگر آپ میرے خیال سے کمیٹی کی طرف بھجوائیں تو بہتر ہو گا۔

Mr. Speaker: Okay. Is it the desire of the House that the privilege motion No. 92 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. The privilege motion No. 92 is referred to the concerned Committee.

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: ویلکم جی۔ جی بیٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور سلطان صاحب، ہشام خان ذرا نوٹ کر لیں۔ جناب سپیکر، آٹھ دن پہلے Shahid s/o Akhtar جس کی عمر پانچ سال تھی جناب سپیکر، ویلج عمر خان سے لاپتہ ہو گئے تھے۔

جناب سپیکر: House in order, please خیر ہے لوگ آنے دو۔ جی۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر، Shahid s/o Akhtar عمر اس کی پانچ سال تھی، آٹھ دن پہلے ویلج عمر خان سے جی لاپتہ ہو گئے تھے جناب سپیکر، کل اس کی لاش ملی ہے، پانچ سال کا معصوم سا بچہ تھا اور جس

حالت میں اس کی لاش ملی ہے اور جس حالت میں، جس طریقے سے اس کو قتل کیا گیا تھا شہید کیا گیا جناب سپیکر، بہت ہی افسوس کی بات ہے۔ میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ سلطان صاحب بھی بیٹھے ہیں، حکومت والے بھی بیٹھے ہیں کہ اس طرح واقعات جناب سپیکر، دن بہ دن بڑھتے جا رہے ہیں، میری یہ ریکویسٹ ہے جناب سپیکر، کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے، ایک پانچ سال کے معصوم کے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہے، خدا نہ کرے جناب سپیکر، خدا نہ کرے، اس ہاؤس میں ہم سب بھائی بیٹھتے ہیں، اگر کسی کے ساتھ کسی فیملی کے ساتھ اس طرح واقعہ ہو جائے، اس پہ کیا گزرے گی؟ جناب سپیکر، آٹھ دن کے بعد جب لاش ملی جناب سپیکر، وہ درد میں بیان نہیں کر سکتا، یہ انسان نہیں درندے یہ کام کرتے ہیں جناب سپیکر، درندے یہ کام کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، میں آپ کو یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ کم از کم جو آپ نے کمیٹیاں پہلے بھی بنائی تھیں ہاؤس میں اور آپ نے میٹنگ بھی کی تھی کہ کم از کم اس پہ کوئی ایکشن ہونا چاہئیے کیونکہ جناب سپیکر، ہم لوگوں کو جواب نہیں دے سکتے۔ آخر یہ واقعات اس طرح دن بہ دن بڑھتے جا رہے ہیں، کم از کم اس پہ جناب سپیکر، آپ کوئی اس طرح ایکشن لیں، جو کمیٹی آپ نے بنائی تھی، جو بات کی تھی، اب ان کے گھر والوں پہ کیا گزر رہی ہے جناب سپیکر، وہ لوگ کیا سوچیں گے کہ میرے ساتھ یہ واقعہ کیوں ہوا ہے؟ کسی کے پاس بھی جواب نہیں ہے، نہ جناب سپیکر پولیس کے ساتھ جواب ہے، نہ حکومت کے ساتھ جواب ہے، نہ اپوزیشن کے ساتھ جواب ہے، میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ اس کا کوئی ایسا لائحہ عمل طے کریں کہ یہ جو مسئلے مسائل ہیں، اس طرح واقعات آتے ہیں، یہ انسان نہیں درندے ہیں جناب سپیکر، میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ کم از کم اس طرح واقعات کے لئے آپ ٹھوس اقدامات اٹھائیں تاکہ آئندہ کے لئے کوئی بھی اس طرح کام کرے جناب سپیکر، وہ ایک مثال ہو مثال، پورے صوبے میں پورے پاکستان میں اس کی مثال ہو کہ اس طرح معصوم بچوں کو پانچ سال، چھ سال، سات سال کے لوگوں کو اس طرح بے دردی سے قتل کرنا اور اس طرح درندوں کی طرح اس کے ساتھ رویہ کرنا جناب سپیکر، یہ بالکل برداشت کی بات نہیں ہے۔ میں یہ ریکویسٹ آپ کو کرتا ہوں جناب سپیکر، یہ پورے ہاؤس کو میں کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی ایک مثال بنی چاہئیے اور آپ کی رولنگ چاہئیے جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر صاحب، یہ Child abuse کے اوپر جو ہم نے یہاں پہ کام کیا تھا اس کے بارے میں ہمیں بتائیں کہ کہاں تک کام پہنچا اس کے اوپر؟ لاء منسٹر صاحب، وہ بل آپ کے ڈیپارٹمنٹ میں کیا ہوا ہے اس کو بیٹھ کر آپ پھر جلدی بھیجیں، بلکہ آج بھی اگر کوشش کریں، کچھ ہو سکتا ہے Because کل

کیبنٹ میٹنگ ہے آپ کی، اس پہ ہو کے آ جائے ہاؤس میں تو اس کو ہم پاس کر لیں، چونکہ وہی ایک قانون جو ہم نے بنایا ہے اور وہ بڑا سخت قانون ہے اور اس پہ باقی بھی جو چیزیں ہیں، وہ اب سوشل ویلفئر منسٹر اگر یہاں ہیں تو وہ ہمیں ذرا بتا دیں کہ جو باقی اس کی چیزیں تھیں کہ Awareness campaign اور دوسری چیزیں، ان کا کیا ہوا؟ کیونکہ اس کو ہم فی الفور چاہتے ہیں کہ یہ واقعات روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں اور یہ واقعی ناقابل برداشت ہیں اور بیٹنی صاحب جو کہہ رہے ہیں، یہ بالکل ٹھیک بات ہے، ان کی اس پہ ہمیں اس ایوان کو متفقہ طور پہ آگے بڑھنا ہے کہ اس چیز سے ہم نے اپنے بچوں کو اپنے معاشرے کو پاک کرنا ہے۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر، ڈی آئی جی کو بلائیں اور ان کو کہیں کہ مجرموں کو جلد از جلد پکڑیں، جناب سپیکر، کم از کم جس نے یہ کیا ہے، کہیں بھی نہیں جا سکتا، چھوٹا سا گاؤں ہے جناب سپیکر، سو دو سو گھر بھی نہیں ہیں، یہ کہیں بھی نہیں چھپ سکتے، کہیں بھی نہیں جا سکتے، اتنا بڑا نہیں ہے، پتہ چلتا ہے لیکن کم از کم اس پہ کوئی Quick action ہونا چاہیئے۔ اس پہ سلطان صاحب ہمیں بتائیں۔

جناب سپیکر: پولیس Friday کو ہمارا دوبارہ سیشن ہو گا، پولیس Friday تک ہمیں اس واقعے کی رپورٹ پیش کرے۔ مجھے امید ہے کہ وہ کوشش کریں گے کہ تب تک ملزمان گرفتار ہو جائیں یا جس حد تک اس میں کارروائی ہوتی ہے، اس سے ہمیں باخبر رکھیں اور ہمیں Friday سے پہلے یہ Thursday کو ہمیں رپورٹ پیش کر دیں تاکہ Friday کے اجلاس میں ہم اپنے ممبرز کو بتا سکیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، ایک بہت ہی صوبے کے لئے اہم ایشو پر بات کروں گا۔

جناب سپیکر: جی آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

جناب عنایت اللہ: سر، ایک بہت ہی اہم ایشو ہے، اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں ایک ایسا نکتہ اٹھا رہا ہوں جو اس صوبے کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں نے سلطان صاحب کے ساتھ ڈسکس بھی کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ پارلیمنٹری لیڈرز بھی اس کو سنیں اور میں اگر آپ سب پھر ایگری کرتے ہیں تو ہم اس پہ ایک جوائنٹ ریزولیوشن بھی Move کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، گلگت یہ جو شندور ہے، یہ سترہ کلومیٹر لمبائی اور دس کلومیٹر چوڑائی پر مشتمل ہے اور یہ جنگلی حیات کا ایک چراگاہ بھی ہے اور Tourists

attraction مرکز بھی ہے، اس کو گلگت بلتستان میں جولائی 2020 میں اندراک کا حصہ بنا کر نیشنل پارک ڈیکلیئر کیا ہے اور اس کا اعلان کیا ہے باقاعدہ کہ اس کو ہم نیشنل پارک بناتے ہیں، یہ ہے خیبر پختونخوا کا حصہ، یہ برطانوی ریکارڈ کے مطابق 1914 سے خیبر پختونخواہ کا حصہ ہے، 1949 اور 1948 کے دوران بھی یہ چترال کا حصہ تھا، 1975 میں لینڈ کمیشن نے گزٹ نوٹی فیکیشن کے ذریعے شندور کو خیبر پختونخوا کی ملکیت قرار دیا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی Important مسئلہ ہے اس صوبے کے لئے، شندور Strategically انتہائی Important ہے، یہ جو CPEC Alternate route کی بات ہو رہی ہے اس حوالے سے بھی Important ہے، گلگت بلتستان تو ظاہر ہے وہ تو کشمیر کے قضیے کا اور Dispute کا حصہ ہے، تو یہ پورا حصہ بھی پھر Disputed ہو جائے گا، یعنی یہ جو قضیہ ہے اس حوالے سے یہ بھی ادھر چلا جائے گا۔ تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ایک قرارداد ہم اس اسمبلی سے پاس کرائیں، وفاقی حکومت کو یہ سفارش کریں کہ ان کو اس سے رکوائیں کیونکہ یہ بہت بڑا ایشو Create ہو گا خیبر پختونخوا کے اندر، چترال کے لوگ بھی یہ بات نہیں چاہتے ہیں اور چترال کے اندر بھی یہ Understanding موجود ہے کہ شندور کسی صورت بھی گلگت بلتستان کو نہیں دیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

جناب عنایت اللہ: میں نے اس حوالے سے قرارداد بھی ڈرافٹ کی ہے، اگر حکومت ایگری کرتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ لاء منسٹر کے ساتھ بیٹھ جائیں، دیکھ لیں اگر لاتے ہیں تو پھر لے آئیں، اس میں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سر، میں نے بھی ایک ایشو پر بات کرنی ہے۔

سردار اورنگزیب: سر، میری بھی پریویلج موشن ہے سر۔

جناب سپیکر: میں دیتا ہوں آپ کو ٹائم، میں دیتا ہوں آپ کو ٹائم۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میں ابھی ادھر ہال میں لاء منسٹر صاحب کے ساتھ ڈسکس کر لوں گا اس کو۔

جناب سپیکر: کریں نا، آپ بات کر لیں، آپ اس پہ بیٹھ جائیں۔ Sahibzada Sanaullah Sahib, MPA, to please move his privilege motion No. 89, in the House پریویلج موشن ختم ہو جائے نلوٹھا صاحب، پھر میں ٹائم دیتا ہوں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میری ایک تحریک استحقاق ہے جو دو دفعہ ایجنڈے پر بھی آئی ہے لیکن وہ پارلیمانی کرائسز چل رہے تھے اسی وجہ سے تھوڑی سی لیٹ ہو گئی

ہے۔جناب سپیکر صاحب، میں پچھلے ایک مہینے سے DEO (Male) محمد طاہر کو بار بار ٹیلی فون پر رابطے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن وہ نہ تو ٹیلی فون اٹھاتے ہیں اور جب ٹیلی فون ملاتا ہوں تو موبائل مصروف کر دیتا ہے۔جناب سپیکر، ایسے افسران جو عوامی نمائندوں کی توہین کرتے ہیں، نہ عوامی مسائل کو سننا گوارا کرتے ہیں اور نہ عوامی نمائندوں کو سننا پسند کرتے ہیں، لہذا اس سے بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے جناب سپیکر، مہربانی کر کے اس کو استحقاق کمیٹی میں بھیجا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، ٹھیک ہے، بھیج دیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House is that the privilege motion No. 89 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The privilege motion No. 89 is referred to the concerned Committee. Mufti Ubaid-ur-Rehman, Sahib, to please move his privilege motion No. 91.

<u>مفتی عبیدالرحمان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔جناب سپیکر صاحب، مورخہ 08-09-2020 کو میں نے ایکسیئن سی اینڈ ڈبلیو کوہستان کو عوام کے روڈ کے مسئلے پر فون کیا، کافی دیر تک وہ فون نہیں اٹھا رہے تھے، اس کے بعد فون اٹھایا اور میں نے جب بات شروع کی کہ فلاں روڈ کا یہ مسئلہ ہے، عوام پریشان ہیں تو فوراً کہنے لگا کہ آپ ہمیشہ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں، یہ کام نہیں ہو گا، آپ جو کر سکتے ہیں وہ کر لیں۔جناب سپیکر صاحب، نہایت نامناسب رویہ اور بدتمیزی کا مظاہرہ کیا۔ایکسیئن مذکورہ نے پہلے بھی کئی بار بدتمیزی کی ہے، مذکورہ ایکسیئن اچھے شہرت کے حامل نہیں ہیں اور اپنی ڈیوٹی پر ضلع کوہستان آتا ہی نہیں جبکہ جناب سپیکر، انتہائی نالائق اور متکبر قسم کا انسان ہے، ایسے آفیسرز ہمارے تمام پبلک سرونٹس اور بیورو کریٹس کی بدنامی کا سبب بنتے ہیں، لہذا اس سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، اللہ تعالیٰ خیر کرے آج بہت زیادہ تحاریک استحقاق بہت زیادہ ہو گئی ہیں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک تو رہتی ہے ابھی۔

وزیر قانون: بہت پریشانی مجھے بھی ہو گئی کہ اتنی تحاریک استحقاق تو سات سال میں میں نے نہیں دیکھیں جو آج اس دن میں جتنی آئی ہیں، تو سر، سب کو ہم نے بھیج دیا تو اس کو بھی بھیج دیں سر۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House is that the privilege motion No. 91 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion No. 91 is referred to the concerned Committee. Janab Aurangzeb Nalotha Sahib, privilege motion.

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، کل مورخہ 13 ستمبر 2020 کو میرے حلقہ نیابت پی کے۔37 میں سابق مسترد شدہ ایم پی اے سردار محمد ادریس نے شیر آباد بڑاہو تڑ روڈ کا افتتاح کیا، محکمہ مواصلات و تعمیرات ایبٹ آباد کے ایکسیئن نے اپنے سٹاف کو بھی افتتاح میں بھیجا، چونکہ 25 جولائی 2018 کو حلقہ کے عوام نے مجھے اکثریت سے کامیاب کر کے افتتاحوں کا اختیار دیا تھا لیکن ایکسیئن مواصلات و تعمیرات نے اس ایم پی اے، سابق ایم پی اے سے افتتاح کروا کے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح کیا، لہذا اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، یہ وہ سابق ایم پی اے ہے جسے چیئرمین تحریک انصاف موجودہ وزیراعظم پاکستان نے تحریک انصاف سے سینیٹ کے ووٹ میں غداری کرنے پر پارٹی سے نکالا تھا اور اس کو ٹکٹ بھی نہیں دیا تھا اور میں حیران ہوں کہ ایکسیئن ایبٹ آباد نے کس طرح اپنے سٹاف کو وہاں اس کے افتتاح میں بھیجا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، یہ آخری ہے کہ نہیں اس کے بعد بھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: آخری ہے۔

وزیر قانون: تو سر، سب بھیج دیئے، ابھی نلوٹھا صاحب کا نہیں بھیجیں گے ادھر یہ کمیٹی میں تو پھر یہ ہمارے ساتھ جھگڑا کریں گے جی، پھر یہ بھی ایک استحقاق ان کا مجروح ہو جائے گا، تو سر اس کو بھی بھیج دیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House is that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: کال اٹینشنز، کال اٹینشنز: محمود خان، آپ کا تو ہو گا نا، کال اٹینشن؟ محمود خان۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا کال اٹینشن تو آ گیا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: کال اٹینشن کے بغیر ریزولیوشن کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں کرتا ہوں، دیتا ہوں ریزولیوشن بھی دیتا ہوں، یہ کال اٹینشن تو آپ کا ہو گیا نا، محمود خان، اور تو نہیں ہے۔

جناب محمود احمد خان: کال اٹینشن میرا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا ہے جی، 1319۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو جناب سپیکر! میں وزیر محکمہ بلدیات کی توجہ ایک مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ 20 مارچ 2018 کو لوکل گورنمنٹ اربن روڈ صابر آباد سے Traffic Point tank City ڈائریکٹیو کے تحت مورخہ 31 اگست 2018 کو منظور ہوا تھا اور اس کے ٹینڈرز بھی ہو چکے ہیں اور محکمہ C&W سے ورک آرڈر بھی ایشو ہو چکا ہے لیکن اس روڈ پر تاحال کام شروع نہیں ہوا جس کی وجہ سے وہاں کے عوام کو کافی مشکلات درپیش ہیں جناب سپیکر، یہ جناب پرویز خٹک صاحب کے ٹائم میں ڈائریکٹیو ایشو ہوا تھا جناب سپیکر، 20 مارچ 2018 کو یہ ایشو ہو گیا تھا، 31 اگست 2018 کو جناب سپیکر، 31 اگست 2019، 31 اگست 2020 دو سال ہو گئے جناب سپیکر، ٹینڈرز ہوئے ہیں محکمے کے ساتھ میں نے پانچ دس دفعہ میٹنگ کی ہے، ہمارے سابق ڈی سی صاحب بھی ادھر موجود ہیں، فہد وزیر صاحب نے بھی لیٹرز کئے ہیں جناب سپیکر، ایک ہی روڈ ہے ٹانک سٹی کا دو سالوں میں جناب سپیکر، ورک آرڈر ایشو ہوا ہے، مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ کام کیوں نہیں ہوتا؟ جب محکمے سے پوچھتا ہوں، کہتا ہے فنڈ نہیں ہے، جب ٹھیکیدار سے میں نے کہا، یا تو پھر اس کے ورک آرڈرز جو آپ نے ایشو کئے ہیں اس کو کینسل کریں، دو سال

میں جناب سپیکر، ایک پائی بھی ریلیز نہیں ہوئی، ایک ٹکے کا بھی کام نہیں ہوا، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں حکومت سے، سلطان بھائی کہ کم از کم دو سال جب ایک کام بھی نہ ہو، ورک آرڈر بھی ایشو ہو، یہ کیا ایشو ہے، اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور ڈیپارٹمنٹ کو بلائیں جناب سپیکر، سیکرٹری صاحب بھی آئیں اور پورا ڈیپارٹمنٹ بھی آئے، اس پہ ہمیں بریف کریں کہ اس میں کیا مسئلہ تھا جو دو سالوں میں ابھی تک ایک پائی بھی نہیں لگی اس پہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، بیٹنی صاحب دوست بھی ہیں اور یہ ہے بھی عوامی ایشو ہے، اس کے اوپر وہ دو سال سے وہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی کام نہیں ہوا ہے، اس میں سر، مسئلہ صرف ایک مسئلہ ہے، میں کھلی بات بتانا چاہتا ہوں، ڈیپارٹمنٹ سے میں نے پوچھا ہے، لوکل گورنمنٹ والوں نے ریلیز کے لئے فنڈ ریلیز کے لئے انہوں نے خط بھی لکھا ہے اسی پراجیکٹ کے حوالے سے اور وہ خط کی جو کاپی ہے وہ بھی میرے پاس یہاں پر موجود ہے، میں بیٹنی صاحب کو بھی دے دیتا ہوں لیکن سر، کمیٹی سے اچھی بات، بیٹنی صاحب کا مقصد یہ ہے کہ یہ پراجیکٹ شروع ہو جائے کمیٹیز پہ ٹائم کیونکہ کمیٹی کی میٹنگ ہو گی، پھر وہ ڈیپارٹمنٹس آئیں گے، پھر ان کے ساتھ ہم بحث مباحثہ پھر اس کے بعد اچھی بات یہ ہو گی کہ میں آج ابھی بیٹنی صاحب میرے ساتھ اس اسمبلی کے بعد میں فنانس سیکرٹری سے میں بات کرتا ہوں کہ اس پراجیکٹ کو ریلیز کر دیں، ٹھیکیدار بھی تب تک تو کام میرے خیال میں وہ بھی شروع نہیں کر پائے گا، ریلیز کر دیں تاکہ کام شروع ہو جائے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے ان کا مسئلہ حل ہو جائے اور کام شروع ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی بیٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: بالکل، سلطان صاحب نے صحیح کہا لیکن جناب سپیکر صاحب، سلطان صاحب، ایک فنانس کا مسئلہ نہیں کیونکہ وہاں سے C&W لوکل گورنمنٹ کو لکھتا ہے، لوکل گورنمنٹ فنانس کو لکھتا ہے، کم از کم آپ تینوں ڈیپارٹمنٹ کو بلا لیں، C&W ڈیپارٹمنٹ کو بھی بلا لیں، لوکل گورنمنٹ کو بھی بلا لیں، فنانس کو بھی بلا لیں جناب سپیکر، ہمارا یہ نہیں ہے کہ ہم کمیٹی کا خواہ مخواہ کہہ رہے، ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے جناب سپیکر، پورے ٹانک سٹی میں ایک ہی مین روڈ ہے دو کلومیٹر، تین کلومیٹر اور دو سالوں میں جناب سپیکر، ہم مجبوری سے یہاں پہ توجہ دلاؤ نوٹس لائے ہیں کہ کم از کم یہ جو ایشو ہے، یہ ایشو حل ہو

جائے،اگر سلطان صاحب کہتے ہیں، بالکل کل میٹنگ بلالیں،آج بلاتے ہیں،جب بھی ان کی مرضی ہو لیکن ایک ہفتے میں یہ مجھے یہ مسئلہ حل کر کے دے دیں تاکہ ریلیز ہو جائے، یہ مسئلہ حل ہو جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، سلطان صاحب،ان کا مسئلہ حل کرادیں، ٹھیک ہے۔

Ms. Naeema Kishwar Sahiba, MPA, to please move her call attention notice No. 1323, in the House.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ مال کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ ہے کہ کچھ ماہ پہلے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے خاتمے کے باوجود مردان میں انتقالات پر ایک فیصد ٹیکس وصول کیا جارہا تھا جبکہ صوبائی حکومت نے انتقالات پر ٹی ایم اے کا 2 پرسنٹ ٹیکس معاف کر دیا لیکن ڈسٹرکٹ مردان میں پانچ سال قبل کونسل نے اراضی انتقالات پر ایک فیصد ٹیکس کا نفاذ کیا تھا جو عوام کے فلاح و بہبود پر خرچ کیا جارہا تھا، یہ رقم اکاؤنٹ فور میں جمع کی جاتی تھی اور اکاؤنٹ فور کا اختیار صرف ڈسٹرکٹ کے سربراہ کے پاس ہوتا ہے، سروس ڈیلیوری میں روزانہ کی بنیاد پر عوام سے ضلع کونسل میں دس سے پندرہ لاکھ روپے وصول کئے جارہے ہیں، یہ تو ایک طرف عوام پر بوجھ ہے اور دوسرا آج کل لوکل گورنمنٹ نہ ہونے کی وجہ سے اس کا استعمال کیسے ہوتا ہے؟ تیسرا کورونا کی مشکل صورتحال میں یہ عوام پر اضافی بوجھ ہے۔جناب سپیکر صاحب، گورنمنٹ نے اچھا اقدام کیا تھا کہ اس نے 2 پرسنٹ ٹیکس کورونا کی وجہ سے اس کو ختم کیا تھا اور آج کل چونکہ لوکل گورنمنٹ نہیں ہے، ڈسٹرکٹ ناظم نہیں ہیں تو یہ ایک ڈسٹرکٹ میں پھر اس کی وصولی کیوں ہو رہی ہے؟ تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کو بھی ادھر سے ختم کیا جائے یا پھر اس کو کمیٹی کو ریفر کیا جائے کہ ہم ان سے پوچھیں کہ یہ پیسے وصول کئے جارہے ہیں تو کدھر خرچ ہو رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، یہ تو گورنمنٹ نے ایک دو پرسنٹ کا جو ٹیکس تھا، وہ کیبنٹ نے فیصلہ کیا تھا اور اس کو ختم کر دیا گیا ہے جو Immoveable property کے اوپر لگتا ہے، اب یہ کہہ رہی ہیں کہ مردان میں، یہ ایک تو سر ضمنی انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ اگر لوکل گورنمنٹس نہیں ہیں تو کون چلا رہا ہے؟ تو وہ لوکل گورنمنٹ کا جو امنڈمنٹ ایکٹ ہے، اس کے نیچے جب تک لوکل گورنمنٹس نہیں ہیں تو ڈی سی کو ایڈمنسٹریٹر بنایا گیا ہے تو وہ کام ڈی سی اس وقت کر رہے ہیں جو لوکل گورنمنٹ کے نارمل پروسیجرز ہوتے ہیں لیکن میں وہاں کے مردان کے کمشنر سے میں کہہ دوں گا اور میرے خیال میں یہ کمیٹی والی بات نہیں

ہے، اگر وہ چاہتی ہیں بیشک لے جائیں، مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن میرے خیال میں کمشنر کو ایک ٹیلی فون چلا جائے تو وہاں پہ مسئلہ فوری طور پہ حل ہو جائے گا اور وہ بتا دیں گے، تو اگر وہ چاہتی ہیں ابھی اس سیشن کے بعد میں کمشنر مردان سے بات کر کے، وہ موجود ہونگی تاکہ اس مسئلے کو ہم ختم کر دیں۔

جناب سپیکر: جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، ابھی تک جو جمع ہوا ہے، پھر وہ کدھر خرچ ہوا ہے؟ تو میرے خیال میں اگر چلا جائے کمیٹی میں تو کوئی وہ نہیں ہے، میں زیادہ اس کو دوں گی۔ تھینک یو، ٹھیک ہے منسٹر صاحب چاہتے ہیں کہ کمیٹی میں جائے تو۔

جناب سپیکر: ہاں، یہ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ فور ہوتا ہے، یہ تو ڈسٹرکٹ کا مسئلہ ہے، یہ تو وہ جو منسٹر صاحب نے آپ کو تجویز دی وہ صحیح دی ہے، پراونس کا تو کاؤنٹ ون ہوتا ہے تو وہ جو انہوں نے کہا ہے وہ ٹھیک ہے، بیٹھ کے مسئلہ حل کروالیں، ادھر سٹینڈنگ کمیٹی میں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: تو اگر بھیج دیں تو میرے خیال میں بہتر ہوگا، اگر منسٹر صاحب کو اعتراض نہیں ہے اور کمیٹی میں ہم اس کو بھیج دیں تو میرے خیال میں اگر 2 پرسنٹ میں Appreciate کرتی ہوں گورنمنٹ نے ختم کیا ہے، اگر ادھر سے ختم ہوا ہے تو ایک ڈسٹرکٹ کیوں لے رہا ہے؟

Mr. Speaker: Is it the desire of the House is that the call attention notice No. 1323 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The call attention notice No. 1323, is referred to the concerned Committee.

آپ ریزولیوشن پیش کر دیں، اب رولز ریلکس کروائیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں رول 240 کے تحت 124 کو Relax کرا کے ریزولیوشن پیش کرنا چاہونگی۔ چونکہ آج 15 ستمبر ہے اور 15 ستمبر میں اقوام متحدہ کے قرارداد کے ذریعے پوری دنیا میں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House is that rule 124 may be suspended under rule 240, to allow the honourable Member, to

move her resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The rule is relaxed, you are allowed.

قرارداد

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، چونکہ آج 15 ستمبر ہے اور آج یوم جمہوریہ ہے، میں اس حوالے سے ریزولیوشن پیش کرنا چاہتی ہوں کہ 15 ستمبر پاکستان سمیت دنیا بھر میں آج عالمی یوم جمہوریت منایا جارہا ہے کیونکہ اسلام جمہوریہ پاکستان بھی ایک جمہوری جدوجہد کے تحت معرض وجود میں آیا ہے اور آزادی انسان کی سب سے بڑی خواہش اور بنیادی حق ہے اور جمہوری نظام میں عوام فیصلہ سازی کا حق ووٹ کے ذریعے اپنے منتخب نمائندوں کے سپرد کرتے ہیں جس کے ذریعے عوام خود اپنے سیاسی، معاشی، معاشرتی اور ثقافتی نظام وضع کرنے اور فیصلہ سازی کی طاقت پر اپنے منتخب ممبران کے ذریعے برابری کا حق اور عوامی رائے شامل ہوتی ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ بدترین جمہوریت بہترین ڈکٹیٹر شپ سے بہتر ہوتی ہے، چونکہ پاکستان میں جمہوری حکومت کا دورانیہ کم رہا ہے اس لئے جمہوری ادارے مضبوط نہ ہو سکے، لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبائی اور مرکزی حکومت مل کر جمہوری اداروں کو مضبوط کرنے، پارلیمنٹ کو فعال کرنے، آزاد عدلیہ کی خود مختاری، میڈیا کی آزادی اور آزاد خود مختار الیکشن کے قیام کے لئے ٹھوس اقدامات کریں تاکہ جمہوریت کے حقیقی ثمرات عوام تک پہنچائے جا سکیں۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House is that the resolution moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed, unanimously passed.

جی مولانا لطف الرحمان صاحب، ڈیبیٹ آپ کی کل سٹارٹ کی تھی، پھر آدھے میں رہ گئی۔ آئٹم نمبر 10، اشتیاق ارمڑ صاحب ایک ہفتے سے جواب دینے کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن وہ ڈیبیٹ نہیں ہو پا رہی ہے۔ جی لطف الرحمان صاحب۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

بلین ٹری سونامی پر بحث

<u>جناب لطف الرحمان:</u> شکریہ جناب سپیکر، کل کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے مجلس جو ہے تھوڑی سی ادھوری رہ گئی تھی۔ جناب سپیکر، میں کل بھی یہی بات کر رہا تھا کہ ہم یہاں پہ جو بھی پوائنٹ اٹھاتے ہیں اور وہ بنیادی مقصد اس میں یہ ہوتا ہے کہ ہم صوبے کو کس طرح بہتری کی طرف لے جا سکتے ہیں اور حکومت کی جو ذمہ داری ہے، اس کو کس طرح بہ احسن طریقہ سے پورا کرنا چاہیئے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جو سونامی بلین ٹری کا مسئلہ تھا، تقریباً جو دریا کے کنارے پہ انہوں نے درخت لگائے تھے جناب سپیکر، وہ دریا برد ہو گئے۔ اب ظاہر ہے کہ پوچھنے کا حق بنتا ہے کہ آخر ہم نے اتنا بڑا اس کو پراجیکٹ پیش کیا، ہم نے اتنے بڑے ایک گرین پاکستان کے نام سے کریڈٹ لینے کی کوشش کی تو ہم نے وہ جگہیں کیوں منتخب کیں جو دریا کے کنارے اور پھر دریا ان کی کٹائی کرتا کرتا اور پورے درختوں کو ساتھ لے گیا؟ اب اس کا کون معلوم کرے گا کہ کتنے اس پہ درخت لگائے گئے تھے اور کتنے وہ دریا برد ہو گئے؟ تو جناب سپیکر، ہم کل بھی یہی بات کر رہے تھے کہ اگر اس وقت جو کمیٹی بنائی گئی تھی جناب سپیکر، اور وہ کمیٹی پورے جہاں جہاں یہ اس پراجیکٹ کے تحت درخت لگائے گئے تھے، وہاں وہاں کا دورہ ہوتا اور اسمبلی کے ممبران کو اور حکومت کے ممبران کو یہ معلومات ہوتیں، اس علاقے کو دیکھتے جناب سپیکر، سب سے بہتر بات تھی۔ کل بھی میں نے یہ بات کی کہ بجائے اس کے کل کو نیب اس کی انکوائری کرے، اگر وہ کمیٹی جو اسمبلی سے بنائی گئی تھی اور آپ نے اس کو Constitute کیا تھا جناب سپیکر، اگر وہ کمیٹی اس کی چھان بین کرتی ہے اور پورے اس علاقے کو دیکھتی جناب سپیکر، وہ زیادہ بہتر تھا بہ نسبت اس کے کہ آج اس کی نیب انکوائری کرے جناب سپیکر، تو جناب سپیکر، کل بھی میں نے یہ بات اٹھائی تھی کہ اگر اس میں بہتیرے کرپشن ہوئی ہے جناب سپیکر، تو حکومت تو آئی کرپشن کے خلاف تھی، ایجنڈا تھا حکومت کا کرپشن کے خلاف، تو پھر تو چاہیئے یہ تھا کہ وہ جو کمیٹی بنائی گئی تھی وہ ہمارا شکریہ ادا کرتی کہ آپ یہ پوائنٹ لے کر آئے ہیں اور اس کی بنیاد پر کمیٹی بنائی گئی ہے اور ہم آپ سے پہلے وہاں پہ جائیں گے اور ہم اس چیز کی انکوائری کریں گے اور اس علاقے کو دیکھیں گے جناب سپیکر، لیکن مجھے یہاں پہ حکومت بتا سکے گی کہ جس کے چیئر مین جناب شوکت یوسفزئی صاحب تھے اور ہمارے تمام پارلیمانی لیڈر تھے اس میں، وہ کمیٹی غیر موثر کیوں ہوئی جناب سپیکر؟ اور کیوں کر وہ کمپلیٹ نہ کیا گیا ہے اور وہ دورہ نہ ہوا اور وہ علاقے نہیں دیکھے گئے اور جہاں پہ درخت لگائے گئے تھے وہ درخت

نہیں دیکھے گئے جناب سپیکر؟ تو یہ تو حکومت کی کمزوری ہے، حکومت کو تو چاہئیے تھا کہ ہمارا شکریہ ادا کرتی اور وہ ہمارے ساتھ مل کر اس پورے پروگرام کو دیکھنے کی کوشش کرتی تاکہ بہتر طریقے سے اسمبلی کے سامنے وہ سارے جوابات آتے جناب سپیکر، تو ہم تو یہی بات کل بھی میں نے تفصیل سے کی ہے اور آج اسی بات کو جہاں پہ رہ گئی تھی اور وہ یہی تھی کہ اس کمیٹی کا دورہ ہونا چاہئیے تھا، وہ کمیٹی دیکھتی، وہ کمیٹی سارے پراجیکٹ کو دیکھتی اور وہ پھر اسمبلی کے سامنے لاتی، یہ اسمبلی کا حق بنتا ہے کہ وہ ساری تفصیلات اسمبلی کے سامنے آتیں جناب سپیکر، تو بہت بہت شکریہ جناب سپیکر، میں یہیں پہ اپنی اس تقریر کا جو کل سے شروع ہوئی تھی اس کا اختتام کرتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب سردار حسین بابک صاحب، نہیں ہیں، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، جناب خوشدل خان صاحب، خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب بہادر خان</u>: زما نمبر هم شته پکښې که نه جی؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: په Sequence را روان یمه جی۔

<u>جناب بہادر خان</u>: جی؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: په Sequence باندے را روان یمه، زه په Sequence را روان یمه۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ دا کوم پوائنټ دې بلین ټری سونامی، دا ډیر Important دې او دې د پاره چې مونږه اے ډی پی او ګورو، 18-2017، 17-2016 نو ډیر یو Huge amount دې دا دې د پاره فکس شوے دې 8400 ملین او وقتاً فوقتاً هغې نه لګیدلې دی، زه به دا او وایمه چې بوټے لګول څه ګناه نه ده، بوټے یو ښه څیز دے، یو زمکې ښائست دې خو هغې کښې ټرانسپیرنسی پکار ده چې څومره شفافیت دې پکښې، زه به د لطف الرحمان صاحب خبره Endorse کړمه چې واقعی دې د پاره یو کمیټی جوړه وه، د هغه کمیټۍ زه هم ممبر وومه او مونږه بنوں ته هم تلی وو، پکښې او د هغې چئیرمین زمونږ دا ورور شوکت یوسفزئی صاحب او په هغې کښې واقعی مونږه هغه ځایونه اوکتل، هغه سائټس مو اوکتل په بنوں کښې، نو هلته مطلب دې هغه جوړ کښې وو، خو بوټے په کښې نه وو، نو زه به دا او وایمه چې دا یو ښه دغه دې خو شفافیت پکار دې او هغه په دیکښې شته دې نه۔ بل

دويمه خبره دا ده چې دا يو لوئې Impression دا دې په علاقه باندې په وطن باندې چې د پکښې کرپشن ډير آسانه سره کيږي او د هغې يو لويه وجه دا ده چې يره زر بوټي دي، ماله يو څلور سوه بوټي چا راکړل فرض کيا، زه به مثال وايمه، د چنار، د سفيدې، ما اونه کړل، زه دا وايم چې هغه اوچ شول، د هغې بيا آډټ نشته دې، د هغې بيا سپروژن نشته دے، ډير په دې کوهاټ روډ باندې مطلب دې داسې بوټي لګيدلي دي، بعضې لګيدلي وؤ، بعضې نه وو لګيدلې، د هغې مطلب دے څه حساب کتاب نشته دې، نو زه به دا او وايمه که چرې حکومت Under Article 158 چې هغې کښې دا ليکلې دی Constitutional، مطلب Mandatory ده چې کوم ځائې کښې ګيس پيدا کيږي نو هلته پکار دا چې دا ګيس هغې علاقې ته ورشي، د هغې علاقې د استعمال او خلقو ته هغه Facilities ورکړی نو بيا به زمونږ د ځنګلات چې کوم يو دې نو دا به ډير محفوظ وي۔ افسوس خبره ده چې کوم زمونږ اصلي ډيوټي ده هغه طرف ته نه ځو، چې کوم طرف ته مطلب دے چې زمونږه ډيوټي نه ده آئيني طور باندې، هغه طرف ته مونږ ځو او د پيسې ډير زيات زيان کوؤ، که تاسو مطلب دے آرټيکل 38 اوګورئ نو هغې کښې زمونږ Fundamental rights چې کوم يو دی سپيکر صاحب، هغه زمونږ ايجوکيشن دې، هغې کښې زمونږ Employment دې، هغې کښې زمونږه فوډ دې، هغې کښې زمونږه Drinking water دی، اوس نن تاسو اوګورئ چې دا ما هغه بله ورځ يو رساله کتله چې *پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف اکنامک کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ خیبر پختونخوا کے تین کروڑ پانچ لاکھ آبادی میں ایک کروڑ آبادی خط غربت سے نیچے ہے*۔ د دې ريسرچ دا وائی چې د خيبرپختونخوا موجوده ټوټل آبادي چې کومه يو ده، هغه تين کروړ پانچ لاکھ ده او په هغې کښې يو کروړ آبادي هغه د غربت د لکيرې نه لاندې ده او بيا کورونا چې کوم په دې ملک باندې تيره شوه يا تيريږي نو هغې سره نور هم زمونږه غربت کښې اضافه اوشوه، نو که د دې دومره مطلب دے چې مونږه آٹھ هزار چار سو ملين دې ته ورکړو دې بوټو ته، دې دغه ته ورکړم، که د دې په ځائې مونږه کارخانې آبادې کړې وے، مونږ ښه ښه هسپتالونه مونږ جوړ کړې وے او هغې کښې به مطلب دے چې Employment د پاره Opportunities راغلې وؤ، هغې کښې به علاقه کښې مزدور ته به مو، نو د هغې په ځائې، مطلب

مونږ هغه پريښود خو چې کوم ځائې کښې مطلب د کرپشن چانسز زيات کيږی، هغې کښې مونږه رااوختو، زه به بل مثال دا ورکړم چې بی آر ټی، اوس بی آر ټی خو جوړه شوه، لا اوس هم جوړه نه ده خو بهرحال مطلب دے بسونه پرې چليږی راچليږی او مونږ ئې وينو چې روزانه يو يو بس پکښې سوزی او اوور پرې لګی، آخر مطلب دے چې د دې فائده څومره اورسيده دې غريبې پختونخوا ته يا دې پيښور ته؟

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، Relevant تاسو څکه چې-----

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: زه يو مثال ورکومه، دا زما يو حق دې زه به مثال درکوم I am explaining a precedent، زه يو مثال ورکومه، د کرپشن مثال ورکوم چې يره د دې څيز ضرورت نه وؤ، زمونږ ضرورت چې کوم دے هغه Fundamental هغه وو چې په کوم باندې زمونږه قوم پرې ښه ښکاری، په کوم باندې زمونږه صوبه آباديږی، نو زه دېکښې يو مثال ورکوم چې دا نه وو پکار، نو زه به دا او وايمه چې بلين سونامی دا چې کوم پراجيکټ دې دا يو ناکام پراجيکټ وؤ، دېکښې شفافيت نشته دې، پکار دې چې په دې باندې مطلب بل يو پروګرام شوے وے، ډيره مهربانی والسلام۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بہادر خان صاحب، بہادر خان صاحب۔ جناب احمد کنڈی صاحب، احمد کنڈی!

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب۔ بڑا اہم پراجیکٹ ہے، اس صوبائی حکومت کا فلیگ شپ پراجیکٹ جسے ہم کہتے ہیں، یہ دو تین فلیگ شپ پراجیکٹ ہیں اس صوبائی حکومت کے، چاہے آپ بی آر ٹی لے لیں یا سونامی پراجیکٹ لے لیں اور میں یہاں پہ ایک بات بار بار کہتا ہوں، جو فیصلے اس ایوان میں ہونے چاہئیے تھے، جب وہ فیصلے اس ایوان میں نہیں ہوتے جناب سپیکر، تو ایک Vacuum development ہوتا ہے اور وہ Vacuum دوسرے ادارے اس کو Fill کرتے ہیں۔ جب ہم شروع میں آئے تھے، ہم نے کہا تھا جو ہم Positive چیزیں آپ کو بتائیں گے، ہم Constructive criticism آپ پہ کریں گے اور جو Gaps ہوں گے وہ Identify کریں گے۔ ہم نے کہا کمیٹی بنائیں، کمیٹی بنی ہے اس سونامی پراجیکٹ کے اوپر لیکن وہ تعاون نہیں ہوا جو ہونا چاہئیے تھا اور اس کا انجام کیا ہوا؟ اس کا انجام یہ ہوا، آج آپ دیکھ لیں نیب میں ریفرنسز چل رہے ہیں، انوسٹی گیشنز چل رہی ہیں، 462 ملین کی Embezzlement کا ریفرنس چل رہا ہے جناب سپیکر، 462 ملین جناب، 46 کروڑ روپے اور یہ صرف ایک ریجن کے ہے اور

نیب نے کہا ہوا ہے اس میں جو میں نے صرف، ہم نے اس ریجن کے بیس سے تیس پرسنٹ ہم نے سائٹس Observe کئے ہیں اور اس میں اس 462 ملین کی Embezzlement ہوئی ہے جس میں Double payment ہوئی ہے، Favoritism ہوا ہے، Nepotism ہوا ہے، اگر یہ کمپلینٹس یہ ایوان سنتا اور اس کو ایڈریس کرتا تو یہ ان ایوانوں کی بے توقیری نہ ہوتی، یہ پراجیکٹ بدنام نہ ہوتا، میں خود آج کہتا ہوں اور اس بات کو تسلیم کرتا ہوں جو یہ پراجیکٹ ہمارا جو آئیڈیا تھا صوبائی گورنمنٹ کا، بہت بہترین تھا لیکن اس کے اوپر جو Implementation ہوئی ہے، اس میں Gaps ہیں، جو Payments ہوئی ہے، اس میں Loop holes ہیں، اس کو ہمیں Identify کرنا چاہئیے اور میں بار بار کہتا ہوں، ہمارا صوبہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بھرا پڑا ہوا ہے، آج بھی آپ اگر پاکستان کا ڈیٹا نکالیں تو فارسٹ کا اگر Indicator لیں ہے تو خیبر پختونخوا فارسٹ میں پاکستان کا ففٹی پرسنٹ جو Contribution ہے وہ خیبر پختونخوا کا ہے، میں اگر تیل کی بات کروں تو خیبر پختونخوا کے پاس ہے، میں اگر فارسٹ کی بات کروں تو خیبر پختونخوا کے پاس ہے، نیچرل گیس کی ہماری جو پروڈکشن ہے وہ Consumption سے زیادہ ہے۔ دریا ہمارے پاس ہیں، پانی کا شئیر ہمارے پاس موجود ہے، بارڈرز ہمارے پاس ہیں، Trade routes ہمارے پاس ہیں۔ میں پھر اسی جنگلات پہ آؤں گا جناب سپیکر، سونامی پراجیکٹ پہ آؤں گا، تین چار Recommendation دوں گا، صرف تین چار Recommendations جناب سپیکر، یہ جو Loop holes ہیں، اگر اس ایوان میں ڈسکس ہوتے، ہمیں ان کی نیت کے اوپر شک نہیں ہے لیکن ہمیں ان کی نااہلی کے اوپر مکمل یقین ہے، یہ غافل ہیں، یہ سوئے ہوئے ہیں، یہ نااہل ہیں، یہ ان چیزوں کو بڑا Light لیتے ہیں جس کی وجہ سے اس پورے ایوان کی بے توقیری اور بدنامی ہوتی ہے۔ ہمیں اچھا نہیں لگتا کہ ہمارے پراجیکٹس نیب میں ڈسکس ہوں، ہم چاہتے ہیں ان ایوانوں میں یہ ڈسکشن کریں۔ خیبر پختونخوا فارسٹ میں میں نے پھر کہا جناب سپیکر، خیبر پختونخوا فارسٹ میں ففٹی پرسنٹ پاکستان کو Contribute کرتا ہے، کہیں کسی اور صوبے میں اتنا فارسٹ نہیں ہے، ہمارے پاس پوٹنشل ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے، ہماری بدنامی آج نیب میں کیوں ہو رہی ہے؟ یہ ان کی غیر سنجیدگی کی وجہ سے ہو رہی ہے، ان کی نااہلی کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ آپ خود دیکھ لیں ایک ون بلین، ایک One b tab پراجیکٹ تھا، ایک Ten b tab پراجیکٹ ہے Ten b tab پراجیکٹ کو تو آپ لے لیں جو 2018 میں انہوں نے شروع کیا تھا تو جب ان کی فیڈرل گورنمنٹ آئی، ان کا اپنا پی سی ون کہتا ہے جناب سپیکر، پہلے پیج پہ کہتا ہے جو آپ نے

پراجیکٹ کو یہاں پہ Implement کر پراجیکٹ ڈائریکٹر کو آپ نے Nominate کرنا ہے، دو سال ہو گئے ہیں آپ کا پراجیکٹ ڈائریکٹر نہیں ہے جس نے مانیٹرنگ کرنی ہے، Ten billion tab کا پراجیکٹ ڈائریکٹر مشکلوں سے شاید ابھی کہیں آرہا ہے جناب سپیکر، دو سالوں سے، ہم یہ چاہتے ہیں اس کی Implementation کو آپ Improve کریں، اس چیز کو آپ Finalize کریں، آپ کی Implementation ٹھیک نہیں ہے اور میں اس کو وائنڈ اپ کرتا ہوں جناب سپیکر، ایک Suggestion اور دیتا ہوں، وہ لوگ جو اس میں Contribute کرتے رہے ہیں جس طرح فارسٹ گارڈز ہیں یا فارسٹرز ہیں، ہمیں چاہئیے کہ ہم ان کو کم از کم پروموشن دیں، ان کے لئے اچھی Recommendation دیں اور جن لوگوں نے اس پراجیکٹ کو بدنام کیا جن کے اوپر انکوائری ہے، جن کے اوپر بدنامی کے داغ لگے ہوئے ہیں، کم از کم خدارا ان کو تھوڑا سا سائیڈ لائن کریں اور ان لوگوں کو کم از کم کریڈٹ دیں جن لوگوں نے اس پراجیکٹ میں Contribute کیا۔ میری آخری Recommendation ہے، صرف ایک Recommendation، ہمیں چاہئیے NFC کا شئیر آگے ڈسکس ہونا ہے، فنانس منسٹر شئیر ڈسکس کریں گے، میں چاہتا ہوں ہمارے سٹیٹ کی جو فنانس کی Distribution ہے، اس میں فارسٹ کے Indicator کو رکھا جائے، اس سے صوبے کو بھی فائدہ ہوگا اور اس ملک کو بھی فائدہ ہوگا، شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب شوکت یوسفزئی صاحب، شوکت یوسفزئی، شته نومونه شته جی، ماسره Sequence کښے ټول نومونه لیکلی شوی دی جی، ستا نامه لا لاندے ده، اوس هم۔ (سردار اورنگزیب رکن اسمبلی سے) ستاسو نه مخکښے نومونه لیکلی شوی دی۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت):</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> دے خو به جواب نه ورکوی سپیکر صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> جواب هغه ورکوی جی، دا جواب هغه ورکوی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> دا جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> ډیره مهربانی، بہت شکریہ جناب سپیکر، یہ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی، آپ Continue کریں جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: مجھے افسوس ہے کہ اتنا بڑا پراجیکٹ، اتنے Important پراجیکٹ، آپ ان کی، آپ ان کی سنجیدگی کو دیکھیں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب، منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ جواب دیں گے، وہ As a Member اپنا پوائنٹ پیش کر رہے ہیں، آپ سن لیں خیر ہے جی، تھوڑی برداشت بہتر ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، ظاہر ہے میں ایک ممبر ہوں کہ اتنا بڑا پراجیکٹ ہے، میں خود اس وقت رہا ہوں اس اسمبلی میں رہا ہوں اور عنایت اللہ صاحب جو ہیں یہ بھی ہمارے ساتھ تھے اور میرے خیال سے، یہ ابھی بھی تعریف کرتے ہیں، آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں لیکن یہ اس پراجیکٹ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ بھی کرتے ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہر کوئی یہ کہتا ہے جناب سپیکر، کہ بڑی کرپشن ہوئی ہے اس کے اندر، آج میرا یہ خیال تھا کہ یہ جو اسمبلی ہے نا، یہ میرے خیال سے بس طوفان یہاں برپا ہوگا، یہ کہیں گے کہ یہ لینا ہے، یہ کرپشن ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، میں اس لئے آج اٹھا ہوں کہ مجھے انہوں نے، آپ کی چیئر نے مجھے چیئرمین بنایا تھا اور اس کمیٹی کا میں حیران ہوں کہ یہاں پر انہوں نے استعفیٰ دیئے اور اگلے دن جاکر جس جگہ پہ انہوں نے میڈیا کو لے کر گئے جناب سپیکر، وہ Water logged area تھا اور وہ خود Reject کیا تھا فارسٹ نے، پھر جن لوگوں کو انہوں نے پیش کیا وہ جناب سپیکر وہ لوگ تھے جن کو فارسٹ نے کرپشن پہ نکالا تھا، وہ سارے لوگ انہوں نے پیش کر کے میڈیا کے سامنے اور وہ بتایا جی اور یہ بڑے خوش خوش آئے کہ میڈیا کو انہوں نے بتایا کرپشن ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، کوئی ثبوت کوئی چیز ہونی چاہئیے ورنہ آج بی آر ٹی یاد کہاں تھی ان کو، کیونکہ میرے خیال سے بلین ٹری سونامی سب سے بڑا پراجیکٹ ہے، ہمارا فلیگ شپ پراجیکٹ ہے، صرف یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ آکے اسمبلی کے اندر کہیں کہ جی فیصلے یہاں ہونے چاہئیں، فیصلے یہاں نہیں ہوتے ہیں، یہاں ڈسکشن ہوتی ہے لیکن آپ کسی پراجیکٹ کو ڈسکس تو کریں ناں۔ ہم تو آپ کو، جب بھی ایجنڈا بنتا ہے، آپ شروع سے کہتے تھے کہ بی آر ٹی ٹاپ ایجنڈا ہے، جب ایجنڈا بنتا ہے تو بی آر ٹی سب سے نیچے آجاتی ہے، (قطع کلامی) نہیں نہیں، اس پہ ہم بعد میں بات کریں گے، اسی طرح یہی کئی دنوں سے ہم شور سن رہے تھے، بلین ٹری سونامی پہ بحث ہوگی، ہمیں کوئی Suggestions آئیں گی، جناب سپیکر، کوئی چیز آپ کو نظر آئی، کیا کرپشن ہوئی ہے؟ تو میرے کہنے سے کہ جی میں کہوں گا کہ میرے حلقے میں نہیں ہوا ہے، جناب سپیکر، پہلی بات یہ ہے کہ اتنے بڑے بڑے

پراجیکٹ، پوری دنیا میں اس وقت گلوبل وارمنگ کا ایشو چل رہا تھا، آپ دیکھیں کہ پاکستان نے نہیں، پاکستان کے ایک چھوٹے سے صوبے نے اس چیلنج کو قبول کیا اور اس چیلنج کو نہ صرف قبول کیا بلکہ اس کو کامیابی کی حد تک پہنچایا جس کو WWF، ICM پتہ نہیں کتنے کتنے جو بڑے ادارے ہیں، انہوں نے اس کو Recognize کیا، سپار کو نے اس کو Recognize کیا، جو اس کی ایک Limit ہوتی ہے کہ 40 پرسنٹ پر آپ جائیں تو یہ کامیاب پراجیکٹ ہوتا ہے، آپ کا سپار کو جو سب سے Credible ادارہ ہے، اس نے 80 پرسنٹ ڈکلیئر کیا ہے اور یہاں اسمبلی میں چیختے ہیں جی ناکام ادارہ ہے، کرپشن ہوئی ہے۔ جہاں تک نیب کا تعلق ہے، نیب آئے کرے جو مرضی ہے، ہمارے سارے فلیگ شپ پراجیکٹس ان کے لئے حاضر ہیں۔ جو بی آر ٹی کی بات کرتے ہیں، آج بی آر ٹی حاضر ہے، سارے، آج ہم کسی چیز سے نہ گھبراتے ہیں نہ ڈرتے ہیں، ہر چیز شفاف ہے اللہ کے فضل سے اور ہر چیز کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں جناب سپیکر، کوئی خوف نہیں لیکن میں اپنے بھائی سے کہوں گا، یہ تیسری گورنمنٹ ہے کہ جو سندھ کے اندر چل رہی ہے اور جناب سپیکر، سندھ شہر کو چھوڑیں، کراچی شہر جو ہم منی پاکستان کہتے تھے اس کراچی شہر کو، بارش کے لئے لوگ دعائیں مانگتے ہیں کہ اللہ بارش کرے اور کراچی کے لوگ کہتے ہیں اللہ بارش نہ کرے، بارش آتی ہے پانی زیادہ آتا ہے، جب پانی زیادہ آتا ہے تو کراچی ڈوب جاتا ہے، تو جناب سپیکر، اس کا کوئی حل نہیں نکال سکے، تیسری مرتبہ حکومت ہے اور بدقسمتی سے شاید ان کو پتہ نہیں ہے یا ان کو Involve نہیں کیا جاتا ہے کہ وہاں کرپشن کا Ratio اس وقت کیا چل رہا ہے؟ تو میں عرض کروں گا جناب سپیکر، کہ جب اتنے بڑے اچھے ادارے ہوتے ہیں، پراجیکٹس ہوتے ہیں، ان کو اگر ہم Appreciate نہیں کر سکتے تو ان کو کم از کم بدنام نہیں کرنا چاہیئے، اس پہ آپ کریڈٹ لیں، یہ صوبہ آپ کا ہم سب کا ہے، ہم سب کو اس پہ کریڈٹ لینا چاہیئے جناب سپیکر، اس چھوٹے سے صوبے نے جو Bonn challenge ہے اس کو Accept کیا اور اللہ کے فضل سے اس کو یہاں تک کامیاب کیا کہ آج پوری دنیا خیبر پختونخوا کا نام لے کر تعریف کر رہی ہے، دونوں چیزوں پہ، ایک جو ابھی Recently Covid-19، پوری دنیا ناکام ہوئی جناب سپیکر، تمام تر وسائل کے باوجود لیکن ایک عمران خان کے وژن، عمران کی پالیسی کی وجہ سے آج پوری دنیا یہ کہنے پہ مجبور ہے کہ جی عمران خان کی پالیسی بہتر تھی، پاکستان میں اس لئے جو کورونا وائرس ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: وائنڈ اپ کریں جی، وائنڈ اپ کریں، تمام ممبرز اور بھی ہیں۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: اوکے سر، بس میں یہ صرف اپنے بھائیوں سے کہنا چاہتا تھا جناب سپیکر، جو بھی پراجیکٹ ہوتا ہے نیا جس کی کوئی پہلے سے مثال نہ ہو، اس میں غلطیاں ہو سکتی ہیں، اس میں طریقہ کار میں اختلاف ہو سکتا ہے، یہ جو پراجیکٹ تھا جناب سپیکر، یہ واحد پاکستان کا جو پہلی مرتبہ شروع ہوا، اس میں غلطیاں ہوئی ہوں گی ہم سے، لیکن اس کو کرپشن کا نام دینا میرے خیال سے زیادتی ہو گی۔ میں مشکور ہوں سر، تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میں تمام آنریبل ممبرز سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ تمام ممبرز مختصر دو دو منٹ میں بات کر لیا کریں، اس لئے کہ تیسرا دن ہے ہم اسی پہ بات کر رہے ہیں، تو میری ریکویسٹ ہے کہ آج یہ ایجنڈا وائنڈ اپ ہو یہ والا، تو دو دو تین تین منٹ آپ بات کریں۔ ظفر اعظم صاحب، میں آپ کو موقع دے دیتا ہوں لیکن یہ، آپ کو میں موقع دیتا ہوں جی۔ جناب صلاح الدین صاحب، دو دو منٹ، صلاح الدین صاحب۔

<u>Mr. Salahuddin</u>: Thank you janab Speaker. Sir, global warming, climate change, lack of rain, or less rains, flooding, erosion, these are the source of issues that we listen almost every single day. In the way forward to tackle all these sources of issues, is the urge of the day.

اب اس کے لئے پاکستان میں کیا Measures لینے چاہئیے تھے، اس کے لئے Plantation، Forestation یہ ایک اچھا آئیڈیا تھا، یہ ٹری پراجیکٹ، میں اس کو سونامی نہیں کہوں گا اس لئے سونامی تو تباہی ہوتی ہے اور اللہ ہمیں ان تباہیوں سے بچائے، It was a very good idea but if I do not raise my voice about the execution of this project, this will be a mark of confession، میں اس لئے نہیں چاہتا۔ سر، اصل مسئلہ اس پراجیکٹ کی Execution کا ہے، جس طرح سے یہ Mishandle کیا گیا، سر ہر جگہ Eucalyptus کے پودے لگائے گئے، کیکر وغیرہ کے پودے لگائے، پہاڑوں پہ بھی وہ میدانوں میں بھی وہی، Waterlogged areas میں وہی اور صحراؤں میں بھی وہی، تو سر ایریا سٹڈی نہیں کی گئی، کوئی پلاننگ ان کی نہیں تھی، Mis-management اس میں ہوئی اور پھر شوکت صاحب نے تو کہا کہ کرپشن اس کو نہ کہا جائے، چلیں میں نہیں کہتا لیکن یہ ہے کہ پی ٹی آئی کے دو فلیگ شپ پراجیکٹ تھے، ایک تو بی آر ٹی Internationally acclaimed ہے اور یہ نیب نے پہلے ہی Tackle کر دیا ہے، Take-up کر دیا ہے اور اب یہ بلین ٹری

یہ پراجیکٹ بھی اگر اس میں شفافیت ہوتی تو کیا یہ نیب ویسے Pickup کرتا؟ کبھی نہیں کرتا، کونسا اور کیا ہے لیکن اس میں اگر ٹرانسپرنسی ہوتی تو یہ اس کے پاس نہ جاتا ہے۔ سر، اس میں اس دن مولانا لطف الرحمان صاحب نے بھی اس پہ بات کی، اس میں وہ پودے بھی کاؤنٹ کئے گئے جو خودرو تھے، جو خود ہی اگے تھے، ان کو بھی اس پراجیکٹ میں شامل کیا گیا جناب سپیکر، پھر جگہ جگہ پہ Accountability سے بچنے کے لئے جگہ جگہ پہ آگ لگائی گئی، خود سے آگ لگائی گئی اور وہ اس لئے کہ ریکارڈ پہ نہ آئے، اس کو کوئی گن نہ سکے، بعض جگہوں پہ کہا گیا کہ ننھے منے چھوٹے چھوٹے سے پودے تھے، بکریاں آگئیں، بھیڑ آ گئے اور کھا گئے، اب اس کا کون حساب کرے؟ تو سر، ہم اس بلین ٹری پراجیکٹ پہ اس کی افادیت پہ کوئسچنز Raise نہیں کرتے لیکن جس طرح یہ کیا گیا اور اب جس طرح اس کو نیب نے Take-up کیا ہے، ہمیں اس پہ اعتراض ہے کہ جس طرح اب کنڈی صاحب کہہ رہے تھے اس طرح یہ ہمارے ایوانوں کی، ہمارے پولیٹیکل لوگوں کی، یہ پولیٹیکل سسٹم کی-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وائنڈاپ کریں۔

<u>جناب صلاح الدین</u>: I windup, that's the last comment تو پھر اس کی بے توقیری ہوتی ہے اور ہمیں افسوس بھی ہوتا ہے کہ ہمارے کولیگز اس کے منسٹر ہیں لیکن ہمیں مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے، اس لئے کہ حقیقت سے تو آنکھیں نہیں چرا سکتے ہیں نا۔ Thank you very much

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب میر کلام وزیر صاحب، میر کلام۔

<u>جناب میر کلام</u>: تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں نہیں چاہتا کہ زیادہ ٹائم لے لوں، چونکہ یہاں پہ بہت سارے بھائیوں نے بات کرنی ہے لیکن جناب سپیکر، دو تین باتیں اس کے حوالے سے کرنی ہیں کہ ایک تو بات یہ ہے جناب سپیکر، کہ یہاں تفصیل سے بات ہوئی لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اس کو جو نام دیا گیا تھا پہلے سے، سونامی، یہ انتہائی غلط تھا، سونامی ایک بربادی تھی جناب سپیکر، ایک تباہی تھی سونامی، ہمارے پاس اتنے الفاظ نہیں تھے کہ دوسرے کوئی الفاظ دیکھ کر اس کو نام دے دیتے؟ تو یہ پہلے سے ہی یہ غلط ہوا تھا جناب سپیکر، یہ ایک انتہائی اچھا پراجیکٹ تھا، ہم اس کو Appreciate کرتے ہیں لیکن اس کا طریقہ کار غلط تھا۔ جناب سپیکر، اگر ہم بی آر ٹی کا ذکر کرتے تو ہم یہ بات کرتے کہ یہ ٹھیک بات ہے لیکن طریقہ کار غلط ہے، شوکت صاحب نے خود بھی Accept کیا ہے کہ اس کے طریقہ کار میں غلطیاں ہو سکتی ہیں لیکن اتنے بڑے

بڑے پراجیکٹ شروع کرنے سے پہلے جناب سپیکر، ہمیں سوچنا چاہیئے، ہمیں اس پر ریسرچ کرنا چاہیے کہ کس علاقے میں کس طرح یہ کام کرنا ہے؟ ہم نے جناب سپیکر، ہمارے پہاڑوں میں موجود درخت ہیں، وہاں پہ ہمارے ایسے ہی درخت ہیں کہ اس کی نسل ختم ہورہی ہے، وہاں پہ ہم نہیں سوچتے کہ ان لوگوں کے لئے گیس یا بجلی کا بندوبست کرلیں کہ وہ سردی کی وجہ سے ان درختوں کو کاٹ رہے ہیں جناب سپیکر، یا یہ جو بلین ٹری ہم لگارہے تھے تو اس کے لئے جناب سپیکر، ہم نے یہ نہیں سوچا تھا کہ اس کا کیئر کس نے کرنا ہے؟ یہاں پہ ہمارے پورے ملک میں یا ہمارے صوبے میں جناب سپیکر، مجھ سے لیکر سب کے سب یہاں پہ، ہمارے لوگوں میں یہ ایک غلط نظام آرہا ہے یا غلط سوچ آرہی ہے کہ حکومت جو مفت میں جو کام کرتی ہے وہ کوئی بھی Own نہیں کرتا جناب سپیکر، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اتنے درخت لگانے کے لئے اس کے کیئر کے لئے بھی ایک طریقہ کار بنانا چاہیئے تھا، جناب سپیکر، ایسے علاقوں میں درخت لگائے گئے کہ وہ ویسے ہی ضائع ہوگئے، اس کو پانی نہیں مل گیا، ایسے علاقوں میں درخت لگائے گئے جناب سپیکر کہ اس کا کیئر نہیں تھا کہ اس کے لئے، یہاں پہ ہم نے ایک لاکھ درخت لگانا ہے، پچاس ہزار درخت لگانے چاہیئے تھے لیکن اس کے لئے نوکر بھرتی کرنا چاہیئے تھے جناب سپیکر، کہ اس کا کیئر کرلیں۔ یہ جو صلاح الدین صاحب نے فرمایا کہ یہاں پہ کچھ بکریوں نے کھائے، کچھ گائے نے کھائے، تو جناب سپیکر، ان سب چیزوں کو مدنظر رکھ کر اس پراجیکٹ کو آگے چلنا چاہیئے تھا۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نثار مہمند صاحب، نثار مہمند صاحب، نثار مہمند صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب نثار احمد: شکریه سپیکر صاحب، د بلین ټری په حواله باندې چې دا بلین ټری په 2014 کښې زمونږه تیر صوبائی حکومت دلته چې د پی ټی آئی حکومت وؤ، هغوی شروع کړے وؤ، د 2020 پورې پکار ده دا شپږ کاله په دېکښې تیر شول تقریباً اووه کاله، باید چې اوس مونږ پخپله ټول زمیندار یو، تاسو زمیندار یئ، کومه ونه چې څلور او پنځه کاله اوکرلې شی، هغه د مارکیټ قابله کیږی، تاسو اوښایئ چې په دې صوبه کښې کومه ونه هغه اومره غټه شوې ده چې دلته مونږ ته تاسو ته راوړئ اوښایئ چې یره دا ونه هغه ونه وه چې هغه مونږ په سونامی کښې لګولې وه او په بلین ټری کښې مو لګولې وه، نو د دغې وضاحت هم باید چې تاسو ورکړئ۔ بل دا چې زمونږه دې ورونړو ټولو دلته دا خبره اوکړه چې د حفاظت هیڅ انتظام نشته، ونه اولګیدله خو دوئ وائی چې دې ته کرپشن مه وایئ

خو د کرپشن ټولو نه دې ته هغه آسانه لار د کرپشن واحد دغه سونامی بلین ټری وه ځکه چې کله ونه اولګیدله نو هغې د پاره بیا اوبه نه وې یا د هغې د پاره چې کوم ځائې کښې موزوں کومه ونه وه هغه ونه اونه لیګیدله، کوم ځائې کښې چې کومه ونه پکار وه هغه هلته نشته دې، نو لهذا دغلته بیا دا کرپشن آسان وو چې اعداد و شمار هلته چې دے غلط ورکړې شی او په هغې کښې بې انتها او بې تحاشا کرپشن اوشی، او واحد زمونږه فارسټ ډپارټمنټ داسې دے چې د دې جانچ پړتال ډیر مشکل دے ،او ځکه مشکل دے چې دوئ ته آسانه خبره دا ده چې دوئ دا خبره اوکړی چې خشکسالی وه او لس کاله کښې هم زما په ضلع کښې باران اونه شی نو بوټی به کوم ځائې نه راځی، اوبه دوئ نه ورکوی، دغسې په ملک ټول کښې چې کله په 2018کښې ستاسو حکومت راغې نو دا یو ښه کار وؤ، ښه عمل دے ، ونه ضروری ده، د انسانی ژوند د پاره ضروری ده خو تاسو په هغې کښې د لس اربو ونو لګولو اعلان اوکړو، آیا تاسو دا مونږه ته ښودلې شئ، تقریباً دوه نیم کاله تیر شو چې تاسو اوس پینځه اربه ونې خو لګولې وے ، آیا دا په ریکارډ شته، څه ثبوت شته؟ او که دغه پینځه اربه ونې لګیدلې وی نو بیا د هغې مونږه مهربانی اوکړئ، تاسو د هغې مونږه ته په سائټس باندې د هغې تصویرونه اوښایئ، د هغه علاقو چې ونې شته که نشته؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وائنډ اپ کړئ۔

جناب نثار احمد: زه جی، لږ ټائم راکړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وائنډ اپ کړئ۔

جناب نثار احمد: ګورئ جی، بیا پکښې نیب انکوائری کړې ده، په جنوری کښې اعلان شوے وؤ، په مارچ کښې انکوائری شوی وه، 462 ملین روپئ هیرا پھیری شوې ده، دغه هیرا پھیری زه وایم چې د دې نه که نوره ټولې صوبې ته خوره شوه، دا اوس هم ورسره شامل شی دا چې دے د نورو نه هم ډیره زیاتیږی، په دې کښې مزدور هم داسې ایستلې شی چې دلته ما دومره کندې اویستلې، نو د غبن کار پکښې ډیر آسان دې۔ د ونو قیمت به زه او وایمه چې یوه ونه په درې او څلور روپئ کیږی، هغه په پنځویشت روپئ او په څلویښت روپئ د هغې قیمت لګولې

شی، دغه ټول دغبن طریقې دی، لارې دی او بله دا، مختصر دا خبره کومه چې مونږه دا خبره کوؤ، چې مونږه یو طرف ته ونې کامیابوؤ، څنګه به ئې کامیابې کړو، زمونږه د کلو ژوند، مونږه لګیا دی خلق ښارونو ته روان دی، د ژوند د آسائش د پاره، آیا مونږه به هله دا ونې بچ کوؤ، چې مونږه کلو ته هغه Facilities ورکړو، مونږه ګیس ورکړو، مونږه هلته د غرونو کټائی بچ کړو، په سوات کښې کټائی روانه ده د ونو او کله چې په هغې کښې خبرې اوشوې، هغه خلقو ته د هغې سزا ملاؤ شوه، په هغې کښې څوک Involve وؤ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی، وائنډ اپ کړئ، وائنډ اپ کړئ جی۔

<u>جناب نثار احمد</u>: د هغه خلقو ټرانسفر اوشو، بیا چې زه دا وایم خو مختصر هغه زه دې له راغم چې زه د خپلې ضلعې په حواله خبره کوم، ما ته په هغه ځائې کښې هغه بوټی اولګیدل چې هغه هلته نه کیږی، د هغې ضرورت نشته، زما د غره د میزری پیدا وار وؤ، باید چې هغې قوم ته ګټه ورکړې وې، هلته نور څه اوشو، زما آخره کښې یو تجویز دا دې چې تاسو خو سونامی ملین ټری باندې ډیره خرچې کوئ خو Kindly, kindly تاسو ته زه ریکویسټ کومه چې تاسو ټری پلانټیشن چې هغه د هوائی لارې نه اوکړئ، زمونږه هغه علاقې چې ستاسو ډیپارټمنټ ته هم ورتلې نه شې، عام خلق هم ورتلې نه شی، هغې کښې تخمونه واچوئ چې ونې چې پکښې راوخیژی۔ ډیره مننه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب وزیرزادہ صاحب۔ څلور کسان پاتی دی، دا کوؤ ختمیږی، څلور کسان پاتی دی جی، وائنډ اپ، دوه دوه منټه۔ وزیرزادہ، جناب سردار خان صاحب۔

<u>جناب سردار خان</u>: جناب سپیکر صاحب، شکریه۔ سونامی ملین ټری منصوبه چې ده زمونږه وزیر اعظم صاحب د ځنګلاتو د بحالئ او د شجر کارئ مهم شروع کړے وؤ، د ځنګلاتو په بحالئ باندې مونږه د هغه ډیره شکریه ادا کوؤ۔ زمونږه د سوات پهاړی علاقې سره تعلق دے، افسوس دا کومه چې محکمه جنګلات فارسټ چې دی هغه د وزیر اعظم صاحب د سونامی هغه آواز چې دے او زمونږه د خیبر پختونخوا حکومت، د هغې سره یو اتفاق پکار دې۔ څنګه چې زمونږه صوبائی ممبر صاحب اووئیل چې نن به دا بوټی چې وو د هغې نه درختان شوی

وؤ، خو ماته ډیر زیات افسوس دې او هغه خبره نه وی پکار چې هغې ثبوت نه وی جناب سپیکر صاحب، دا 'آواز' د سوات اخبار دې، دې یو سګنل ورکړے دې چې دا په سونامی کښې د دې بوټو دا غلا خرد برد شوی دی، دا بل یو اخبار دے سپیکر صاحب، 'ایکسپریس'، دا په دې کښې هغوی یو سګنل ورکړے دے چې په بوټو کښې خرد برد اوشو او د دې ډیپارټمنټ د غور اوکړی۔ سپیکر صاحب، دا بل 'آواز' اخبار دے، 'نظامت' په دېکښې هم ورکړی دی، دا اخبار چې کوم ورکړی دی دا یو صرف سګنل ئې ورکړے دے ډیپارټمنټ ته چې په دې باندې لږه رنړا واچوئ خو ماته ډیر زیات افسوس دے چې په 17-2016 کښې 17-2016کښې چې کومې په سوات کښې پرائیویټ نرسرئ دی، فارسټ ډیپارټمنټ د هغوی سره ایګریمنټ کړے وؤ، په تحصیل خوازه خیله کښې شپږ نرسرئ دی چې څلور په نوې کلی کښې دی او دوه په برام بټئ کښې، په هغه ایګریمنټ د ډیپارټمنټ د اخراجاتو باوجود، هغه بوټی چې وو هغه سمګلنګ شو او باهر خرڅ شو، افسوس دے په دې خبره چې نرسری اوشوه، ډیپارټمنټ ایګریمنټ اوکړو او هغه پهاړی علاقو ته شجرکاری ته اونه رسیدل او هغه ئې په غلا باهر خرڅ کړل، ډیپارټمنټل د خپل ادارې په هغې کښې خپله انکوائری کړې ده خو تراوسه پورې په دې پوهه نه شو چې سزا ئې ولې ورنکړه، سرې ولې سسپنډ نه شو او ریکوری ترې ولې اونشوه؟ په دېکښې ما وزیر اعلیٰ صاحب له فائل ورکړے دے، سیکرټری فارسټ هغې ته زه تلے یمه، شفیع الله خان ته ما وئیلی دی، هغه پکښې سوات ته لیټر کړے وؤ، هغې کښې انکوائری انتې کرپشن شروع کړې وه، یو پرائیویټ نرسرئ والا له لاړو، هغه ورته وئیل چې زه خو د زرګرئ کار کوم، زرګر یم، په دکان کښې ماته څه پته د دې څیز، نو یو غټ افسوس دې مونږه ته چې د سرکار پیسه ده، هغه وزیر اعظم صاحب، هر حکومت چې د دې قوم د مفادو، د دې پاکستان د مفادو، خیبر پختونخوا د مفادو د پاره استعمالوی، د هغې مونږه پبلک له او ادارو له ډیر لوئې یو قدر پکار دے، احترام پکار دے، دا دې یو منزل یو مقصد ته اورسوی دا انکوائری، په دې باندې هغه عمل درآمد اوشی چې هغه خلقو له سزا ورکړې شی، هغه د سسپنډ شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی وائنډ اپ کړئ۔

جناب سردار خان: داسې زما سره د هغې میموری کارډ هم دې، د هغې میموری کارډ هم دې، په موبائیل کښې تصویر هم دې، زه د خپل منسټر صاحب نه یو ګله کومه چې ډائریکټ په ځنګل کښې کټائی کیږی، د هغې علاقې نمائنده یم، ماته خلق وټس اپ کوی، زه ئې هلته مقامی ادارې ته وټس اپ کوم، ده یو وزټ کړے وؤ، زه احترام کومه خو د دې برف بارئ په موسم کښې چې کوم ځنګل کټ شوے دې، د هغې نشاندهی د هغې میټنګ را اوغوښتو خو هغه تکمیل ته اونه رسیدو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنډ اپ کړئ جی۔

جناب سردار خان: نو ځنګولو له تحفظ پکار دې، بچاؤ پکار دې او دا کم از کم چې یو ادارې له ورکول پکار دی چې دا د وزیر اعظم صاحب دا مشن چې دې، دا هغه چې کومه اراده کړې ده هغه تکمیل ته اورسیږی چې دا غلاګانې ځوک کوی، زه به دا اووایمه سپیکر صاحب، په دې مارچ اپریل 20 کښې بیا غله را پاځیدلی دی، یو ډاټسن ئې په مخه کړې وؤ، باران وریږی هغه وزیر صاحب زمونږه د علاقې دې، ډیر شدید باران خو هلته اوس هم مونږه یو سوشل میډیا والا کښینولو او هغه ډاټسن هغوی ډک کړو او روان دے د متې په لاره باندې خوازه خیله مینکوره ئې پریښوده او هلته تهانړې خوازه خیلې په هغې باندې نقل و حمل اوکړو، متې تهانړې، هغوی نه ئې بیان واخست، دا بیان خو دې چیک شی کنه چې هغه څه وائی او دې څه وائی؟۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنډ اپ کړئ جی۔

جناب سردار خان: هغه نقل حمل ئې چې اوکړو، ما ډی ایف او صاحب ته ټیلی فون اوکړو، هغه ماته اووئیل چې دائې دیر ته وړو، اخروټ بوټی ئې راوړل او دا ځنګلی بوټی چې دی دا ئې دیر ته وړل، ما ورته وئیل چې ډی ایف او صاحب احترام کوم، مونږه ډیر حکومتونو کښې پاتې شوی یو، دا د کنزرویټر کار دے، هغه به ډیپارټمنټل ته چهټئ کوی دیر ته او تاته چې دا بوټی واخله او هغه بوټی ورکړه، نو مونږه سره خو ډیر افسوس دے چې زمونږه د پاره دومره پیسه لګوئ په پهاړی علاقه او هغه پیسه ضائع کیږی، مونږه هر یو نمائنده له۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریه جی، وائنه اپ کړئ.

جناب سردار خان: د هر قوم فرد له دا پکار ده چې د هغې مخ نیوې اوکړی او د غه ځائې ته ځان اورسوؤ.

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریه جی. شگفته ملک صاحبه، جناب عنایت الله خان صاحب.

جناب عنایت اللہ: ما دې صفت کولو، دومره لیټ دې راله ګوره موقع راکړه، ما ستاسو تعریف کولو، تاسو دومره لیټ، اوس خو تعریف نه کومه.

جناب ڈپٹی سپیکر: ما په خپل Sequence کښې ټولو له جی خپله موقع ورکړه.

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا مشکور ہوں، آپ نے بڑا لیٹ وقت دیا لیکن بہر حال یہ موضوع بڑا Important ہے، اس لئے میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں، ظاہر ہے کہ ریکارڈ پر آجائے، ریکارڈ کی درستگی کے لئے۔ ایک مشہور امریکی Intellectual ہے، Noam Chomsky اور اس نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں اور امریکی پالیسی کے اوپر تنقید کرتے ہیں، ان کی ہے WHO RULED THE WORLD, FAILED STATES, HEGEMONY OR SURVIVAL AMERICAN QUEST FOR GLOBAL DOMINANCE، اس قسم کے ان کی کتابوں کے نام ہیں اور اس کے اندر وہ لکھتے ہیں، وہ دو ٹاپکس پہ مسلسل بات کرتے ہیں اور میں نے دو سال پہلے ان کا ایک انٹرویو پڑھا تھا، بڑا لمبا ان کا انٹرویو تھا، وہ ہے Ninety plus، بڑے عمر کا آدمی ہے، وہ کہتے ہیں کہ انسان نے اپنے ہاتھوں اس دنیا کے اندر ایسے دو Existential threats جو ہے دنیا کو Create کئے ہیں کہ جس سے پوری دنیا کا وجود خطرے میں ہے، انسانیت کا وجود بھی خطرے میں ہے اور پوری دنیا بھی خطرے میں ہے، ایک Nuclear proliferation کے بارے میں وہ کہتے ہیں یہ جو نیوکلیئر اسلحہ ہے اس کے اندر یہ پوٹنشل موجود ہے کہ وہ سیکنڈوں میں پوری دنیا کو ختم کرے، پوری انسانیت کو ختم کرے، پوری دنیا کو ختم کرے اور دوسری بات وہ یہ جو Environmental degradation ہے، یہ جو گلوبل وارمنگ ہے اس کی بات کرتے ہیں کہ جس طریقے سے دنیا جس سمت میں بڑھ رہی ہے، جس طریقے سے Consumerism میں اضافہ ہو رہا ہے، جس طریقے سے دنیا کے اندر انسان بے تحاشا Deforestation کر رہا ہے، پولوشن Create کر رہا ہے، انڈسٹری لگا رہا ہے، اس کے نتیجے میں دنیا بہت جلد صفحہ ہستی سے مٹ جائے گی۔ جناب سپیکر

صاحب، کوئی چار روز پہلے ڈان اخبار کے اندر وائلڈ لائف کے حوالے سے ایک Write-up آیا ہے، بالکل فرنٹ پیج پہ آیا ہے اور لکھا گیا ہے کہ دنیا کے اندر جو وائلڈ لائف کے ذخائر ہیں، وہ بڑی تیزی سے ختم ہوتے جارہے ہیں، یعنی پچھلے پچاس سال کے اندر جو وائلڈ لائف کم ہوئی ہے وہ اس ایک سال میں کم ہوئی ہے، یعنی پچاس کا فاصلہ جو ہم طے کرتے ہیں وہ ہم نے ایک سال میں طے کر دیا ہے اور وہ اس میں Ocean کے اندر بھی جو لائف ہے، اس سے باہر بھی جو لائف ہے اور وہ کہتے ہیں کہ جس رفتار سے یہ کمی ہو رہی ہے، لگتا ہے کہ انسان بہت جلدی اپنی خوراک کے ذرائع بھی ختم کر رہے ہیں، ہم Pollute کر رہے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ یہ جو ہم بڑے لیول پہ انڈسٹریلائزیشن کر رہے ہیں، ہم اس Planet کو خطرے میں ڈال رہے ہیں، یہ جو Deforestation ہو رہی ہے ہم درخت کاٹ رہے ہیں، ہم Planet کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ یہ پورا Context میں نے اس لئے بنا دیا، یہ پوری بات میں نے اس لئے کی کہ یہ انتہائی اہم ہے اور بہت جلدی، آپ کا یہ جو کراچی ہے، یہ کراچی جو آپ کے پاکستان کے اندر سب سے زیادہ گلیشیئر ہیں، یہ گلیشیئر اگر پگھلنا شروع کریں گے تو کراچی پورا ڈوب جائے گا، پورا کراچی ڈوب جائے گا، اس لئے پورا پاکستان Still vulnerable countries میں ہے دنیا کے اندر، یعنی پاکستان انڈسٹریل پولوشن اتنا نہیں Create کرتا جس کا ہم Victim ہیں، امریکہ زیادہ Create کرتا ہے، ویسٹ زیادہ Create کرتا ہے، چائنا Create کرتا ہے لیکن اس کے Victim ہم ہیں، ہم دس Vulnerable countries میں ہیں، اس لئے یہ ہمارا ایشو ہے اور میں سچی بات یہ ہے کہ اس پراجیکٹ کو Appreciate کرتا ہوں، یہ جو بلین ٹری پراجیکٹ ہے گو کہ سونامی اس کا نام نہیں رکھنا چاہئیے کیونکہ سونامی وہ چیز ہوتی ہے جو چیزوں کو بہا لے جاتی ہے، جو تباہی مچاتی ہے، نام کوئی پازیٹیو ہونا چاہئیے لیکن یہ ہے پراجیکٹ بڑا Important، اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پراجیکٹ کو آگے چلانا چاہئیے، اس پراجیکٹ پہ بہت زیادہ پیسے انویسٹ کرنے چاہئیے۔

(تالیاں) اور اس کا Impact بھی ہوا، سچی بات یہ ہے، اس کا Impact بھی ہوا ہے، میں اس کا سپورٹر ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جو بڑے مسائل، اس کی آپ رینکنگ کریں گے، تو یہ مسئلہ اس میں نمبر ایک مسئلہ ہے، یہ جو ہماری گلوبل وارمنگ ہے، Environmental degradation ہے، یہ جو ہمارے ہاں Deforestation ہو رہی ہیں، میں اس حوالے سے جو اپوزیشن کا Concern ہے، اس کو تو شیئر کرتا ہوں کہ اپوزیشن کہتی ہے کہ اس پراجیکٹ کے اندر Embezzlement ہوئی ہے، اس کے اندر Leakages ہوئی ہیں، اس کے اندر Cash payments ہوئی ہیں، یعنی اس پہ پراجیکٹ کو

Cash payment ظاہر ہے Cash payments کی ہیں، ظاہر ہے Cash payment کرنے کے لئے انہوں نے Implement کے اندر تو Leakages ہوں گی، ظاہر ہے Cash payment کے اندر تو لوگ پیسے کھائیں گے، ظاہر ہے Cash payment کے اندر تو لوگ بوگس نرسریاں دکھائیں گے، ظاہر ہے Cash payment کے اندر تو لوگ پیسے ملی بھگت سے اور Collusion سے کھائیں گے اور یہ کام ہوا ہے، اس سے اشتیاق بھائی کو انکار نہیں کرنا چاہئیے، اس کا کوئی طریقہ نکالنا چاہئیے، اگر نیب انکوائری کرتی ہے تو نیب کو Encourage کرے، وہ اپنے لیول پہ کرتے ہیں تو اپنے لیول پہ کرے، میں سمجھتا ہوں کہ جو اس میں Embezzlement ہوئی ہے، زیادتیاں ہوئی ہیں، اس سے، ایک اچھا پراجیکٹ ہے، اس کا امیج خراب ہوا ہے، اس کو Tang کیا گیا ہے اس لئے اس پراجیکٹ کے اوپر تو اس کا اثر نہیں پڑنا چاہئیے، اس پراجیکٹ کو تو Continue کریں، اس کے لئے پیسے نکالیں۔ اپنی بات کو Conclude کرتے ہوئے میں ایک بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں ان سے کہتا رہا ہوں کہ ایک تو لوکل کمیونٹی جو ہے ناں، لوکل کمیونٹی کو موبلائز کریں، Awareness create کریں، وہ جو لوکل کمیونٹی اپنی جنگلات کی جتنی Protection کر سکتی ہے آپ کے فارسٹ گارڈز نہیں کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کرنا چاہتا ہوں، آپ کی جو فورس ہے وہ بہت کم ہے، ایک فارسٹ گارڈ پورے ایریا کے اوپر ہوتا ہے، وہ کیسے اس کو Protect کرے گا؟ اس لئے میں اس حکومت کو Recommend کرتا ہوں کہ Formally ایک باقاعدہ فورس بنائے اس کے لئے اور وہ فورس Well-trained force ہو، اس وقت آپ کی جو فورس ہے وہ Weak force ہے۔ میں تیسری یہ بات کہنا چاہتا ہوں، میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ یہ جو Hilly areas ہیں، ان Hilly areas کے اندر بہت سے پیسے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وائنڈ آپ کریں جی۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: بہت سی لکڑی جو ہے ضائع ہوتی ہے، سوختنی لکڑی ضائع ہوتی ہے، کوکنگ کے اوپر ضائع ہوتی ہے، مثلاً میں نے 2004 کی ایک مثال دی تھی کہ کمراٹ کے اندر دیار کی لکڑی کو جلا کے چائے پکائی جاتی ہے، تو ایک چائے کی پیالی پہ کوئی دس ہزار روپے خرچہ آ جاتا ہے، اس لئے ان علاقوں کے اندر یہ جو ایل پی جی ہے اس کی سبسڈی دیں، Subsidized rate دیں، اگر آپ گیس نہیں پہنچا سکتے ہیں، کرک والی گیس نہیں پہنچا سکتے ہیں، سوئی والی گیس نہیں پہنچا سکتے ہیں تو آپ جو ان ایریاز کے اندر فارسٹ ہے اس پہ سبسڈی دیں، یہ تین تجاویز میری ہیں، جناب اشتیاق ارمڑ صاحب ہمارے دوست اور بھائی ہیں، میں

ان سے امید رکھتا ہوں کہ اس پہ وہ کام کریں گے، جو کرپشن ہوئی ہے، اس کرپشن کے حوالے سے بڑی دیانت داری سے اور Candidly اس پہ آپ انکوائری کریں، آپ ویسے بھی ٹرانسپیرنسی کے حوالے سے بات کرتے ہیں، آپ کی پارٹی کا سلوگن ہے، اس میں کوئی برائی نہیں ہے، اگر اپوزیشن آپ کو کہتی ہے کہ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وائنڈ آپ کریں جی، عنایت صاحب، وائنڈ آپ کریں جی۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: اس کو Proper parliamentary scrutiny ensure کرائیں اور یہ جو تجاویز میں نے دی ہیں، سچی بات یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس کے لئے Important ہیں اور ہمارے فیوچر کے لئے Important ہیں۔ میں آپ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو جی۔ جناب شکیل بشیر خان صاحب۔

<u>جناب شکیل بشیر خان</u>: تھینک یو سر۔ سر، میں اس پراجیکٹ کے دو حصوں فارم فارسٹری اور کلوژر سسٹم پر مختصراً بات کرنا چاہوں گا۔ اس پراجیکٹ کے تحت نرسریوں سے عوام کو فارم فارسٹری کے لئے دیئے گئے پودوں میں کافی بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔ زمینداروں کو دیئے گئے پودوں کا ڈیٹا Fake ہے، اکثر زمینداروں کے Contact numbers اور ایڈریس غلط ڈالے گئے ہیں، زمینداروں کو پودے کم ملتے ہیں اور ان کے نام دگنے پودے لکھے جاتے ہیں جس سے صحیح طور پر Verification ممکن نہیں اور نہ ہی کامیابی کا صحیح تناسب معلوم کیا جا سکتا ہے۔ سر، اس پراجیکٹ میں پہاڑوں پر کلوژر سسٹم کے تحت لگائے گئے جنگلات کا ڈیٹا بھی مشکوک ہے، پہاڑوں اور زمین کے کسی حصے پر صرف خاردار تار لگا کر اس میں تخم یا بیج ڈالا جاتا ہے، اس سے جو پودے اگتے ہیں ان کا اندازہ کیسے ہم لگا سکتے ہیں کہ یہ کتنے پودے ہیں، ان کو گننے کا طریقہ کار کیا ہے؟ اور وہ بھی جب کئی کئی ایکڑ رقبے پر یہ مشتمل ہو جبکہ حکومت سے یہ جواب ملتا ہے کہ ان سسٹم کے تحت جنگلات یا پودے کروڑوں کی تعداد میں ہیں جو میرے خیال میں غلط اعداد و شمار ہے، یہ منصوبہ میری ناچیز رائے کے مطابق غلط اعداد و شمار اور تضادات کا مجموعہ ہے، تو میں آپ کی وساطت سے آپ سے درخواست کروں گا کہ اس کی صحیح معنوں میں انکوائری کی جائے۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب وقار احمد خان صاحب۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: شکریه جناب سپیکر صاحب، ټولو ملګرو په دې باندې تفصیلي خبرې اوکړې، زما به ستاسو په توسط حکومت ته دا خواست وی چې د اپوزیشن

خبرې چې دی، هغه دې صرف تنقید برائې تنقید باندې نه اخلی، تنقید برائې اصلاح طرف ته دې بوځی۔ ښه پراجیکټ دے، بغیر د ځنګل نه، بغیر د ونو نه د انسان ژوند تیریدل چې دے هغه مشکل دی، ماحول خراب وی، ډیر ښه پراجیکټ دې خو په دې پراجیکټ کښې چې کوم بې ضابطګیانې شوې دی نو پکار ده چې هغه په فراخدلئی سره د هغې کومو کومو ضلعو کښې یا په کومو ځایونو کښې نشاندهی شوې ده چې د هغه ځائې پراپر انکوائری اوشی او چا دا کار کړے دې، د حکومت د بدنامئی د پاره چې یره حکومت بدنامی شی او هغه خبره د لږو پیسو د پاره چې ده دا ټوله غټه منصوبه ده، دا زمونږ د پاره ښه خبره ده، شین پاکستان زمونږ صوبه هسې هم ده، الله په فضل سره شنه ده له خیره سره او چې لکه ځنګلات پکښې ډیر شی نو نوره به هم دغه شی او دا سیلابونه هم نه راځی، نو زمونږ تجویز دا دے دې حکومت ته چې کوم یو ضلعو کښې د بې ضابطګیو خبرې راغلې دی نو هغه دې په ځان باندې درنوی نه، د هغې دې بالکل ډیپارټمنټل انکوائری اوکړی او غیر جانبداره انکوائری دې اوکړی او که څوک پکښې ملوث وی دا د دوئ د ناکامئی نه دا د دوئ د نیک نامئی سبب به جوړیږی د دې حکومت د پاره چې چا بې ضابطګئی کړې دی چې هغه ښکاره شی او خلقو ته پته اولګی چې دې خلقو دا پراجیکټ بدنام کړے دې، ښه پراجیکټ دې، مونږه د دې سپورټ کوؤ، پکار ده چې دا نوره هم مخ په وړاندې لاړه شی ځکه چې حالات داسې راروان دی، سیلابونه دی اور ګلوبل وارمنګ دے، د هغې د وجې د کوم حالاتو سره مونږ مخ یو نو صرف په دې ځنګلاتو باندې به د هغې نه د الله فضل سره مونږه د هغې نه بچ کیږو۔ حکومت ته مې خواست دے چې په ځان باندې دې درنوی نه، خو بیا انکوائری دې داسې اوکړی، انکوائریانې دې پکښې اوکړی، په چا په کومو ضلعو کښې چې د دې خبرو هغه شور شرابه ده او څوک پکښې ملوث دی، هغو ته دې قرار واقعی سزا ملاؤ شی چې آئنده د پاره څوک داسې حرکت نه کوی۔ ډیره مننه جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں ایک تو ایڈوائزر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر خدانخواستہ ایک ہزار پودا انہوں نے لگایا ہے تو اس میں کتنے پودے کامیاب ہوئے ہیں ایک ہزار میں

سے اور دوسری جو پودے انہوں نے خریدے ہیں پچھلے سال پرائیویٹ نرسریوں سے یا کسی اور اداروں سے، تو ایک پودا کتنے کا انہوں خریدا ہے؟ یہ ذرا ہمیں بتادیں اور ایک جو شروع میں جب یہ منصوبہ شروع ہوا تھا تو انہوں نے پودوں کی حفاظت کے لئے چوکیدار رکھے تھے مختلف ایریاز کے لئے، اس میں بڑا فائدہ یہ ہوا تھا کہ بھیڑ بکریاں یامال مویشی جو ہے وہ ان علاقوں میں نہیں جانے دیتے تھے اور قدرتی جو پودے تھے وہ کافی تعداد میں اگے تھے، میرا خیال ہے ان لوگوں کو تنخواہ نہیں دی گئی اور وہ چوکیدار ہٹ گئے، اب جو میں نے ان کو ریکویسٹ کی تھی، میرا حلقہ گلیات میں ہے کہ گلیات میں جو درختوں کی کٹائی ہوتی ہے، اگر مہربانی کر کے آپ پنجاب کی طرح Subsidize لکڑ جس طرح پنجاب میں دی جاتی ہے، اگر گلیات میں دیں تو بہت سے پودے بچ جائیں گے، جو لوگ کاٹتے ہیں آگ جلانے کے لئے، جہاں تک اس کی کرپشن کا سوال ہے سپیکر صاحب، یہ ایسا منصوبہ ہے کہ اس میں کرپشن کو پکڑنا بہت مشکل ہے لیکن ان شاء اللہ جب یہ تحریک انصاف کی حکومت ختم ہو جائے گی تو نیب بھی اس کی انکوائری کرے گا، دوسرے ادارے بھی انکوائری کریں گے اور لوگوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگتی ہے، منسٹر صاحب کی ان شاء اللہ ٹانگوں میں ہتھکڑی لگے گی خدا کے فضل و کرم سے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ عصام الدین صاحب۔

حافظ عصام الدین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، درخت اس معاشرے کی بنیادی اکائی ہے لیکن بلین ٹری سونامی بلین ٹری جیسے منصوبے شروع کرنے سے پہلے ماہرین ہمارے پاس موجود ہوتے ہیں تو ہمیں یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ ضروریات کا ادراک کیا جائے، معاشیات کا بھی ایک بنیادی قانون ہے کہ سب سے پہلے ضروریات کا ادراک، ضروریات ہماری کچھ اور ہوتی ہیں معاشرے کی، ملک کے عوام کی ضروریات کچھ اور ہوتی ہیں، ہمارے منصوبے دوسرے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے مسائل حل نہیں ہوتے ہیں، مسائل مزید بڑھتے جاتے ہیں۔ بلین ٹری سونامی جیسے منصوبے، اس منصوبے کی بجائے اگر ایسے منصوبے شروع کئے جاتے کہ جن سے اس ملک کے عوام کو آمدن کے ذرائع میسر ہوتے، ملک کی معاشی پالیسی مضبوط ہوتی، ملک کی آمدن میں اضافہ ہوتا، لوگوں کو روزگار کے مواقع میسر ہوتے لیکن بعض اوقات ایسے مواقع آجاتے ہیں کہ عالمی ادارہ صحت بھی بس کچھ شوشے چھوڑ دیتے ہیں، ہم جیسے پسماندہ ممالک بس اسی کے پیچھے دوڑتے ہیں اور یہ بات ٹھیک ہے کہ پاپولیشن میں اضافے کی وجہ سے آب و ہوا میں آلودگی اور یہ چیزیں پیدا ہوتی ہیں لیکن اس کے بجائے عوام کی اور ملک کی ضروریات کچھ اور

ہیں۔ اس جیسے منصوبے اس وقت شروع کئے جانے چاہئیں جب پورا ملک ترقی کی ایک متوازن رفتار سے پروان چڑھ رہا ہو۔ اگر ایک طرف ہم دیکھیں قبائلی اضلاع میں موجود جو انتہائی گھنے جنگلات ہیں، روڈ کے قریب کئی کئی گزوں تک، وہ سیکورٹی تحفظ کی خاطر کاٹے جا رہے ہیں، تو یہ بھی بڑا ظلم ہے، مزید یہ کہ میں یہ سوال بھی پوچھوں گا کہ اس بلین ٹری منصوبے کے تحت ایکس فاٹا میں کتنے درخت لگائے گئے؟ ایک طرف تو بلین ٹری جیسے منصوبے شروع کئے جاتے ہیں جبکہ دوسری طرف فاٹا میں ہماری وسیع اربوں کھربوں کی جو آمدن کے ذرائع تھے، ہمارے باغات تھے اور ہمارے کھیت تھے وہ برباد ہو گئے، تو سب سے پہلے تو اس کی حفاظت کے مواقع پیدا کرنے چاہئیں جو ہمارے پہلے سے آمدن کے ذرائع ہیں، پہلے سے جنگلات ہیں، پہلے سے ہماری زرعی زمینیں ہیں وہ محفوظ ہونی چاہئیں، اس کے تحفظ کا انتظام ہونا چاہئیے۔ دوسری طرف اگر ہم دیکھیں، ایک طرف فاٹا کی پسماندگی کا عالم ہمیں دیکھنا چاہئیے، ادھر یہ منصوبے ٹھیک ہیں، بلین ٹری سونامی جیسے اور بی آر ٹی جیسے منصوبے اچھے ہیں لیکن دوسری طرف ہمارا اس ملک کا ایک وسیع تر علاقہ ایسا ہے جہاں بلیک ٹاپ روڈ تو درکنار وہاں شنگل روڈ بھی میسر نہیں، میرے حلقے میں ایسے کئی دس گاؤں ایسے ہوں گے جہاں شنگل روڈ بھی میسر نہیں، لہذا پہلے تو ان انتہائی پسماندہ علاقوں کو بھی کچھ نہ کچھ ترقی تو دی جائے، اس کے بعد پھر اس جیسے منصوبے شروع کئے جائیں فاٹا کے طلبہ کے لئے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وائنڈ آپ کریں جی۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> جو یونیورسٹیوں میں موجود کوٹہ تھا وہ ختم کیا جاتا ہے، ادھر سے ایسے منصوبے اگر ہم دیکھیں سونامی بلین ٹری میں، اس کی تحقیقات ہونی چاہئیں کہ اس میں کتنی کرپشن ہوئی ہے؟ ابھی موجودہ کورونا وباء کی صورتحال کو اگر ہم دیکھیں اس وقت یعنی جو فنڈنگ ہوئی تھی، میرے اپنے ضلع میں چار پانچ کروڑ کی فنڈنگ ہوئی ہے، میں اس فلور پہ یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس میں دس لاکھ پیسے بھی خرچ نہیں ہوئے ہوں گے، ابھی موجودہ مالی سال میں کورونا وباء کے لئے فاٹا میں دس ارب مختص کئے گئے ہیں اور مجھے یقین نہیں ہے کہ اس میں سے پانچ لاکھ بھی خرچ ہوں گے دس ارب میں سے، لہذا پہلے سے ایک۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وائنڈ آپ کریں، شکریہ جی، شکریہ جی، شکریہ جی۔ جناب ویلسن وزیر صاحب، جناب ویلسن وزیر صاحب، ویلسن وزیر صاحب کا مائیک کھولیں، شارٹ، دو منٹ میں آپ بات کریں۔

جناب ویلسن وزیر: جناب سپیکر، بالکل دو منٹ میں بات کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ماضی کی حکومتوں پہ نظر دوڑائیں تو فارسٹ کو بری طرح نظر انداز کیا گیا تھا، بلکہ جنگلات کی کٹائی کی جاتی تھی، میں اس بلین ٹری پراجیکٹ میں جو فارسٹ ڈیپارٹمنٹ ہے اور خصوصی طور پر ہمارے پرائم منسٹر جو ہیں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، میں صرف مبارکباد نہیں پیش کرتا، اگر آپ نظر دوڑائیں تو انٹرنیشنل کمیونٹی نے، اقوام متحدہ نے اس پراجیکٹ کو بہترین قرار دیا ہے جناب سپیکر، میں نارتھ وزیرستان میں گیا، میں وانا گیا، وہاں پہاڑ جو تھے وہ خشک تھے مگر ان کی جو خوبصورتی ہے، وہ ان درختوں کی وجہ سے نظر آئی۔ جناب سپیکر، میں فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کافی ٹائم سے اس Activity میں Involve رہتا تھا، اس وقت میں ممبر آف دی پارلیمنٹ بھی نہیں تھا، اس وقت میں ممبر آف دی پارلیمنٹ بھی نہیں تھا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں جس ڈسٹرکٹ میں بھی جاتا تھا، مرجڈ ڈسٹرکٹس میں میں نے جب بھی کسی DFO سے رابطہ کیا کہ ہم نے کمیونٹی کے تعاون سے درخت لگانے ہیں، اتنے درخت چاہئیں، انہوں نے بروقت مجھے مہیا کئے۔ اس سلسلے میں میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کا بھی بڑا شکر گزار ہوں اور جناب سپیکر، درخت اگر نہ ہم لگاتے تو آج اس آلودگی کے ماحول میں ہمارے لئے سانس لینا مشکل ہو جاتا۔ جناب سپیکر، ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ جب کوئی شخص زندگی کی آخری سانسیں لے رہا ہوتا ہے تو ہم اسے آکسیجن لگاتے ہیں، یہ درخت تو ہمیں Directly oxygen دیتے ہیں، بلکہ یہ لائف ہے، تو ہمیں اس پراجیکٹ کو ایک تاریخی پراجیکٹ کہنا چاہئیے، اپنے ڈیپارٹمنٹ کو، اپنے وزیراعظم کو مبارک باد دینی چاہئیے اور اس کو سپورٹ کرنا چاہئیے اور وزیراعظم نے 9 اگست کو ٹائیگرز فورس ڈے مناکر ایک تاریخی کارنامہ سرانجام دیا۔ جناب سپیکر، تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی کہ ایک دن میں 33 لاکھ درخت لگائے گئے، تو آخر میں میں اپنے اس پلیٹ فارم سے اپنے منسٹر جو فارسٹ کے ہیں، انہیں بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ہمارے جو ایگریکلچر کے منسٹر ہیں جن کا ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ کارکردگی کے لحاظ سے ٹاپ رہا اس صوبے میں، انہیں بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان دونوں ڈیپارٹمنٹس نے بہترین کام کیا ہے اور ہم انہیں Fully support کرتے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ مستقبل میں ہماری جو اکانومی ہے، اس پراجیکٹ کی وجہ سے اس پہ بڑے اچھے اثرات مرتب ہوں گے، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان صاحب، میں آپ کو موقع دیتا ہوں لیکن دو منٹ میں اپنی بات کریں، اس لئے کہ آپ کا نام میں نے پکارا تھا، آپ اپنی سیٹ پہ نہیں بیٹھے تھے۔ بہادر خان صاحب، دو منٹ میں آپ وائنڈاپ کریں۔

جناب بہادر خان: جی جی، شکریه سپیکر صاحب۔ منسټر صاحب.....

جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان صاحب، جی پوائنٹ آف آرڈر آپ کو معلوم ہے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر کیا چیز ہے جی، اگر قانون کی کوئی خلاف ہو رہی ہے تو، آپ باقاعدہ بیٹھ جائیں اپنی سیٹ پر۔

جناب بہادر خان: زه د منسټر صاحب شکریه ادا کوم، ستاسو شکریه ادا کوم او بیا منسټر صاحب بنه سړے دے شکر دے یو ځلور شپږ لس ځله ورغلم خو دفتر کښې نه وی۔ یو خو ورله دا تجویز ورکوم چې د خدائې په خاطر چرته دې دفتر ته په میاشت کښې یو ورځې له راځه او دویم چې سر هلته کښې کوم تقسیم کار کیږی د ونو د موسم په وخت کښې، هغه طریقه کار ئې غلط دے سر، هلته بعضې خلقو له ورکوی او هغوی ئې راخلی بیرته ئې په بازار کښې خرڅوی او هغه خلقو باندې چې په کومه طریقه خرڅوی نو هغه د قام په فائده کښې نه ده۔ یو دا درخواست ورته کوم چې هلته کښې کومه اداره د دوئ، هغه شوک چې پکښې بهرتی دی او هلته مقامی کوم کسان دی، هغوی دا خپله یو پرائیوټ اداره دغه کړې ده، د خپل روزګار د پاره، دا درخواست ورته کوؤ چې کم از کم په دغه اداره باندې لږ خیال اوکړئ، هلته که هغه رینجر دے، DFO دے، هغه DFO هم په بده روان دی د سوریې غونډې غر تاسو نال کړے دے او د هغې اوس هم روپئ پاتې دی، تقریباً ځلور پنځه کاله ئې اوشو هغه عاجزانان ورپسې ځی راځی، نرسرئ له هم تاسو زمکې اغستې دی، د هغې د ځلور پنځو کالو پیسې اوس هم پاتې دی، هغه په غلطه طریقه کیږی، تقسیم کار ئې غلط دے، د فارسټ انټرویو تاسو پروس کال کال کړې وه، هغه بیا تاسو په پټه باندې ورکړل اووه کسان وؤ، اوس هم دا ځله اوس بیا د فارسټ د پاره منډې منډې ئې بیا ایښودې دی، شل دویشت پوسټونه دی، زه پوهیږم چې په دې کښې هسې دا منډې خلقو له ورکوئ بیا به ئې پټه کوئ، پکار ده چې اوپن میرټ اوکړئ چې هغه د دې قام صحیح خدمت اوکړی، په صحیح طریقه باندې ئې دا بهرتیانې اوکړئ او دا په میرټ اوکړئ او ټهیک

ټهاک ئې اوکړئ۔ دا بیا د پاره چې تاسو د نرسرئ د پاره هم زمکه اخلئ په هغې کښې کم از کم د کمیټئ په طریقه ئې واخلئ چې صحیح د نرسرئ زمکې واخلئ او په هغې کښې چې کومې ونې، تقسیم کار کوئ، ما پخپله غوښتې دی ما له ئې نه دی راکړی، زه د هغې ځائې د صوبائی اسمبلی ممبر یمه، ما د نالولو د پاره ځائې ورکړے وؤ، ما نالولې، په شورګړ کښې مې نالولې، لکه ښه حاوی زمکه وه او په هغې کښې دومره ونې دوئ داسې بیکاره ونې اغستې وې چې وانې اخلی په درې روپئ او په تاسو پسې ئې په شپږ روپئ حسابوی، واخلی ئې په شپږ روپئ او تاسو پسې ئې په دولس روپئ حسابوی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنډ اپ کړئ جی۔

جناب بہادر خان: نو په تاسو کښې به نه وی غلطی خو ستاسو د هغې ادارې چې کوم کسان دی، دا لږه په صحیح طریقه اوکړئ د خدائې په خاطر چې دا طریقه برابر شی۔ یو راشد ډیرئ ورته وائی، دا لږ د ځان سره اولیکه، په دېکښې تاسو د متنازعې غر نال کړے دے او په هغې کښې یو لانجه روانه ده چې بوټی به چا ویستلې وی، یو وائی تا ایستلې دی او تاسو پرچې په یو کس کړې دی، د دوه کسانو سره ئې ایګریمنټ کړے دے، د دواړو تنازعې والا کسانو چې ایګریمنټ کړے دے چې که ستا شو نو ستا به وی او ستا شو نو ستا به وی، په هغې کښې هغوی د هغې یو کس ملګرتیا کوی، د هغې بل کس ملګرتیا نه کوی او په هغې غر باندې تنازعه ده، مهربانی اوکړئ چې تاسو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنډ اپ کړئ جی۔

جناب بہادر خان: هغه بله ورځ ما توجه دلاؤ نوټس پیش کړے وؤ، تاسو وئ که نه وئ، زما خیال دے تاسو نه وئ، په مسکینی کښې تاسو برناحقه ستاسو فارسټ ګاډانو پرچې کړې دی او هغه برناحقې جرمانې او قیصې ډ کوی، هغه خپل چې کوم شوې-----

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریه جی۔

جناب بہادر خان: په غلطه طریقه شوې وؤ، پکار ده چې دا واپس واخلئ او په دې خپل-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اشتیاق ارمڑ صاحب، اشتیاق ارمڑ صاحب۔

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات و جنگلی حیات): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

جناب سپیکر، مجھے آج خوشی ہے کہ تنقید ہوئی، Criticism ہوئی Positive, negative لیکن کچھ لوگوں کو تو پتہ ہی نہیں ہے، اس پراجیکٹ کے بارے میں مجھے ایسے لگا کہ اس کو پتہ ہی نہیں کہ ہو کیا رہا ہے؟ میں اس پر تھوڑا سا بعد میں آتا ہوں، میں سمجھاتا ہوں کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ سر، آپ سن لیں ناں، ابھی آپ کو تو ہم نے سن لیا سر، یہ دنیا میں جس طرح گلوبل وارمنگ کی بات ہوئی، ہمارے گلیشیئر پگل رہے ہیں اور Erosion ہو رہی ہے اور دنیا ریگستان کی طرف جا رہی ہے، میں آپ کو بتا رہا ہوں، وہ دس ممالک جو دنیا میں Climate change کا سامنا کر رہے ہیں اس میں ایک پاکستان بھی ہے ساتویں نمبر پر، یہ پراجیکٹ کیوں شروع کیا گیا، سوچ کہاں سے آئی؟ یہ 'بون چیلنج' تھا اور 'بون چیلنج' میں ہم نے Participate کیا، اس کے پی صوبے نے کہ ہم جنگلات کو بڑھائیں گے ان شاء اللہ۔ شروع میں ان لوگوں نے ہمیں Accept ہی نہیں کیا کہ ایک صوبہ چھوٹا سا صوبہ اتنا بڑا پراجیکٹ کیسے کرے گی؟ دنیا کا چوتھا بڑا Initiative ہے ایک ارب درخت لگانا، سٹارٹ ہوا، کوئی میکنزم نہیں تھا، ایک ارب درخت کس طرح لگائیں گے؟ غلطیاں بھی ہوئیں، ہم نے اس سے سیکھ لیا، آپ کو پتہ ہے جس طرح میں نے Climate change کی بات کی، ساؤتھ پر میں آتا ہوں، یہ ہمارے صاحبان بیٹھے ہیں، وہاں پر Already بارشیں پانچ پرسنٹ کم ہیں، ٹمپریچر ون سنٹی گریڈ اوپر ہے اور 2060 میں Accepted تھا کہ یہ 15 پرسنٹ بارشیں اور کم ہو جائیں اور 2 سنٹی گریڈ آپ کا ٹمپریچر اور بڑھ جائے اور اس کے ساتھ میں ایک بتاؤں، ہمارے پاس مختلف Climate zones ہیں، نارتھ میں آپ وہ درخت نہیں لگا سکتے جو آپ ساؤتھ میں لگاتے ہو، پشاور ویلی کے اندر ہم وہ درخت لگاتے ہیں جو یہاں کے Atmosphere یہاں کے حالات کے مطابق ہوں، اب اس پراجیکٹ کو جو ہم نے شروع کیا اور ہم نے اللہ کے فضل سے تین سال میں کمپلیٹ کیا اور دنیا میں I want to say World Economic Form کہاں کہاں سے اس کو Appreciate کیا Recognize کیا اس کو، اب میں آپ کو بتاؤں گا، تھوڑا سا آپ مجھے برداشت کریں گے، اس کی WWF نے دو دفعہ Third Party Validation کی، یہ میرے لئے کیوں جھوٹ بولیں گے؟ اپنی Creditably کو کیوں خراب کریں گے میرے لئے، ہمارے ڈیپارٹمنٹ

کے لئے ؟ایک اتنا بڑا منصوبہ WWF یہ کوئی اگر دیکھنا چاہتا ہے تو میرے ساتھ پڑے ہیں،آپ دیکھیں اس کو، یہ ہے سپار کو کی رپورٹ، (قطع کلامیاں) یار، یہ کوئی 70-1960 کا دور نہیں ہے مولانا صاحب،آپ کی توجہ چاہتا ہوں، یہ 70-1960 کا دور نہیں ہے، یہ It's a clime images ہے، پھر بھی Before and after ان سب کو ان کے جواب دے دوں گا، سب کو مل جائیں گے۔ کرپشن ہوئی ہے، یہ پراجیکٹ کتنے کا تھا؟ 22 ارب کا، ہم نے کمپلیٹ کتنے میں کیا؟ 15 ارب، جب ایک پراجیکٹ شروع ہوتا ہے تو اس کی کاسٹ بڑھتی ہے،اس نے اپنی کاسٹ کم کی، 22 ارب سے 15 ارب پر ختم ہوا، پانچ لاکھ لوگوں کو روزگار ملا، پانچ ہزار ہمارے ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیٹس تھے، کوئی بھی دیکھ سکتا ہے، یہ Written ہے،اس میں کوئی جھوٹ بول سکتا ہے؟ میں تو منہ سے کچھ بھی کہہ سکتا ہوں، میرا منہ ہے کچھ بھی بولوں، یہ Written ہے،اس کو آپ کورٹ لے جا سکتے ہیں، 345 لوگوں کے خلاف ہم نے انکوائری کی ہے، کوئی ڈیپارٹمنٹ مجھے بتائے،ان سے ریکوریاں کی ہیں۔ یار جب آپ کوئی کام کریں گے ناں تو آپ سے غلطیاں بھی ہونگی، جب آپ کچھ کریں گے ہی نہیں تو غلطیاں کیسے ہونگی؟ Learning process سے گزرے، نگہبان فورس، یہ کہ اس کی کوئی دیکھ بھال نہیں ہے، نگہبان فورس بنائی، ان علاقوں کے لوگوں کو روزگار دیا،ان کو بٹھایا کہ ان کو بکریوں سے بچاؤ،ناسا کے Satellite images تھے، یہ جو میں آپ سپار کو کا بتا رہا ہوں، (قطع کلامیاں) پتہ نہیں آپ کہاں سوئے ہیں، کس طرح کی بات کر رہے ہیں، تین ارب روپے کی گرانٹ ہمیں ابھی جرمنی سے ملنے والی ہے،آپ لوگ ان کو تباہ کر رہے ہو،آگ لگ گئی، یہ جو امریکہ میں آگ لگی، جو آسٹریلیا میں آگ لگی،انہوں نے خود لگائی؟اور پھر تو آپ مانتے نہیں کہ درخت تھے، تو جلایا کس کو؟ آپ تو مان ہی نہیں رہے، ہمارے ان کاموں کو Criticizes کریں، بالکل کریں،آپ کا حق ہے،اس میں بہت سی پازیٹیو چیزیں مجھے نظر آئیں لیکن بہت نیگٹیو،ایک میرے بھائی سی آئی ڈی والا سپیکر صاحب،ادھر بیٹھا ہے،ادھر گئی، دے دینا۔ میں واحد منسٹر ہوں کہ میں نے اینٹی کرپشن کو اپنے طور سے خط لکھا، یار کہیں سے کوئی کوتاہی ہو،ان کو سزا دیں، میں واحد، ریکارڈ پر اس فلور پر کہہ رہا ہوں اور یہ بھی کہہ رہا ہوں کہ اگر یہ ایک ارب سے زیادہ درخت نہیں ہوئے تو میں استعفیٰ دے دوں گا ادھر سے،ادھر سے استعفیٰ دوں گا ان شاء اللہ (تالیاں) پتہ نہیں کدھر سوئے ہو،اتنے پڑھے لکھے لوگ، ہم دنیا کو Compare وہ کر رہے ہیں، مقابلہ کر رہے ہیں، دنیا کا چوتھا بڑا Initiative سمجھیں اس کو ابھی جو آپ کو یواین میں آپ کو دے رہے ہیں صدارت اور جتنا بھی

پیسہ آئے گا پاکستان میں،آپ خرچ کریں گے بلین ٹری کے نام پر، یا سونامی سے آپ کو الرجی ہے، سونامی نے تو آپ کو بہایا تھا، کرپشن کو بہایا تھا اور یہ Climate change کو بہائے گا ان شاء اللہ، جو غلط کام ہوں گے ان کو بہا کر لے جائے گا اور نلو ٹھا صاحب آپ کی یہ خواہش پوری نہیں ہو گی، آپ کے بڑے تو جیلوں میں ہیں لیکن ہم نہیں جائیں گے ان شاء اللہ (تالیاں) آپ سن لیں، سمجھے ہو، احمد کنڈی! بہت اچھا بولتے ہو، زبردست، صرف بولتا ہے لیکن کام کا بندہ بھی ہے، اس کو میں بتا دوں، چلو وہ شوکت بھائی نے کہہ دیا 35 سال سے کراچی میں بیٹھے ہو، کیا آپ لوگوں نے منی لانڈرنگ نہیں کیا؟ جناب سپیکر، یہ بولیں گے، یہ ہمارے سامنے بولیں گے جن کی تاریخ کرپشن پر ہے، ہسٹری دیکھیں، مولانا صاحب ایک اپنے مدرسے کا آڈٹ مجھے کر کے دکھائیں، کتنے مدرسے ہیں؟ مولانا صاحب بتائیں (تالیاں) اور ہم آپ کو آڈٹ لے کر دے رہے ہیں، جو لوگ آپ لے کر آئے ہیں ان کو بھی پتہ نہیں ہے کہ ہم کیوں ادھر آئے ہوئے ہیں؟ آپ کو یاد ہے، خدا کے لئے آپ کریں، یہ ملک کا پراجیکٹ ہے، یہ اس صوبے کا پراجیکٹ ہے، آپ کا حق ہے، میرے ساتھ بیٹھیں یار، 365 لوگوں کو ہم نے نکالا کرپشن پر، ریکارڈ پر ہے، دو چیف کنزرویٹر ہم نے سسپنڈ کئے، کوئی مجھے بتائے، دس میرے فارسٹ گارڈز شہید ہو گئے، ہسٹری اٹھا کر دیکھیں، فارسٹ گارڈ، دس فارسٹ گارڈز آپ کے شہید ہو گئے ہیں، آگ سے لڑتے ہوئے، یہ جو لوگ بیٹھے ہیں فارسٹ کے، میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر کہہ رہا ہوں، ہفتے اور اتوار کی چھٹیاں ان کی منسوخ، رات کو ٹارچ پر ان لوگوں نے پانی دیا شاید، کیوں یار، اب میں اور کیا دوں، ٹائم بھی بہت زیادہ آپ کو مل گیا، ہمارے لوگ بھی Wait کر رہے ہیں، میں نے چند چیزیں آپ کو بتائیں، اس پر بات ہوئی۔ اوس به پښتو ته راشم، داسې چل دے چې زما پښتنو ورونړو کښې بهادر خان زه ئې ډیر قدر کومه د زړه نه خو دوئ ته یو شعر وایم چې:

ځې چې په اغیار پسې نو قوم لره به څه راوړی
مړې شه داسې میندې چې بې ننګه پښتانه راوړی

(تالیاں)

تاسو، ته به ماته، نه د بهادر خان صاحب خو زه Respect کوم، اوس تاسو Criticism او کړئ عنایت صاحب پازیتیو، کنډی، تهینک یو خو زه څه اووایم نور دلته دوئ خوک شته دے نه، چا ته شعر اووایم، بهرحال تاسو زما مشران یئ،

زما ملګری زما کولیګز یئ، بالکل تاسو Criticismاوکړئ، تاسو ما سره کښینئ، کرپشن، ګوره زه دا نه وایم، یو منټ، 70 پرسنټ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی سن لیں،آپ کی باتیں سنی گئی ہیں،ابھی سن لیں جی۔

وزیرماحولیات وجنگلی حیات: زه دا نه وایم، زه دا نه وایم چې کرپشن به نه وي شوے ، ما خو تاسو ته اووئیل چې:

گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

جب آپ کچھ کام کریں گے تو آپ گریں گے (تالیاں) جب آپ گھوڑے پر سواری کریں گے تو گھوڑے سے گریں گے بھی، لیکن آپ گھوڑے پر سواری کیسے کریں گے، ہم نے تو سواری کی ہے اللہ کے فضل سے، گریں گے بھی، اٹھیں گے بھی، Fightبھی کریں گے ان شاء اللہ۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 10:30 am morning of Friday, 18th September, 2020.

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 18 ستمبر 2020ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)